

ارمعان امام ربانی

جلد سوم

ترتیب و تدوین

ڈاکٹر محمد جمالیوں عباسی



شیار ربانی پبلیکیشنز لاہور

اللَّهُمَّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۳۳۰ھ قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس

مخبرہ سے جانے والے

علیٰ اور حقیقی مقالات

(مستندہ ۱۴ فروری ۲۰۱۰ء، مقام سائیکل، داتا دربار، لاہور)

ارمغانِ امام ربانی



ترتیب و تدوین

ڈاکٹر محمد جمالیوں عباسی

شعبہ عربی و علوم اسلامیہ

جی سی ایچ ایس ۵۵۰



پبلیکیشنز

پبلیکیشنز

marfat.com

Marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۴۶

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	ارمغان امام ربانی (جلد سوم)
ترتیب و تدوین	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
پروف ریڈنگ	شاہد حسین
زیر نگرانی	محمد ظہیر بشیر تھنہ مہدی
خطاطی	احمد علی بھٹہ
اشاعت	محرم الحرام ۱۴۳۲ھ / جنوری ۲۰۱۱ء
تعداد	۱۱۰۰
ناشر	شیراز تانی پبلیکیشنز، لاہور
صفحات	۲۴۸
معاون کمپوزر	ڈاکٹر منظور حسین اختر

ملنے کا پتہ:

مرکزی دفتر شیراز تانی اسلامک سنٹر (شیراز تانی روڈ، چوک شیراز تانی ۲۱-۱ ایکسٹریکٹیم نیامزنگ من آباد لاہور)

فون آفس 042-7571809 موبائل: 0300-4299321

ارمغان امام ربانی، مرتب: محمد ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر	297.4
	ارم
شیراز تانی پبلیکیشنز، 2011	
	248 ص
	1- تصوف

marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	نعت رسول مقبول ﷺ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی	۱
۲۔	منقبت بحضور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی: علامہ ڈاکٹر محمد اقبال	۳
۳۔	اظہار تشکر: ڈاکٹر محمد بیاض عباسی	۵
۴۔	پیش گفتار: ڈاکٹر محمد بیاض عباسی	۷
۵۔	افتتاحی کلمات: جمیل اطہر سرہندی	۱۳
۶۔	کلمات طیبات: پروفیسر آغا پیر نثار احمد جان سرہندی	۱۹
۷۔	خطبہ صدارت: مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی	۲۳

مقالات

۸۔	علوم شریعیہ کی ترویج میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششیں اور ان کے ثمرات:	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ۳۷
۹۔	عوارف المعارف مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں:	پروفیسر قاری مشتاق احمد ۵۱
۱۰۔	لطائف المدینہ:	پروفیسر محمد اقبال مجددی ۷۱

marfat.com

۷۷	ڈاکٹر محمد جلیل عباس شمس	عمدۃ الاسلام:	۱۱۔
		حضرت مجدد الف ثانیؒ کی پسند فرمودہ کتاب	
۹۵	ڈاکٹر حافظ محمد سجاد	حضرت مجدد الف ثانیؒ رحمۃ اللہ علیہ اور اصلاح باطن و تزکیہ نفس مکتوبات امام ربانیؒ کی روشنی میں:	۱۲۔
۱۰۹	ڈاکٹر حافظ افتخار احمد	اثبات النبوة کے ادبی محاسن :	۱۳۔
۱۳۳	ڈاکٹر محمد اکرم ورک	”تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال میں ”حضرت مجدد الف ثانیؒ کا منہج و اسلوب“ (میر محمد نعمان بدخشی کے مکتوبات کی روشنی میں)	۱۴۔
۱۵۳	پروفیسر راغب الیاس شاہ	حضرت مجدد الف ثانیؒ رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تربیت	۱۵۔
۱۶۳	پروفیسر محمد عظیم فاروقی	ایصال ثواب: مکتوبات امام ربانیؒ کے آئینے میں	۱۶۔
۱۷۳	محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی	سابقہ کانفرنسز میں پیش کیے جانے والے مقالات کے عنوانات	۱۷۔

مکاتیب

۱۸۵	ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے مکاتیب علامہ محمد صادق قسوری کے نام	۱۸۔
۲۰۷	ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے مکاتیب صاحبزادہ بدرالصلوات صدیقی کے نام	۱۹۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعت رسول مقبول ﷺ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اے شافعِ ام شہ ذی جاہ لے خبر
لئے لے خبر مری لئے لے خبر

دریا کا جوش تاؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے میرے شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد
اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر

بچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شبِ قریب
گمیرے ہیں چار سمت سے ہد خواہ لے خبر

marfatat.com

Marfat.com

منزل نئی عزیز جدا لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہِ غم میں بڑے کاہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر

اہلِ عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

پُر خار راہ برہنہ پا تشہ آبِ دور
مولیٰ پڑی ہے آفتِ جانگاہ لے خبر

باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتابِ گرم
کوڑے کے شاہِ کفر ————— رہے اللہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندہِ معکاب لے خبر

marfat.com

Marfat.com

کلام اقبال

(بکفور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

وہ بند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

کی عرض یہ میں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو
آنکھیں میری بینا ہیں و لیکن نہیں بیدار

آئی یہ صدا سلسلہ فقر ہوا بند

marfat.com

Marfat.com

عارف کا ٹھکانہ نہیں وہ خطہ کہ جس میں
پیدا کلمہ فقر سے ہو طرہ دستار

باقی کلمہ فقر سے تھا ولولہ حق
طُروں نے چڑھایا نشہ خدمت سرکار

۱

اظہارِ تشکر

۳۳ ویں قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس کے موقعہ پر علمی و تحقیقی مقالات سے تقریب کو واقع بنانے والے اصحابِ علم و دانش، اس کے انعقاد کو ممکن بنانے اور انتظام و انصرام میں حصہ لینے والے تمام احباب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ زیر نظر کتاب ”ارمعانِ امام ربانی (جلد سوم)“ کا زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آنا محبین و متعلقین سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص کا عملی ثبوت ہے۔ اس حوالہ سے تگ و تاز کا عملی حصہ بننے والے تمام افراد کا شکر یہ۔ چند نام جو ذہن میں ہیں درج ذیل ہیں:

- ۱۔ پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
- ۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
- ۳۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی
- ۴۔ جناب جمیل اظہر سرہندی
- ۵۔ جناب پروفیسر قاری مشتاق احمد
- ۶۔ جناب میاں محمد صادق قصوری
- ۷۔ پروفیسر راغب الیاس شاہ
- ۸۔ صاحبزادہ غلام مصطفیٰ نقشبندی مجددی
- ۹۔ صاحبزادہ جنید سرور نقشبندی مجددی
- ۱۰۔ جناب محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

marfat.com

Marfat.com

۱۱۔ علامہ ڈاکٹر منظور حسین اختر

۱۲۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

۱۳۔ جناب پروفیسر حافظ محمد نعیم

۱۴۔ جناب پروفیسر حافظ مقبول احمد

۱۵۔ جناب ڈاکٹر محمد اکرم ورک

۱۶۔ جناب ڈاکٹر حافظ محمد سجاد

۱۷۔ جناب خواجہ عمر فیاض

۱۸۔ جناب علی امجد نقشبندی

۱۹۔ جناب کاشف حمید

۲۰۔ جناب اسامہ سعید

۲۱۔ جناب شاہد حسین

۲۲۔ جناب علی احمد بھٹ

۲۳۔ محمد راشد مکھالوی

میر پور خاص (سندھ) اور کراچی سے تشریف لانے والے مہمانان گرامی
حضرت پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری
مجددی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کانفرنس میں شرکت فرمائی۔

طالب دعا

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

شعبہ عربیہ اسلامیہ، جامعہ اسلامیہ، یونیورسٹی لاہور
marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

پیشگفتار

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (۱۵۶۳/۹۷۱ھ - ۱۶۲۳/۱۰۳۳ھ) کے افکار عالیہ نے امت کو انتشار و ہنسی سے بچا کر مستقیم فکری کی راہ دکھائی۔ آپ نے اپنی تحریرات سے اس حقیقت کو واضح کیا کہ فقط علمی تلذذ کے حصول کے لیے شاہی اعوانوں میں ہونے والے مباحث حقائق کو ثابت نہیں کرتے بلکہ وہ ہنسی، فکری اور معاشرتی انتشار کا باعث بنتے ہیں۔ صرف اخلاص و لہیت سے بھرپور علمائے ربانی، خانقاہوں اور مساجد کو چٹائیوں پر بیٹھ کر جو سادہ گہری اور حقیقت پر مبنی گفتگو اور شاد فرماتے ہیں وہ حقیقی، دیر پا اور اصلاح و فلاح کے جذبے سے معمور ہوتی ہے۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پُر خلوص اور پُر مغز مکاتیب کے ذریعے رابطہ مہم شروع کی اور دیکھتے ہی دیکھتے ”روشن خیالوں“ کے خیالات کے فساد اور شرانگیزی کا پول کھول دیا۔ آپ نے علماء، صوفیاء، درباری امراء اور اپنے مریدین کو مکاتیب روانہ کیے۔ ان کا حرف حرف دل آویز اور معنویت سے بھرپور ہے۔ آپ کے رسائل مختصر مگر علوم کی دنیا اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

اس مجددی انقلاب کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے اہل قلم آپ کے افکار عالیہ کے مختلف پہلوؤں پر لکھ رہے ہیں۔ آپ کی تحریروں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ صوفیانہ ادب میں جس قدر ضخیم اور وسیع لٹریچر آپ کی حیات و افکار پر تیار ہوا ہے، اس

marfat.com

Marfat.com

مثال نہیں ملتی۔ حضرت صوفی غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ (م: ۲۰۰۹ء) ہر سال لاہور میں امام ربانی کانفرنس منعقد کرواتے جس میں ممتاز اہل علم و دانش اپنے تحقیقی مقالات پیش کرتے۔ ۳۳ سال کی اس علمی روایت کو استقامت سے قائم رکھنا یقیناً کرامت سے بڑھ کر ہے۔ ۳۳ ویں کانفرنس سماع ہال داتا دربار لاہور میں ۱۳ فروری ۲۰۱۰ء کو منعقد ہوئی اور امغان امام ربانی کی تیسری جلد اس کانفرنس کے مقالات پر مشتمل ہے۔ اس سال مقالہ جات کے تحقیقی معیار کو قائم رکھنے کے لیے ڈاکٹر حافظ محمد سجاد، ڈاکٹر محمد اکرم ورک اور راقم الحروف پر مشتمل کمیٹی نے کام کیا۔

اس جلد میں شامل مقالہ نگاروں نے اپنے وسیع مقالہ جات کے ذریعہ اس کانفرنس کی علمی و تحقیقی روایت کو برقرار رکھا۔ مقالہ جات حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کی مختلف جہتوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ زیر نظر جلد کے مقالہ نگاروں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

۱۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی: (پ: ۱۹۳۸ء): معروف ماہر تعلیم اور عربی زبان و ادب کے استاد ہیں۔ آپ کا فکر انگیز اور پُر مغز مقالہ ”علوم شرعیہ کی ترویج میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششیں اور ثمرات“ کے عنوان سے شامل ہے جو حضرت مجدد کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالتا ہے۔

۲۔ پروفیسر قاری مشتاق احمد (پ: ۱۹۴۱ء): آپ کی حال ہی میں کتاب بعنوان ”تصوف روح اسلام“ شائع ہوئی ہے۔ جس میں حقیقت تصوف کو سادہ اسلوب میں سمجھایا گیا ہے۔ تصوف کی معروف کتاب عوارف المعارف کے حوالے سے حضرت مجدد

کے افکار کا جائزہ آپ کے مقالہ میں پیش کیا گیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۳۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی (پ: ۱۹۵۰ء): عصر حاضر کے ماہر مجددیات ہیں۔ آپ نے ”عصر حاضر کے درپیش مسائل کا حل: حضرت مجدد کے افکار کی روشنی میں“ کے عنوان سے مقالہ پڑھا مگرزیر نظر مجموعہ میں ایک دوسرا مقالہ ”لطائف مدینہ: حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کا ایک اہم ماخذ“ شائع کیا جا رہا ہے۔

۴۔ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس (پ: ۱۹۷۰ء): یہ مقالہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے فقہی ذوق کا عکاس ہے۔

۵۔ ڈاکٹر حافظ محمد سجاد (پ: ۱۹۶۷ء): آپ کا تحقیقی مقالہ تزکیہ نفس کے حوالے سے حضرت مجدد کے افکار پر روشنی ڈالتا ہے۔

۶۔ ڈاکٹر حافظ محمد افتخار احمد (پ: ۱۹۷۲ء): آپ کا مقالہ حضرت مجدد کی ادبی عظمت کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

۷۔ ڈاکٹر محمد اکرم ورک (پ: ۱۹۶۸ء): ان کا مقالہ حضرت مجدد کے مکاتیب کا مکتوب البھم کے حوالے سے مطالعہ کی جہت کو متعارف کروا رہا ہے۔

۸۔ پروفیسر راغب الیاس شاہ (پ: ۱۹۶۵ء): حضرت سرور ملت رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ کی نمایاں شخصیت ہیں۔ آپ کا مقالہ حضرت مجدد کے اسلوب تربیت پر روشنی ڈالتا ہے۔

۹۔ پروفیسر محمد عظیم فاروقی (پ: ۱۹۶۱ء): نے ایصالِ ثواب کے حوالے سے حضرت مجدد کی فکر کا اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔

مقالہ نگاروں کی یہ فہرست اس مجموعہ مقالات کی علمی وقعت کو ظاہر کرتی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

مقالہ جات افکار امام ربانی کو سمجھنے کے لیے حریفی کوشش ہے۔

سندھ سے تشریف لانے والے مہمانان گرامی جناب پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی مجددی مدظلہ العالی اور مولانا جاوید اقبال مظہری دامت برکاتہم العالیہ کے فکر انگیز خیالات بھی اس مجموعہ میں شامل کئے گئے ہیں۔ جناب جمیل اطہر سرہندی نے میزبان کی حیثیت سے جو کلمات ارشاد فرمائے ان کو بھی محفوظ کیا گیا ہے۔

۳۳ ویں کانفرنس کے اس مجموعہ مقالات میں اس دفعہ مکاتیب کے عنوان سے حضرت ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے ۳۹ مکتوب شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ۱۴ نامور مجددی محقق و مؤرخ جناب میاں صادق قسوری زید مجددی کے نام ہیں۔ ۲۵ مکاتیب حضرت قبلہ عالم خولجہ محمد صادق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء۔۔۔ ۱۳۳۰ھ/۲۰۰۸ء) کے پوتے حضرت صاحبزادہ بدرالاسلام صدیقی کے نام ہیں۔ ان مکاتیب کو شامل کرنے کا مقصد یہ ہے:

☆ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے احوال و آثار پر ہونے والے کام کا جائزہ لیا جاسکے

☆ جہان امام ربانی کی تکمیل کے مراحل کا علم ہو سکے۔

☆ حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اہل علم سے روابط کی نوعیت کا پتہ چل سکے اور کتاب دوستی کے حوالے سے آپ کے ذوق کا علم ہو سکے۔

☆ معلوم ہو سکے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر لکھا گیا لٹریچر دنیا کے کن ممالک تک جا چکا ہے۔

☆ یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کی کن جہتوں پر کام کی ضرورت ہے۔

☆ امام ربانی کی تیسری جلد کے مقالہ اور مکاتیب پر اہل علم کی آراء کا

marfat.com

انتظار رہے گا۔

مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور و شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور کے زیر اہتمام ایک ویب سائٹ www.sarwaremillat.com کا اجراء بھی عمل میں لایا گیا ہے جس میں سوسائٹی و سنٹر کے زیر اہتمام مختلف شعبوں میں ہونے والے کام، ماہانہ محفل میلاد میں ہونے والی تقاریر کی ویڈیوز کی بذریعہ نیٹ live سماعت، مطبوعات شیر ربانی برائے مطالعہ، ادارے کے پروگرامز کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہی اور ناظرین کی رائے جاننے کی سہولت وغیرہ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ سائٹ کے حوالے سے مزید کئی شعبہ جات پر کام تکمیلی مراحل میں ہے۔

حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمۃ کے مرید خاص جناب ناظم بشیر نقشبندی مجددی اور صاحبزادگان جناب غلام مصطفیٰ اور جناب جنید سرور مبارک باد کے مستحق ہیں جو صوفی صاحب کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں یقیناً جناب جمیل اطہر سرہندی کی قیادت میں یہ مجددی قافلہ، عشق رسول ﷺ کی شمع اپنے سینے میں روشن کیے رضائے الہی کے لیے سرگرم رہے گا۔

طالب دعا

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

۲۵ دسمبر ۲۰۱۰ء / ۱۸ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

marfat.com

Marfat.com

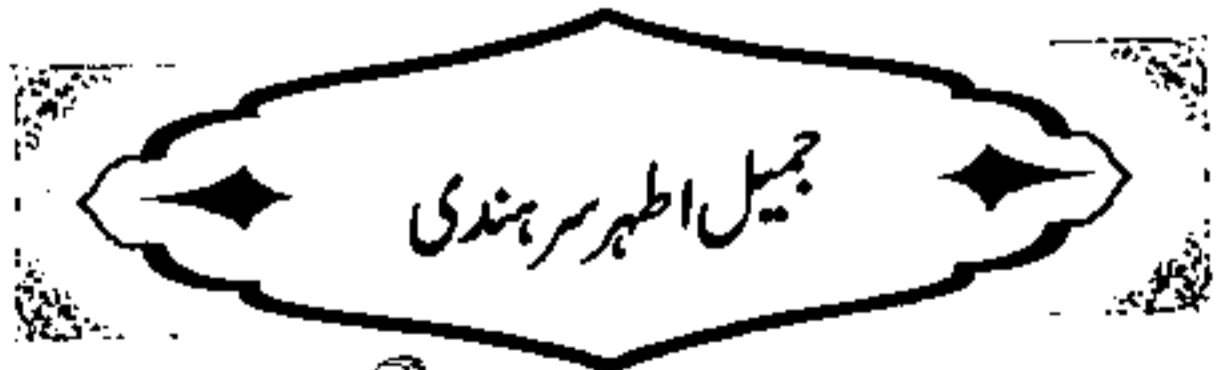
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَالَّذِي يُضَوِّبُ الْمَوْتَى
إِنَّ رَبَّهُ لَسَدِيدٌ
إِلَىٰ عَرْشِهِ الرَّحِيمُ
الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ
تُضَيِّقُ بِهَا السَّحَابَ
وَهُوَ عَزِيزٌ ذُو
الْقُوَّةِ الْمُنِيرِ
۱۴۲۹

marfat.com

Marfat.com



افتتاحی کلمات



جمیل اطہر سرہندی

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

افتتاحی کلمات

جمیل اطہر سرہندی

صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور

آج ہم لاہور میں منعقد ہونے والی ۳۳ ویں اس امام ربانی کانفرنس کے اہتمام اور اس میں شرکت و شمولیت کا شرف اور سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ تقریب حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار اور تعلیمات کو تازہ کرنے کے لیے، یاد دلانے کے لیے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لیے منعقد کی جاتی ہے۔ آج اس کانفرنس کے موقع پر ہمیں تحریک کے روح رواں اور بانی حضرت سرورِ ملت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ یاد آتے ہیں۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا مشن اور نصب العین یہی اختیار کیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کے داعی و مبلغ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو زندہ رکھیں۔ شدید علالت کے باوجود حضرت نے گذشتہ سال منعقد ہونے والی کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی۔ ان کی روح یقیناً خوش ہوگی کہ آپ کے رفقاء، مداحوں، بیٹوں اور ان کے فکری وارثوں نے اسی نصب العین کا پرچم بدستور تھام رکھا ہے جس کے لیے انہوں نے زندگی بسر کی۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار اور تعلیمات ذہنوں میں تازہ کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟ ان پر اخبارات مضامین شائع کیوں کرتے ہیں؟ ان پر علماء

marfat.com

Marfat.com

اور سکا لہذا مقالہ جات کیا لکھتے ہیں؟ وجہ یہ ہے کہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت کو زندہ کرنے کے لیے، ہندوستان کے لوگوں کو صراطِ مستقیم پر لانے کے لیے بے شمار صعوبتیں برداشت کیں، بے شمار مصائب جھیلے لیکن اس راہ کی کوئی مشکل کوئی آزمائش آپ کے قدموں میں لغزش پیدا نہ کر سکی۔ انہیں بے شمار پیش کشیں ہوئیں۔ فوجی جرنیلوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ہم بادشاہ کا تخت الٹ دیتے ہیں۔ آئیے حضرت آپ بادشاہ بن جائیے لیکن فقیر اور درویش لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرنے کے لیے پیدا ہوتے ہیں وہ مادی طاقت اور قوت پر یقین نہیں رکھتے اس لیے حضرت نے کسی پیش کش کی پرواہ نہ کی بلکہ جرنیلوں سے کہا کہ آپ اپنا کام جاری رکھیں اور اس درویش کو اپنا کام کرنے دیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار اور تعلیمات کی اُس وقت کے حالات میں شدید ضرورت تھی تو آج کل کے حالات میں، آج ہم جن مصائب سے گزر رہے ہیں، ملت اسلامیہ جس دلدل میں پھنسی ہوئی ہے، اس میں حضرت کے افکار سے راہنمائی حاصل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مولانا ظفر علی خاں نے کہا تھا۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات ہمارے لیے منارہ نور ہیں جب ہم گھٹا ٹوپ اندھیروں اور ظلمتوں کا شکار ہو جاتے ہیں تو یہ نورانی کرنیں ہمارے دلوں کو متورکرتی ہیں۔ ہمیں ہمارے دین کی طرف دعوت دیتی ہیں، ہمیں کتاب و سنت کی طرف

marfat.com

Marfat.com

پکارتی ہیں

آخر میں یہ عرض کروں گا کہ جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے جو شمع اس شہر لاہور میں روشن کی تھی وہ دیارِ مجدد سے اٹھی تھی۔ آپ نے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیغام کی از سر نو تجدید کی۔ مجدد الف ثانی سوسائٹی ایک مختصر سا ادارہ ہے لیکن اس ادارے کے عزائم بلند ہیں اور یہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے راستے پر چل رہی ہے، ان کے نقوش پاکی پیروی کر رہی ہے۔ حضرت امام ربانی نے اپنا علمی خزانہ قرطاس و قلم کے حوالے کر دیا تھا اور حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی راہ اپنائی اور یہ سوسائٹی اپنے محدود وسائل کے باوجود اپنا مشن استقامت سے جاری و ساری رکھے ہوئے ہے۔ اس سال جو کتب اس سوسائٹی اور شیر ربانی اسلامک سنٹر کے زیر نگرانی زیور طبع سے آراستہ ہوئیں اُس میں ایک تذکارِ سرور ہے اس میں حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہے۔ اس طریقہ سے پچھلے سال جو کانفرنس ہوئی تھی اس کے تمام مقالہ جات ”ارمغانِ امام ربانی (جلد دوم)“ میں شامل کر دیے گئے ہیں۔ ارمغانِ امام ربانی ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی لاہور نے مرتب کی ہے اور تذکارِ سرور ہمارے ساتھی، ہمارے دوست جناب محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی صاحب نے مرتب کی ہے۔ یہ تمام حقائق بتانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کانفرنسیں، سیمینار اور یہ مجالس و محافل رسمی تقاریب کی حیثیت نہیں رکھتیں بلکہ ایک مشنری جذبہ ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیغام ہمارے لیے محفوظ کر دیا ہے۔ اس دور میں جب امت مسلمہ مشکلات سے دوچار تھی، دین

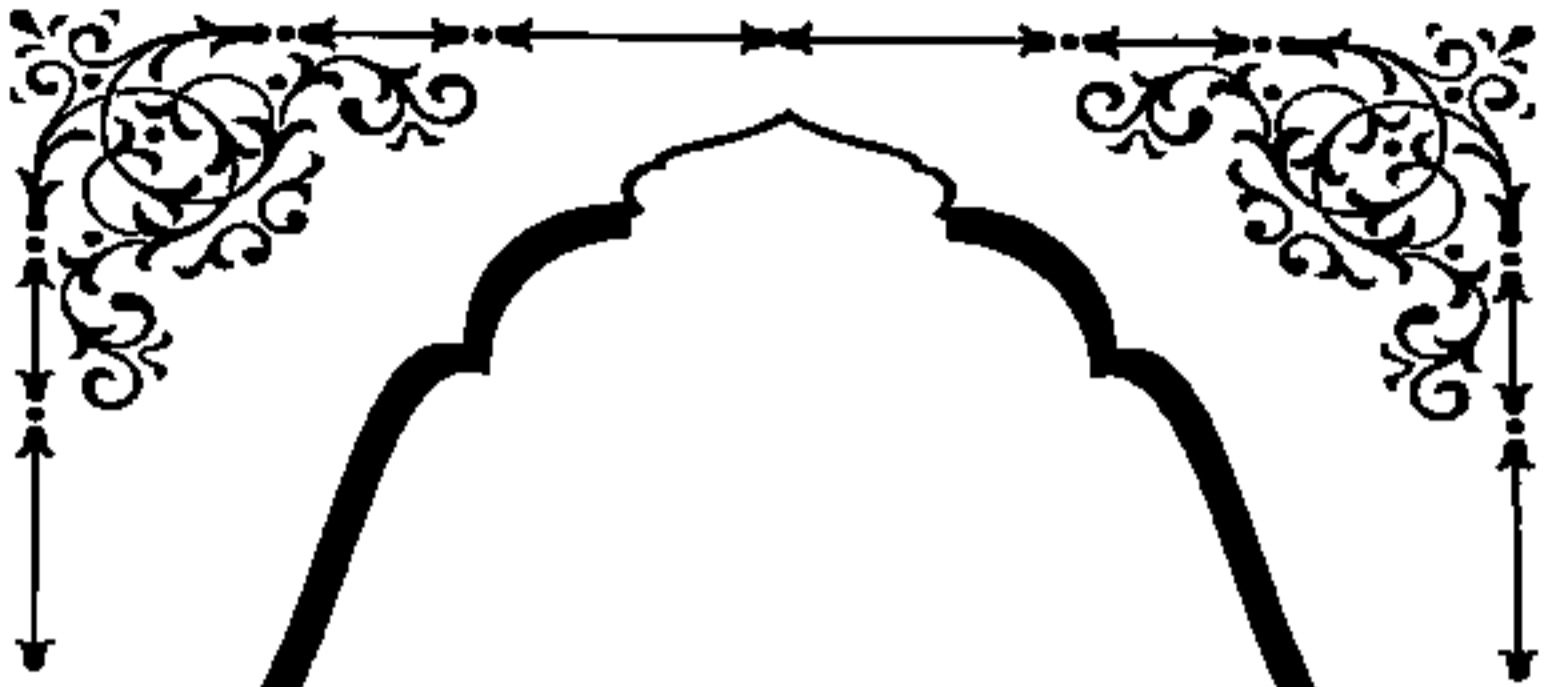
marfat.com

Marfat.com

کا وجود خطرے میں پڑا ہوا تھا اور بادشاہ وقت اس بات کے درپے تھا کہ اسلام کو ہندومت میں ضم کر دیا جائے، غم کر دیا جائے اور اس کی اصل حیثیت و شناخت ختم کر دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کا کام حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو سونپا اور انہوں نے جس جانفشانی سے یہ فریضہ انجام دیا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آج سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود آپ لوگ اس شمع کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں، اس نام پر جمع ہوتے ہیں لیکن ان تقاریب کا مقصد صرف تقاریب کرنا نہیں ہے بلکہ ہم اس کے خواہاں ہیں کہ ہر مسلمان کے گھر میں یہ تذکرہ زندہ ہو کہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے لیے کیا پیغام چھوڑ گئے ہیں، حضرت سرور ملت نے کس طریقے سے اس مشن کو آگے بڑھایا اور زندہ رکھا اور ان کے صاحبزادگان، آپ کے مرید باصفا عزیزم ناظم بشیر نقشبندی اور ان کے ساتھی پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب کی قیادت اور راہنمائی میں اس فریضہ کو اپنی استعداد کے مطابق انجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ ہم سب کا فرض ہے، ہم میں سے دو چار کی یہ ذمہ داری نہیں ہے۔ حضرت کے پیغام کی روح یہ ہے کہ آپ جبر و استبداد کی قوتوں کے سامنے سیمہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں، آپ اللہ اور اس کے رسول مکرّم ﷺ کی تعلیمات کو حرز جان بنائیں۔ حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی اور شیر ربانی اسلامک سنٹر کے کارکنوں کی یہ خواہش ہوگی کہ یہ مشن تا ابد زندہ رہے اور جب آپ اپنے گھروں کو جائیں تو کوشش کریں کہ مذکورہ بالا کتب آپ کے گھروں میں موجود ہوں آپ کے گھر والے ان کا مطالعہ کریں۔ آنے والے دن بہت مشکل ہیں۔ ماضی سے وابستگی ہمارے روشن مستقبل کی ضمانت بن سکتی ہے۔

marfat.com

Marfat.com



کلمات طیبات

پروفیسر آغا پیر ثار احمد بان سرہندی

marfat.com

Marfat.com

کلمات طیبات

پروفیسر آغا پیر ثار احمد جان سرہندی مجددی

سرپرست اعلیٰ: ادارہ شرکت اسلامیہ میرپور خاص (سندھ)

یہ خوش آئند بات ہے کہ مجدد الف ثانی سوسائٹی کے صدر محترم جمیل اطہر سرہندی جنرل سیکرٹری جناب محمد ناظم بشیر، شہزادگان سرور ملت اور سوسائٹی کے تمام احباب سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مشن کو کامیابی سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان تمام عندلیبان گلستان کی پردہ غیب سے مدد فرمائے (آمین)۔

میرالہور آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر اہل لاہور کی محبت مجھے کھینچ کر لائی ہے اور بجا طور پر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے لاہور کو ”قبۃ الاسلام“ قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج تقریب میں جو مقالہ جات پیش کیے گئے ان کے معیار کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ مقالات کتنے معیاری تھے۔ ایک ایک مقالہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہے بخدا میں بیماری کے عالم میں بھی آیا اور ان شاء اللہ جب بھی اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور اور شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور مجھے بلائیں گے میں ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ میں نے بھی مقالہ لکھا لیکن اتنا وقت نہیں کہ آپ کی خدمت میں عرض کر سکوں۔ الحمد للہ ہر جگہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا دن منایا جا رہا ہے۔ بطور خاص سندھ میں حالت

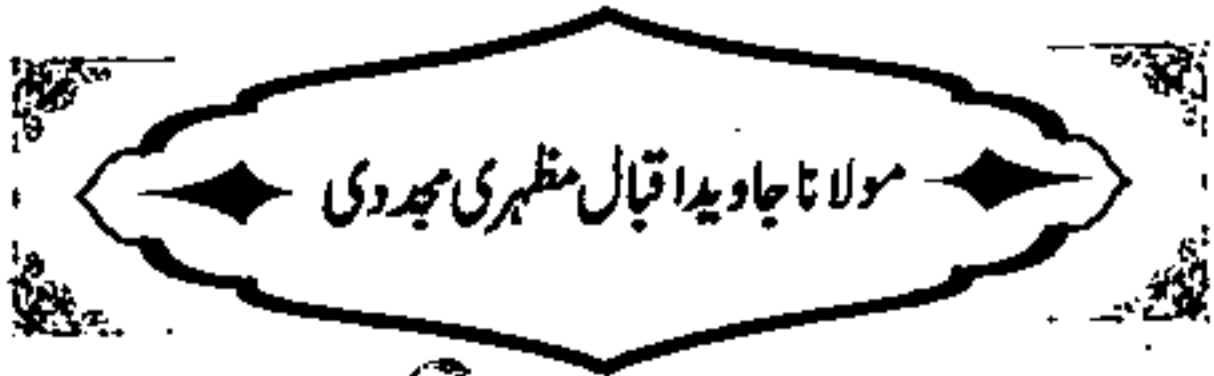
marfat.com

Marfat.com

یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے شہروں سے قصبوں سے باقاعدہ ریلیاں نکلتی ہیں اور بڑے بڑے جلسے میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ الحمد للہ جہاں جہاں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مرید موجود ہیں وہاں وہاں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عرس منایا جا رہا ہے۔ اس کا سہرا بطور خاص استاذی حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کے سر جاتا ہے کہ انہوں نے امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ پر اتنا کام کیا اتنا کام کیا شاید کہ کسی اور نے کیا ہو اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے (آمین)۔

میں مجدد الف ثانی سوسائٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں یقیناً حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک آپ حضرات سے بے حد خوش ہوگی آپ ان کے دامن سے وابستہ ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ”میرے سلسلے میں جو داخل ہوگا میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا“ حضرت مجدد الف ثانی کی روح آپ سے خوش ہوگی اور آپ کے لیے دعا گو ہوگی۔ آپ حضرات نے اتنی تکلیف فرمائی اور اتنے صبر سے اتنے غور و فکر سے حسین ترین مقالہ جات سماعت فرمائے۔ آپ کو صد آفرین ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض جاری و ساری رہے گا۔

ایک دفعہ پھر میں مولانا محمد ناظم بشیر صاحب، قاری محمد رفیق مسعودی صاحب اور شہزادگان سرور ملت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ مجھے یہاں لاہور میں حضرت سرور ملت علیہ الرحمۃ کی فاتحہ خوانی کے لیے بھی حاضر ہونا تھا۔ اس لیے یہ فقیر حاضر ہوا اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔



marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ صدارت

مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی

بانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی

سرپرست مجلس، شہزادہ امام ربانی حضرت پیر نثار احمد جان سرہندی برکاتہم

العالیہ، جناب صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور، جنرل سیکرٹری، شہزادگان حضرت

سرورِ ملت، انتہائی واجب صد احترام مقتدر علمائے کرام، مشائخ عظام، مہمانانِ خصوصی،

مقالہ نگار حضرات اور حاضرین مجلس!..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے صدر و اراکین

مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کو سرورِ ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

کی قائم کردہ روایت کے تحت ۳۳ ویں امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق

عطا فرمائی۔ اس کے بعد سرکار ابد قرار ﷺ کے دربار گہر بار میں درودوں کے گجرے اور

سلاموں کی ڈالیاں پیش کرتا ہوں۔ اب میں حضرت پیر نثار احمد جان سرہندی کی اجازت سے

خطبہ صدارت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مجدد الف ثانی سوسائٹی کے اراکین نے اس ذرہ بے مقدار کو اس عظیم الشان

کانفرنس کی صدارت کا اعزاز بخشا۔ بلاشبہ یہ ایک عظیم اعزاز ہے جو اس فقیر پر عنایات

امام ربانی اور عنایات مرشد برحق کا مظہر ہے۔ لیکن یہ بات عرض کرنے کی اجازت دیجئے

کہ اس کانفرنس کی حقیقی صدارت وہی فرما رہے ہیں کہ جن کے حالات و افکار اور

marfat.com

Marfat.com

تعلیمات کو عام کرنے کے لئے یہ کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے میری مراد امام ربانی، قیوم زمانی، شہباز لامکانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی سے ہے۔ آج ہم ۳۳ ویں امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس ایک ایسے موقعہ پر منعقد کر رہے ہیں کہ جب عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا شارح امام ربانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے شیخ طریقت اور مرد خود آگاہ حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ اور حضرت مجدد الف ثانی کے اسرار و معارف اور تعلیمات کو عام کرنے والے مرد آہن حضرت سرور ملت صوفی غلام سرور مجددی علیہ الرحمہ رحمت حق سے پیوست ہو چکے ہیں۔

حضرت مسعود ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ تاجدار اہلسنت تھے۔ انہوں نے مسلک حقہ اہلسنت کی تبلیغ و اشاعت فرمائی اور اس کو عالم گیر بنایا۔ انہوں نے چودہویں صدی کے عظیم مجدد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیمات اور افکار و عقائد کا احیاء فرمایا اور اس کو بین الاقوامی سطح پر روشناس کرایا یہی وجہ تھی کہ شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ اور بے شمار علماء و مشائخ نے آپ کو رضویات کا بین الاقوامی ماہر قرار دیا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے تیس برس اعلیٰ حضرت پر تجدیدی اور تحقیقی کام میں صرف فرمائے۔

حضرت قبلہ مسعود ملت نے نائب امام ربانی اور شارح امام ربانی مجدد الف ثانی کی حیثیت سے ایسی جلیل القدر خدمات انجام دیں جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیگی انہوں نے اپنے والد ماجد اور پیر و مرشد مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کی

دعاؤں کے سائے میں ۱۹۶۰ء سے حضرت مجدد الف ثانی کے حالات و افکار اور مقامات جلیلہ پر قلم اٹھایا اور یہ سلسلہ ۲۰۰۸ء تک جاری رہا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے انوار و معارف بیان فرمائے اور حضرت قبلہ مسعود ملت نے ان معارف کو درس مکتوبات امام ربانی (جو اہر مکتوبات مقدسہ) اور جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی کے عظیم انسائیکلو پیڈیا میں محفوظ فرما دیا۔ انشاء اللہ جب تک یہ دنیا قائم ہے اور جب تک جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی کا مطالعہ ہوتا رہے گا اہل علم و عرفان اور اہل محبت جہاں حضرت امام ربانی کو مجدد اعظم برحق کی حیثیت سے یاد رکھیں گے وہاں حضرت مسعود ملت کو شارح امام ربانی، مجدد عصر اور عالم اسلام کے عظیم محقق اور نقشبندی مجددی روحانی پیشوا کی حیثیت سے یاد رکھیں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے بانی و صدر سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور مجددی علیہ الرحمہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے فیض یاب ہیں اور محبت مسعود ملت ہیں۔ انہوں نے زمانہ طالب علمی میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری علیہ الرحمہ کی حیات مقدسہ پر لکھی ہوئی معروف کتاب ”خزینہ معرفت“ پڑھی اور اس کے علاوہ سلطان العارفين حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ کی کتاب ”محبت الاسرار“ کا بھی مطالعہ کیا چنانچہ ان کا قلب کسی مرد حق کی تلاش میں بیدار ہوا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے زیب سجادہ پیر طریقت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ کر دیا حضرت میاں صاحب نے آپ کو شرف بیعت کے ساتھ ساتھ شرف خلافت سے بھی

marfat.com

Marfat.com

سرفراز فرمایا۔

سرورِ ملت حضرت صوفی غلام سرور مجددی علیہ الرحمہ کی رگ رگ مجددی ہے انہوں نے امام ربانی قیوم زمانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ کے حالات و افکار اور تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اپنے شب و روز صرف کر دیئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے شیر ربانی پیلی کیشنز کے زیر اہتمام بکثرت کتابیں شائع کرائیں۔ بکثرت کانفرنسیں منعقد کرائیں جن میں محققین نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت پر مقالات پیش کیے۔ ان کے کارناموں میں ایک عظیم کارنامہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کے سلسلہ میں تین اہم بین الاقوامی کانفرنسز کا انعقاد کرنا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امام ربانی کی شخصیت پر ان کی گرانقدر خدمات کا مطالعہ ”ارمغان امام ربانی“ مطبوعہ ۲۰۰۰ء لاہور میں کیا جاسکتا ہے

معزز مہمانانِ گرامی!

یہ بات خوش آئند ہے کہ مجدد الف ثانی سوسائٹی کے صدر جناب محترم جمیل اطہر سرہندی، جنرل سیکرٹری جناب ناظم بشیر، شہزادگان سرور ملت اور سوسائٹی کے تمام احباب سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور مجددی علیہ الرحمہ کے مشن کو کامیابی سے آگے بڑھا رہے ہیں دعا گو ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان تمام عند لیبان گلستان مجددیہ کی پردہ غیب سے مدد فرمائے (آمین)

معزز مہمانانِ گرامی!

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سب سے زیادہ عزت و شرف، مقام محبوبیت اور اپنا قرب خاص اس کو عطا فرمایا ہے جو اس کے محبوب سرکار ابد قرار علیہ السلام کی محبوب ہو اور اس کی

marfat.com

Marfat.com

زندگی کا کوئی گوشہ اتباع سنت نبوی ﷺ سے خالی نہ ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

”فرمادیتے کہ اگر تم اللہ کی محبت کے طلبگار ہو تو آپ ﷺ کی

اتباع میں ثابت قدم ہو جاؤ۔ اللہ تم کو محبوب بنا لے گا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی محبت اور معرفت کے لئے سرکار

دو عالم ﷺ کی محبت اور دیوانگی کو لازم قرار دیا ہے۔ امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی

مجدد الف ثانی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ان مقربین میں سے ہیں کہ جن کو مقام محبوبیت پر فائز

فرمایا گیا اور جن کی رگ رگ سرکار دو عالم ﷺ کی محبت اور اتباع کے نور سے مزین کی

گئی ہے۔ جن کی آمد آمد کی اطلاع اور بشارت سرکار دو عالم ﷺ، میراں حضرت

شیخ عبدالقادر جیلانی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ احمد جام، حضرت داؤد

قیصری، حضرت خلیل اللہ بدخشی، حضرت شیخ سلیم چشتی، حضرت شاہ کمال کیتھلی اور دیگر

اولیاء کاملین نے دی جبکہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ نے سر زمین سرہند میں آپ

کی ولایت کے انوار مشاہدہ فرمائے۔ حضرت مجدد الف ثانی نہ صرف مقرب بارگاہ

رسالت ﷺ ہیں بلکہ چاروں سلاسل سے فیض یافتہ اور فیض رساں بھی ہیں انہوں نے

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اسرار و معارف بیان فرمائے اور طالبین نقشبندیہ مجددیہ

کے قلوب کو معرفت الہیہ کے اسرار و معارف سے روشن فرمادیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں مکتوبات امام ربانی، اثبات النبوت، شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ، رسالہ تہلیلہ، رسالہ مبدأ و معاد، رسالہ معارف لدنیہ و دیگر تصانیف کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے قیوم زمانی شہباز لامکانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ صرف اسرار کا علم عطا فرمایا بلکہ مشکوٰۃ نبوت میں سے بھی حصہ عطا فرمایا۔ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات، معارف اور ارشادات طیبات کا مدار الہامی علوم پر ہے۔ چنانچہ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں:

”یہ معارف جو تحریر میں آگئے ہیں (اللہ پاک کی رحمت سے) امید

ہے کہ سب الہامات رحمانی ہیں“

درویش لاہوری علامہ ڈاکٹر محمد اقبال جیسا قادر الکلام اور آفاقی شاعر جب

”صاحب الاسرار“ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ انور پر حاضر ہوتا ہے تو

بے اختیار یہ حقیقت ترجمان قلب بن کر ان کی زبان پر آجاتی ہے کہ!

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

اس کانفرنس میں معزز مقالہ نگار حضرات نے جن موضوعات پر مقالات پیش

کئے ان مقالات کی سماعت سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ صاحب اسرار

حضرت مجدد الف ثانی کے مقالات عالیہ کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ بے شک آپ آج بھی

ایک عالم کے مقتدا ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

معزز مہمانانِ گرامی!

حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاء دین آج بھی عالم اسلام کے لئے منارۃ نور ہے۔ آپ کے ارشادات طیبات آج بھی عالم اسلام کی اصلاح کے لئے امید کی کرن ہیں۔ آپ کی تعلیمات عالمگیر ہیں۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے حضرت مجدد الف ثانی کے افکار عالیہ آفتاب بن کر مردہ دلوں کو روشن کر رہے ہیں کیونکہ آپ آفتاب ولایت بھی ہیں اور مہتاب طریقت بھی۔ جیسا کہ آپ کے پیرومرشد حضرت خواجہ محمد باقی علیہ الرحمہ فرما رہے تھے کہ:

”شیخ احمد ایسے آفتاب ہیں کہ جن کی روشنی میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں“

اور اسی مناسبت سے درویش لاہوری علامہ اقبال آرزو کرتے ہیں کہ!

تو میری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
تیرے پیمانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی

معزز مہمانانِ گرامی!

آخر میں اس حقیقت کو پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ مجددین تو ہر صدی میں آتے رہے اور آتے رہیں گے۔ لیکن دو ہزارے کا ایسا عظیم مجدد، مجدد الف ثانی کی صورت میں کوئی نہ آیا کہ جن کی آمد آمد کی بشارت سرکارِ دو عالم ﷺ نے دی اور وصال سے پہلے آخرت کا اجازت نامہ عطا فرمایا اور ایسا عظیم مجدد بھی کوئی نہ آیا جو اپنی قبر شریف میں حالت نماز میں ہے جو ایک طرف اپنے آقا و مولا حضور انور ﷺ کی

marfat.com

Marfat.com

آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کی حالت میں ہے تو دوسری طرف مشاہدہ حق میں مستغرق ہے کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”نماز اس طرح پڑھو کہ جیسے اللہ کو دیکھ رہے ہو“

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ حضرت مجدد الف ثانی اپنی قبر شریف میں حالت نماز میں حق سبحانہ و تعالیٰ کے انوار و تجلیات کے مشاہدہ میں غرق ہیں اس کی تصدیق حضرت مجدد الف ثانی کے عظیم المرتبت صاحبزادے اور جانشین قیوم زماں حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے ایک باطنی مشاہدے سے ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ نے ایک روز سر ہند شریف قیام کے دوران عالم رویا میں دیکھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ حضرت مجدد الف ثانی کے گھر تشریف لائے ہیں اور عجیب انوار آپ پر جلوہ فگن ہیں۔ اس موقع پر حضور انور ﷺ کمال بندہ نوازی سے حضرت مجدد الف ثانی کے کمالات یعنی آسمانی کمالات و فضائل بیان فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے ایسے بندے (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کو پیدا کیا ہے کہ جن کے پاس اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرشتے آتے ہیں اور یہ ان کی طرف التفات بھی نہیں کرتے۔ اس مکاشفہ کی تصدیق اس وقت ہو گئی جب اس مکاشفہ کے برسوں بعد ایک صاحب دل شاعر، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ انور پر حاضر ہوا تو اس نے دیکھا کہ ملائکہ آپ کے روضہ انور پر حاضر ہیں چنانچہ عالم جذب و مستی میں یہ بیت اس کی زبان پر آگئی کہ:

marfat.com

Marfat.com

چہ عالی شان و دربارِ امامِ دینِ ربّانی
 ملائک صف بہ صف استادہ انبیا بہرِ درباری
 دعا گو ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ شہنشاہِ علم و عرفان آفتابِ جہاں تابِ حضرت
 مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے فیض سے تشنگانِ معرفت کو سیراب فرماتا رہے۔ آمین۔

محمد مصطفیٰ ختمِ الرسل آمدِ دریں عالم
 مجدد الف ثانی آمدِ از بہرِ تہیبانی

وہ ہند میں سرمایہ ملے گا کہہ سکتے ہیں
اللہ نے ہر وقت کیا جس کو خیر دار

marfat.com

Marfat.com



marfat.com

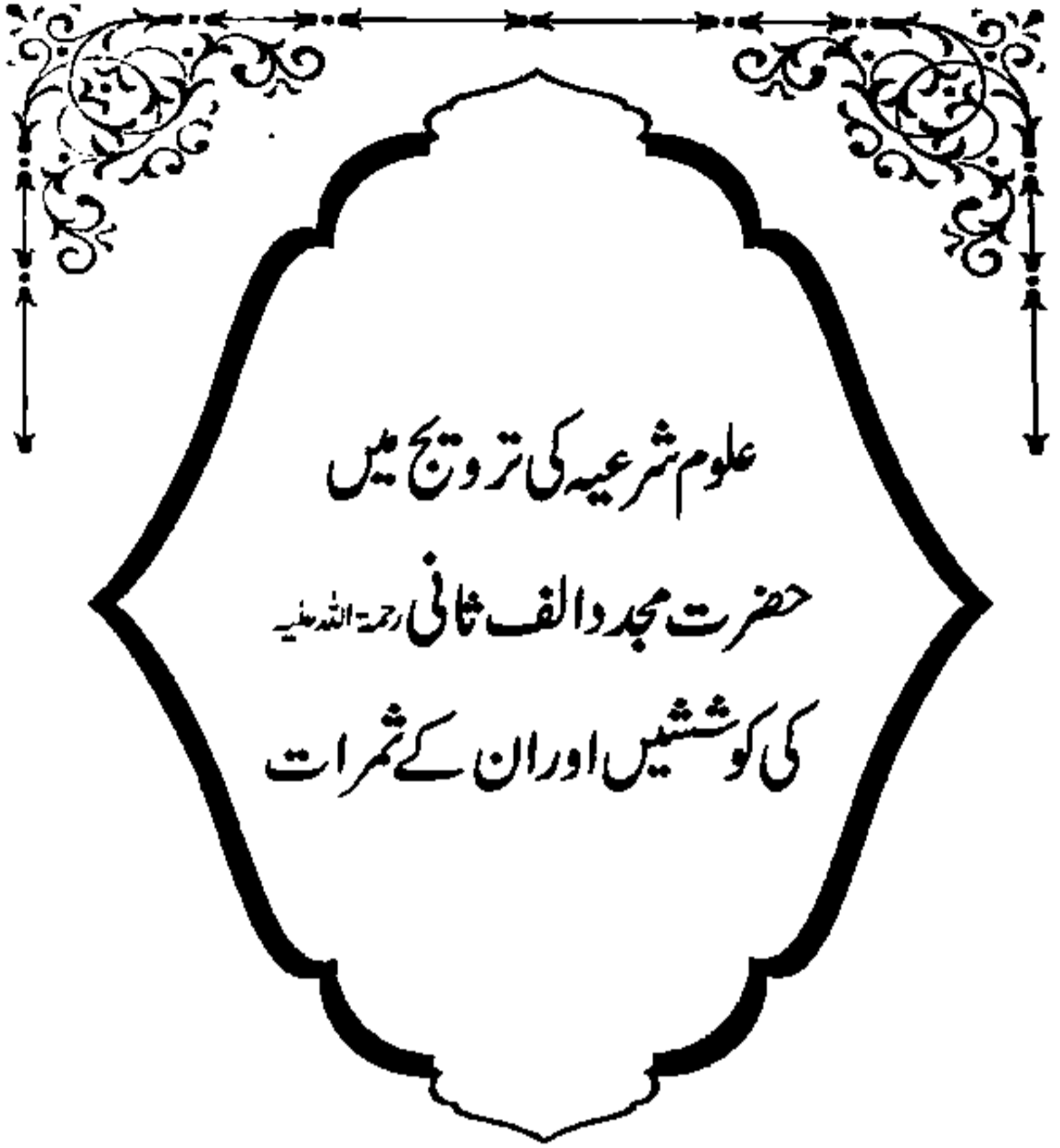
Marfat.com

اللَّهُ

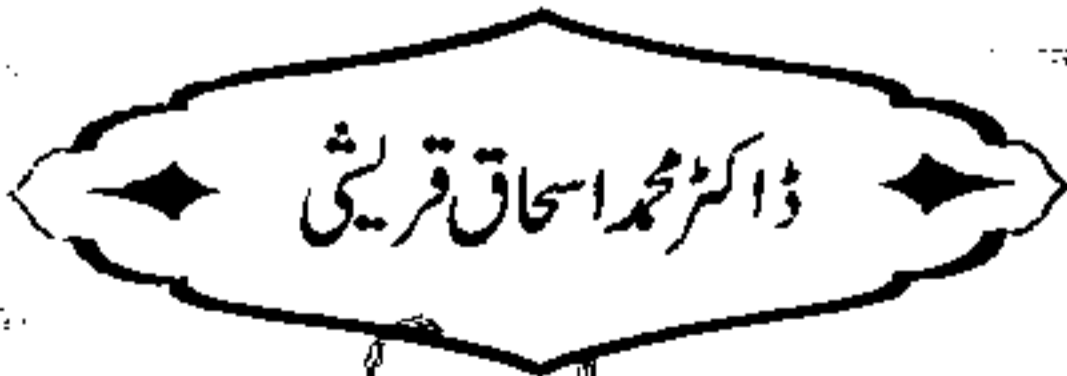
وَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
مكتبة الخزانة على بھتہ

marfat.com

Marfat.com



علوم شرعیہ کی ترویج میں
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
کی کوششیں اور ان کے ثمرات



ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

marfat.com

Marfat.com

علوم شرعیہ کی ترویج میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کی کوششیں اور ان کے ثمرات

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

صدر مرکز تحقیق، فیصل آباد

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی جدوجہد تاریخ برصغیر میں ہی نہیں عالم اسلام کے لیے بھی وہ کار خیر ہے جس پر امت مسلمہ ہمیشہ سراپا سپاس رہے گی۔ یہ مرد مجاہد ایک ایسے علاقے سے اٹھتا ہے جو تاریخ میں بہت نمایاں مقام نہیں رکھتا تھا لیکن اس وجود گرامی سے وہ پہچانا بھی جاتا ہے اور زمانے کی زبان پر اس کا ذکر بھی جاری رہتا ہے۔ یہ ایک شخصیت کی کرامت، ایک شخصیت کا سحر ہے اور ایک شخصیت کا انداز فکر ہے کہ آج تک ہم اُسے یاد کر رہے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ امت مسلمہ اس قدر خوش قسمت امت ہے کہ جب بھی کوئی فسادِ عملی یا فسادِ نظری پیدا ہوتا ہے تو امت کو محفوظ رکھنے کے لیے قدرت ایسے ہی مردِ قلندر پیدا کر دیتی ہے یہ انہی اصحابِ عزم کی فکر کا نتیجہ ہے کہ امت مسلمہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اپنے عقائد پر قائم اور اعمال پر کار بند ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسجد مسجد، گلی گلی، محلہ محلہ، گھر گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک ڈہرایا جا رہا ہے۔

امت نے اپنی نظریں نبی اکرم ﷺ پر اس طرح گاڑ رکھیں ہیں کہ اپنا ہر عمل ان کے مطابق ڈھالنے میں فخر محسوس کرتی ہیں لیکن یہ تاریخ کا المیہ ہے کہ بعض

marfat.com

Marfat.com

اوقات کچھ افراد ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جو ملت اسلامیہ کے رویوں کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس دین میں نئے نئے باطل خیالات کو فروغ دے کر کج روی پیدا کرتے ہیں۔ یہ کوششیں ہر دور میں ہوتی ہیں اور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ بغداد کی تباہی کے ساتھ ملک ہی نہیں ٹونا بلکہ نظریات پر بھی افتاد پڑی تھی اور بہت سے نظریات و عقائد ڈمگانے لگے۔

برصغیر میں جب مسلمان حکومت قائم ہوئی تو یہاں ہندو ودانت کا زور تھا۔ ہندو مکر و فریب کا ماہر تھا۔ اس کا مذہب بھی ملفوف تھا کہ بڑی بڑی قوموں کو اپنے اندر جذب کر لیتا تھا بلکہ انہیں کھا جاتا تھا اور وہ اپنا وجود کھو بیٹھتے تھے۔ اسلام جب یہاں آیا تو ہندو نے اسے طاقت سے روکنا چاہا مگر نہ روک سکا اور پھر وہی علمی جدلیت کا دور شروع ہوا وہی ملفوف ودانت کا حربہ آزما یا گیا تا کہ مسلمان اُمت کو اپنے نظریات سے منحرف کر دیا جائے اور یہ عمل مسلسل جاری رہا۔ بھگتی تحریک، جسے تاریخ میں بڑا نام حاصل ہے، ایسی ہی کوشش تھی کہ مسلمانوں کو ایک مرکز سے ہٹا کر رفتہ رفتہ اس طرف بانٹ دیا جائے کہ ان کے ہاں پراگندگی جنم لینے لگ جائے۔ وحدت ادیان کا تصور اسی تحریک کا پیدا کیا ہوا ہے جو آج تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے۔ یہ بہت بڑا المیہ برصغیر کے مسلمانوں پر گزرا تھا۔ بھگتی تحریک کے بارے میں خیال تھا کہ یہ غیر کی تحریک ہے اور غیر سازشیں کر رہے تھے، غیر تو دشمن ہوا ہی کرتے ہیں وہ کوشش بھی کرتے رہتے ہیں اگر اپنوں میں استقامت رہے تو خطرہ نہیں ہوتا۔ لیکن اکبر کے دور میں اپنوں میں بھی انتشار پیدا ہو گیا، دین الہی کی شکل میں بھگتی تحریک کی کوشش رنگ لائی۔ اکبر خود ایک نئے مذہب کا بانی بن

گیا، یہاں تک کہ کہنے لگا کہ حج پر جانے کی ضرورت نہیں میرا دیدار کر لو حج ہو جائے گا۔ مسلمان اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے تھے وہ کہنے لگا اللہ اکبر کا معنی ہے ”اللہ اکبر ہے“۔ اس طرح اکبر الوہیت کا دعویٰ کرنے لگ گیا۔ اس کے ہاں ہندو رسوم آگئیں۔ شریعت اسلامی جو انسان کو امتیاز بخشی تھی کہ وہ ایک منفرد قوم ہے وہ آہستہ آہستہ فنا شروع ہو گئی۔ اگر صلح جو ہی ہونا تھا تو نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کوئی صلح جو نہیں تھا جو رحمۃ اللعلمین بن کر آئے تھے۔ آپ ﷺ کا لقب رحمۃ للمسلمین نہیں رحمۃ للعلمین ہے۔ وہ سب کے لیے رحمت بن کر آئے تھے لیکن آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ”لکم دینکم ولی دین“! تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے

قرآن مجید نے کافروں کو ”یَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ“ ۲ کہ کر مخاطب کیا۔ معلوم ہوا کہ کفر کو اسلام سے جدا کرنا اسلام کا بنیادی مقصد ہے۔ نیز کفار کے افعال و اعمال کو اسلام کا لبادہ اوڑھنا غلط ہے۔ کتنی رکبیں وہاں سے آئیں اور اسلام کا لبادہ اوڑھ گئیں یہ بہت خطرناک روش تھی جو اکبر کے دور میں اپنے عروج کو پہنچی۔ ایک عجیب بات کا ذکر ضروری ہے۔ صوفیاء اور بھی تھے اس دور میں عالم بھی بہت تھے۔ شیخ الاسلامی کے دعوے بھی بہت لوگوں کو تھے۔ بڑے بڑے ولی بھی تھے۔ خود اکبر بھی معتقد تھا۔ حضرت سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضر ہوتا تھا اور اپنے لیے دعا کراتا تھا۔ اس کا بیٹا جہانگیر پیدا ہوا تو اس نے حضرت سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ”سلیم“ رکھا۔ ایف طرف تو یہ

حالت تھی اور دوسری طرف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر اس قدر سختیاں روا رہیں کہ انکا چلنا پھرنا اور بھرا آخر کیوں کر دیا؟ سوچ کا مقام یہ ہے کہ ایک طرف اتنی عقیدت اور ایک طرف اتنی سختی۔

لوگ دعائیں لینے تو آتے ہیں مگر اپنی روش پر چلتے رہنے کو پسند کرتے ہیں جب دین پر عمل پیرا رہنے کی دعوت دیں گے تو بات بگڑ جائے گی۔ یہی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصور تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو دین پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ کا ارشاد یہ تھا کہ دین برحق ہے اسے برحق ہی تسلیم کرنا چاہیے، کسی قوم کے ساتھ رواداری سے اپنے تشخص کو منانا نہیں چاہیے۔ یہی بات تھی جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حکمرانوں کے لیے معتبوب بنانی تھی جہانگیر نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے جو الفاظ ”تُرک جہانگیری“ میں استعمال کیے وہ کوئی شریف آدمی کسی شریف آدمی کے لیے استعمال نہیں کر سکتا۔ جہانگیر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے نہایت شرمناک الفاظ استعمال کیے لیکن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے اس عمل سے کبھی دلبرداشتہ نہیں ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عزت و احترام کرانے نہیں آئے تھے وہ تو دین کی عظمت کا سکہ جمانے آئے تھے، اس لیے انہوں نے آپ کچھ برداشت کیا، ظلم بھی سہے اور توہین آمیز ظلمات بھی برداشت کیے لیکن دین کی بات کرتے رہے نتیجہ کیا نکلا جہانگیر جھکنے پر مجبور ہو گیا ایک مرد درویش جس کا نہ کوئی لشکر تھا نہ فوج لیکن اتنے بڑے حاکم جو پورے برصغیر کا حکمران تھا کو سر جھکانے پر مجبور کر دیا لکھتا ہے ترک جہانگیری میں کہ وہ

marfat.com

Marfat.com

روزانہ ۲۰ پیالے شراب پیا کرتا تھا۔ ایک دن خیال آیا کہ شراب چھوڑ دوں ایک ایک کر کے پیالوں کی تعداد کم کرنے لگا۔ دو پیالے پر آیا ہی تھا کہ طبیعت پھر چل گئی اور پھر پرانی روش پر آ گیا۔ اسی اثنا میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خاموش قوت سامنے آئی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے عرض گزار ہوا کہ حضرت! آپ کوئی نصیحت کر دیجئے۔ حضرت بھی وقت کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے فوراً کہا ”بادشاہ! شراب چھوڑ دو“ یہ نصیحت کارگر ثابت ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہی جہانگیر جو توہین آمیز الفاظ استعمال کرتا تھا اسی کا بیٹا شاہجہان پاکبازی کے دامن میں آیا۔ شاہجہان کہتا ہے کہ میں نے آج تک کبھی بغیر وضو کے آسمان نہیں دیکھا۔ شاہجہان (تخت طاؤس دنیا کا سب سے بڑا تخت ہے جس کی عظمت تاریخ کے اوراق میں عیاں ہے اتنی بڑی حکومت کا بادشاہ) جب تخت طاؤس پر بیٹھنے آیا تو آتے ہی سجدہ ریز ہو گیا۔ جس خانوادے کے اٹھے ہوئے سروں کے آگے لوگ سجدہ کرتے تھے آج ان میں سے ایک کا سر سجدے میں ہے شاہجہان سجدے سے سر اٹھا کر بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ کہنے لگا اے درباریو! فرعون کا تخت ہاتھی دانت کا بنا ہوا تھا ایک کمزور سا تخت تھا اور حکومت بھی میری حکومت کا دسواں حصہ بھی نہیں تھی۔ اس چھوٹی سی حکومت کا چھوٹا سا فرد ”رب“ ہونے کا دعویٰ دار بن بیٹھا۔ وہ ”انا ربکم الاعلیٰ“ میں تمہارا بڑا رب ہوں کہنے لگا لیکن گواہ رہنا شاہجہان تخت دہلی پر، برصغیر کے تخت پر بیٹھ کر یہی کہتا ہے ”سبحان ربی الاعلیٰ“۔ ایک عظیم انقلاب آیا، اور نگزیب عالمگیر کا کیا ذکر کیا

marfat.com

Marfat.com

جائے وہ تو شریعت کا قبیح تھا۔ اُس نے پہلی مرتبہ حکومتی سطح پر فقہ اسلامی کی ترویج و اشاعت کی۔ شریعت اسلامی پر پہلے بھی عمل ہوتا رہا تھا۔ فقہ، تفسیر اور حدیث پر کتب لکھی گئیں اُموی دور بھی آیا اور عباسی خاندان بھی حکومت میں رہے مگر حکومتی سطح پر کبھی بھی حوصلہ افزا پیش رفت نہ ہوئی اور نگزیب عالمگیر پہلا شخص تھا جو حکومتی سطح پر بطور حکمران ترتیب و ترویج فقہ میں عملی طور پر حصہ دار بنا۔ تاریخ میں ”فتاویٰ عالمگیری“ کا بانی ہونے کی حیثیت سے زندہ و جاوید ہے۔ فقہ کی سطوت جو اورنگزیب عالمگیر کے زمانے میں سامنے آئی بتا رہی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض کس طرح حکومت پر اثر انداز ہوا تھا۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تک کہہ دیا

چوں براہیم اندریں بت فارمی

یہ ذات یا اپنے آپ کو منوانے کی بات نہیں تھی اور نہ کسی سے بیعت کا مطالبہ تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بسی یہی کہا کہ آؤ اور اپنے رسول، اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دامن پکڑ لو اور اس شریعت سے وابستہ ہو جاؤ جو آپ ﷺ لے کر آئے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت کو کیسے نافذ کیا۔ پہلے خود شریعت کی تعلیم حاصل کی۔ عربی و فارسی میں تصنیف و تالیف کیں جو آپ کے پاس علم تھا اسے آگے پھیلا یا۔ اپنی مسند کو اپنے اقتدار کے لیے استعمال نہیں کیا بلکہ اس سے دین کی ترویج کا کام لیا۔ آپ نے ان حکمرانوں کا سامنا کیا جو نہ تو خود دین پر عمل کرنا چاہتے تھے

marfat.com

Marfat.com

اور نہ ہی عمل کروانے کے خواہاں تھے وہ شریعت اسلامی کے دعویدار تو تھے مگر عمل پیرا ہونے سے انکاری تھے۔ علماء شیخ الاسلامی کے دعویدار تھے۔ صوفیا تھے مگر اپنی مسندوں کے محافظ بن گئے تھے اور ان میں نت نئے فرقے بن رہے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان تینوں محاذوں پر یعنی حکمرانوں، علماء و صوفیاء پر نفاذ شریعت کے لیے کام کیا۔ تینوں کا سامنا کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں بلایا گیا۔ لوگوں نے رائے دی کہ آپ کو نہ بلایا جائے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے سوا کبھی کسی کے آگے سر نہیں جھکایا۔ بادشاہ نے کہا یہاں تو سر جھکانا ہی پڑے گا اور حکم دیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس دروازے سے اندر لایا جائے جو چھوٹا ہو مگر از کم سر جھکا کر اندر تو آئیں یہی سمجھ لیا جائے گا کہ آپ نے سر جھکا لیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس چھوٹے دروازے سے اندر آنے کے لیے پہلے اپنے پاؤں اندر رکھ دیئے اور عملی طور پر بادشاہ کو بتا دیا کہ شریعت اسلامی کسی کو اپنے سامنے جھکانے کی اجازت نہیں دیتی اور نہ کسی غیر اللہ کے سامنے جھکنے کی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیاء پر محنت کی۔ صوفیاء سمجھتے تھے کہ پیر کا جو عمل ہو وہی برحق ہے۔ یقیناً مرد درویش کا عمل برحق ہوتا ہے لیکن اس کے حق کی سند شریعت محمدی ﷺ سے ملتی ہے مگر اس دور کے صوفیاء اپنا عمل مستند جاننے لگ گئے تھے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بہت شدت سے تنقید کی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معتقد مردار کو خط لکھا اس میں لکھا کہ:

marfat.com

Marfat.com

جہاں کہیں بھی زندگی گزارو اور جہاں کہیں بھی رہو فقہ کی کتاب اپنے ساتھ رکھا کرو اور جب بھی کوئی عمل کرنے لگو تو پہلے جان لو یہ عمل رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کے عمل کے مطابق ہے یا نہیں۔

عمدۃ الاسلام جیسی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ یہ تمہارے دامن میں ہونی چاہئیں۔ جو لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ جو پیر کہتا ہے وہی سب کچھ ہے وہاں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کاٹ بڑی مضبوط تھی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جملہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے:

یاد رکھو! قیامت کے روز حساب و کتاب شریعت اسلامی کے

مطابق ہو گا نہ کہ تصوف کے نکات کے مطابق۔

کتنی برحق بات ہے کہ وہاں وہی کامیاب ہو گا جو شریعت پر عمل پیرا ہو گا اگر کوئی مسئلہ درپیش ہے اور کوئی شرعی نقطہ سمجھ سے بالاتر ہے تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے راہنما ہیں، حضرت امام محمد ہمارے قائد ہیں۔ ان ائمہ مجتہدین کے اقوال ہماری راہنمائی کریں گے نہ ابو بکر شبلی یا ابوالحسن نوری کے اقوال۔ یہاں تک کہا کہ اگر تمہاری مجلس میں کوئی تصوف کی کتاب نہیں بھی پڑھائی جاتی تو کوئی

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب: ۲۳۔ ۲۔ اس کتاب پر ایک مقالہ زیر نظر مجموعہ میں شامل ہے

۳۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب: ۴۷۔ ۴۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب: ۲۶۶

نقصان نہیں، شریعت کی تعلیم ضروری ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وہ صوفی ہیں جو شریعت کی بات کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ نجات شریعت میں ہے اس لیے شریعت پر عمل کرنا لازم ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

علم کے تین حصے امام اعظم کے پاس ہیں اور باقی ایک حصہ باقی

انہ کے پاس ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ:

نجات کا دارو مدار حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ ہے۔

اصول سے میں حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی سلسلے کے ایک بہت

بڑے بزرگ ہیں فرماتے ہیں کہ:

یاد رکھو جب قیامت کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں

تشریف لائیں گے تو وہ بھی فقہ حنفی پر عمل کریں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس کی تاویل کرتے ہیں کہ ان کا عمل فقہ حنفی جیسا ہوگا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر زور دے کر فرماتے ہیں کہ اپنے عقائد

کو علمائے اہل سنت کی تعلیمات کے مطابق درست کرنا چاہئے نیز علم حلال و حرام

فرض و واجب، سنت و مستحب، مباح و مشتبہ حاصل کرنا چاہئے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

مزید برآں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام جو بہترین موجودات ہیں احکام شرعیہ کی تبلیغ کرتے تھے اور امت کے لوگ معجزہ طلب کرتے تو فرماتے کہ معجزات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، ہم تو بس احکام کے پہنچانے والے ہیں۔
عقبہ آنحضرت ﷺ سے معجزے کا طلب گار ہوا تو آپ ﷺ نے آیات قرآنیہ پڑھ کر سنائیں آپ ﷺ نے فرمایا عمل کرنا ہے۔ معجزہ اللہ کی طرف سے ہے وہ جب چاہے نافذ کرے۔ مطالبہ بھی کرو تو یہ اس کی مرضی ہے لیکن احکام دے دیے گئے ہیں، امت تک پہنچا دیے گئے ہیں، تا کہ وہ ان پر عمل پیرا ہو۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صوفیا کو نصیحت فرماتے ہیں کہ احکام شرعیہ کو پھیلانے اور سنت مطہرہ پر عمل کرنے کی اپنی مریدوں کو تلقین کرو۔ آپ کی اپنی تبلیغ کا انداز بھی یہی تھا۔ حضرت شیخ فرید بخاری کو لکھتے ہیں:

عقائدِ حقہ کی درستی اور ایسا رسالہ جس میں تمام مسائل شامل ہوں تیار کرنا چاہیے اس اثنا میں فقیر کے دل میں گزرا ہے کہ ایک ایسا رسالہ لکھا جائے جو اہل سنت و جماعت کے مسائل پر مشتمل ہو اگر ہوسکا تو جلد ہی لکھ کر خدمت میں پیش کروں گا۔

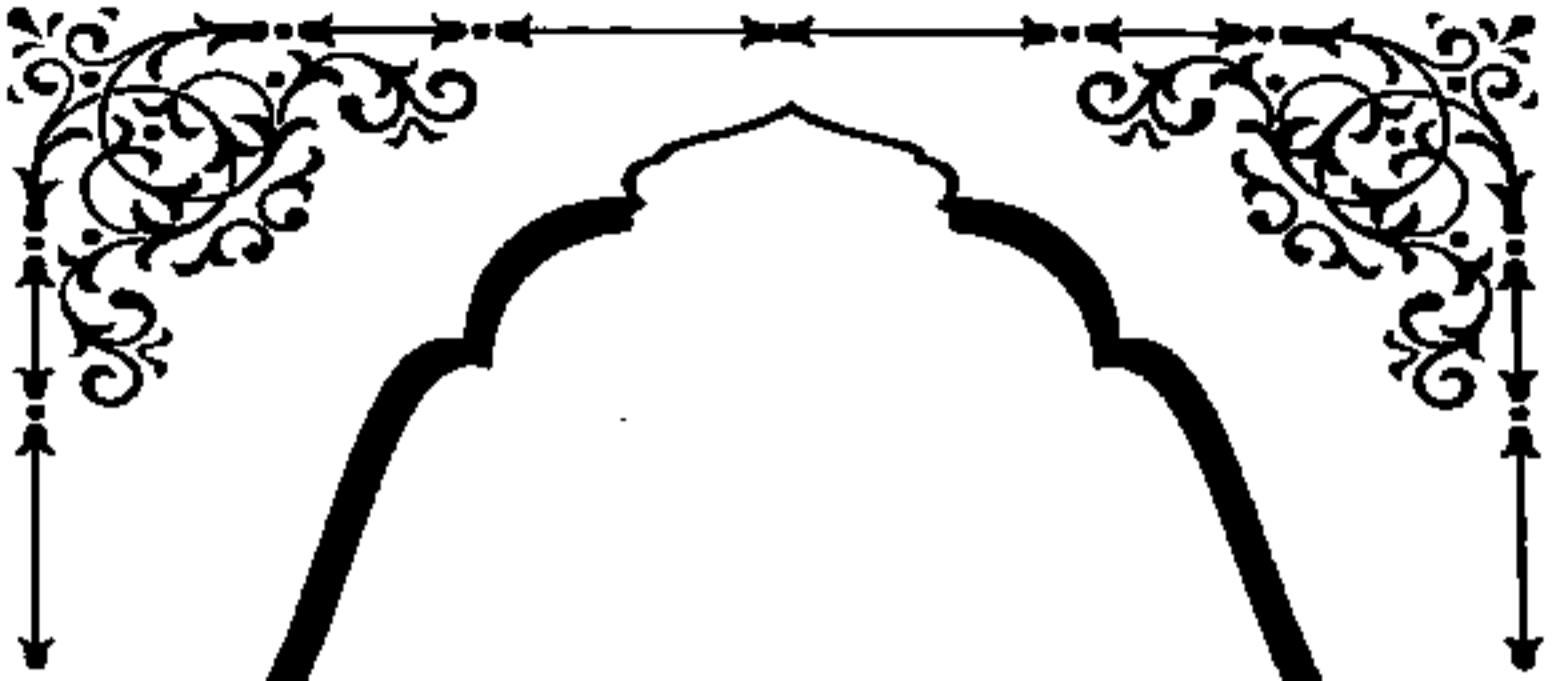
۱۔ اس مضمون کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: مکتوبات امام ربانی حضرت اول مکتوبہ: ۸۰ / ایضاً دفتر دوم مکتوبہ: ۶۷

اپنے دور کا بلند مرتبت صوفی یہ بات کہہ رہا ہے کہ میں فقہ کا رسالہ لکھوں گا۔ اس سے تصوف اور فقہ کی قربت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نماز تمام عبادتوں سے بہترین عبادت ہے۔ طہارت کاملہ کے بعد جیسا کہ کتب شرع میں واضح ہو چکا ہے کوشش اور اہتمام سے نماز ادا کرنی چاہیے۔ قراءت و قیام و رکوع و سجود، جلسہ و قومہ الغرض تمام ارکان میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ فقہ کی فارسی کتابیں "جیسے ترغیب الصلوٰۃ و تیسیر الاحکام" ہمیشہ اپنے پاس رکھیں اور مسائل شرعیہ کو ان میں سے دیکھ کر ان پر عمل کریں۔!

پھر نوافل کا ذکر کیا اور ارکان کے متعلق احکام نقل کیے۔ آخری فیصلہ یہ صادر کیا کہ: کل قیامت کے روز شریعت کی بات پوچھی جائے گی، تصوف کی بابت کچھ نہ پوچھا جائے گا۔ جنت میں داخلہ اور دوزخ سے بچاؤ شرعی احکام کی بجا آوری سے مشروط ہے۔ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو رواج دیا جائے نیز ان کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جائے ایسے زمانے میں جب اسلام کو مٹانے کی بھر پور کوشش کی جا رہی ہے کروڑ ہا روپیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ



عوارف المعارف
مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں

پروفیسر قاری مشتاق احمد

marfat.com

Marfat.com

عوارف المعارف: مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں

پروفیسر قاری مشتاق احمد

ڈائریکٹر شیر ربانی اسلامک سنٹر، لاہور

تصوف اسلامی جو روح قرآن، مغز شریعت اور اسرار طریقت کی نقیب ہے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا اور بہت سا علمی و تحقیقی سرمایہ موجود ہے، جو طالبان حق کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ عوارف المعارف جو شیخ المشائخ ابو حفص عمر بن محمد شہاب الدین سھروردی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے یہ کتاب تصوف پر لکھی جانے والی شہرہ آفاق کتب میں سے ایک منفرد اور اعلیٰ مقام کی حامل ہے اس عظیم کتاب سے پہلے ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قوت القلوب، ابوالقاسم عبدالکریم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل قشیریہ، شیخ ابوبکر محمد بن ابراہیم، کلاباذی رحمۃ اللہ علیہ کی التعرف اور شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بجزیری رحمۃ اللہ علیہ کی کشف المحجوب جامع اور مبسود کتب لکھی جا چکی تھیں اور یہ سب کتابیں آپ اپنا جواب ہیں لیکن شیخ سھروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حقائق و معارف تصوف پر جامع کتاب ہی نہیں بلکہ صوفیاء کے دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے کتاب کے مصنف سلسلہ سھروردیہ کے بانی ہیں آپ کے شیخ طریقت آپ کے چچا شیخ المشائخ ضیاؤ الدین ابوالنجیب عبدالقادر سھروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں لیکن حضرت سیدنا غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خصوصی عقیدت وابستگی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عظیم فیض ملا اور سھروردی رحمۃ اللہ علیہ جو علم الکلام سے

marfat.com

Marfat.com

بڑی رغبت رکھتے تھے اور اس پر کامل عبور تھا جس پر آپ کی غیر مطبوعہ تصانیف رشف النصح اور اعلام الہدیٰ شاہد ہیں سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف اور فیض نظر سے معارف الحقائق کے علم سے معمور و منور ہو گئے ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ فحاحات الانس میں فرماتے ہیں:

”قدوة العارفين، عمدة السالكين العالم الرباني شهاب الدين ابو حفص عمر سحر وردی قدس اللہ تعالیٰ سرہ از اولاد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ است وانتساب وی در تصوف بہم وی شیخ ابو النجیب سحر وردی است و بہ صحبت شیخ عبدالقادر قدس سرہ رسیدہ است وغیر از ایشان مشائخ بسیارے را در یافتہ است“۔

عوارف چھٹی صدی ہجری کے آخری نصف میں لکھی گئی۔ یہ زمانہ شیخ سحر وردی کی جوانی اور کمالات باطنی کی بلندیوں کا تھا یہ عربی زبان میں بلکہ شکفتہ اور بلیغ زبان میں لکھی گئی جس کی اثر آفرینی کی چھاپ آخر تک بدستور رہتی ہے اس کتاب کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے گئے اور اردو زبان میں بھی چھپ چکے ہیں اور ماضی قریب میں ادیب شہیر جناب شمس بریلوی کا ترجمہ ہے جو ایک نفیس اور انتہائی قابل ستائش دستاویز ہے اور مترجم کے ذوق و کمالات علمی و تحقیقی کا مظہر ہے یہ عظیم کتاب تریسٹھ ابواب پر مشتمل ہے ان ابواب میں علم تصوف کے منشاء، صوفیاء کی تخصیص، علوم تصوف کی فضیلت

ماہیت اور حقیقت، صوفیاء کے مختلف فرقے، خرقہ مشائخ کی حقیقت، آداب سفر و حضر، سماع، چلہ نشینی، صوفیاء کے اخلاق، عبادات و معاملات، آداب صحبت، اخوت، مکاشفات، مقامات و احوال، خطرات، فتوحات، نظام خانقاہی، مصطلحات صوفیہ اور اشارات و ارشادات مشائخ وغیرہ کے صوفیانہ مباحث پر شافی اور مستند بحث کی گئی ہے زبان میں روانی اور سلاست ہے اور اسلوب میں متقدمین صوفیاء بالخصوص اسلوب غوثیت کا نہ صرف تتبع ہے بلکہ گہری چھاپ ہے اور وعظ و نصیحت اور دعوت کا رنگ نمایاں ہے اور اثر آفرینی کا جادو ہر جگہ بولتا ہے اور یہ کتاب کی مقبولیت کا مرکزی نقطہ ہے کتاب کا ہر باب کتاب و سنت کے دلائل سے مزین ہے اور تشریح و تفسیر مستند ہے اور محبت الہی نے اسے معرفت کے حقائق سے لبریز کر رکھا ہے صوفیاء کرام کے معمولات شب و روز میں شریعت کے جن آداب کی رعایت و نگہداشت کی ضرورت کا احساس اجاگر کیا گیا ہے اس سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تصوف اسلامی کا نظام انسانی زندگی کو کتاب و سنت کی اتباع کے سانچے میں عملاً ڈھال دیتا ہے اور تصوف اسلامی عملاً کتاب و سنت اور اتباع شریعت کا نام ہے اور ان منکرین کا مکمل رد ہے جو تصوف و طریقت کو شریعت سے متضاد یا جداگانہ طریقہ سمجھتے ہیں۔ عوارف میں شریعت کے اتباع کو صوفی کے مسلک کا جزو لاینفک قرار دیا ہے اور دو ٹوک واضح کیا گیا ہے کہ اتباع سنت کے بغیر یہ راستہ طے کرنا ممکن نہیں۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی سرمایہ تصوف کا بیش قیمت گمینہ ہے جس کی آب و تاب بے مثل ہے گو یہ مجموعہ مکاتیب گیارہویں صدی ہجری کا عظیم تحفہ ہے لیکن

marfat.com

Marfat.com

عوارف المعارف کا ذکر مکتوبات میں بالصراحت موجود ہے جس سے واضح ہے کہ حضرت مجدد جیسی عبقری شخصیت نے اس سے استفادہ کیا ہے گو بعض جگہ شیخ سھروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بعض مقامات (مکتوبات) میں اقوال شیخ کی تعبیر میں اختلاف کیا ہے لیکن یہ اختلاف احقاقِ حق کی بہتر اور صحیح ترین توضیح ہے جس سے حضرت مجدد کی وقیع النظری اور کمالاتِ ظاہری و باطنی میں ایک بلند مقام عارف کی شان نمایاں ہوتی ہے اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہ سھروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ناقد ہیں یا ان کے روحانی مقام سے غافل ہیں وہ ان کی عظمتوں کے بخوبی قائل اور مداح ہیں اور انہیں سردارانِ طریقت میں ایک عظیم سردار طریقت تسلیم کرتے ہیں ان کا اختلاف ہر قسم کے غبار سے پاک ہے اور جس رائے کا اظہار کیا ہے اس میں انکار کی گنجائش نہیں بلکہ سالکانِ طریقت کے لئے بہت راہنمائی ہے اور صحیح الفکر اور مثبت و نفع بخش امر کی طرف راہنمائی ہے جو اوہام و تشکیک کے شر سے محفوظ ہے۔

مکتوبات میں عوارف المعارف کے حوالے سے کئی جگہ تذکار ہیں اور شیخ سھروردی رحمۃ اللہ علیہ کا عظمت بھرا ذکر ہے راقم بعض مکتوبات کے حوالے سے اس کا ذکر کرتا ہے تاکہ مکتوبات کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے راحت و برکت کا باعث ہو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی اسماعیل فرید آبادی کی طرف تحریر فرمایا:

”عجیب معاملہ ہے کہ متقدمین صوفیاء میں سے بہت سے

اکابرین ان تو حید آمیز عبارات (جیسے انا الحق، سبحانی ما اعظم شانی

) کا معنی حلول اور اتحاد سمجھتے ہیں اور ان عبارات کے قائلین

marfat.com

Marfat.com

کو کافر اور گمراہ کہتے ہیں اور ان میں سے بعض ان عبارتوں کی ایسی توجیہات کرتے ہیں جو کہ قائلین کے مذاق سے کوئی نسبت اور مناسبت نہیں رکھتیں۔

صاحب عوارف المعارف فرماتے ہیں کہ منصور کا قول ”انا الحق“ (میں حق ہوں) اور بایزید رحمۃ اللہ علیہ بسطامی کا قول ”سجانی“ (میں پاک ہوں) حکایت کے طور پر تھے یعنی اللہ کی طرف سے اگر بطریق حکایت نہ ہوں بلکہ حلول و اتحاد کا شائبہ درمیان میں ہو تو ہم ان اقوال کے قائلین کا رد کریں گے جیسا کہ ہم نصاریٰ کا رد کرتے ہیں جو کہ حلول و اتحاد کے قائل ہیں۔

اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے صاحب عوارف سے اختلاف نہیں کیا بلکہ توجیہ کو بیان کرنے کے ساتھ تحقیقی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

ان شطیح نما عبارات میں حلول و اتحاد کچھ بھی نہیں ہے اور اگر یہ ان معانی پر محمول بھی ہیں تو ظہور کے اعتبار پر ہیں نہ کہ باعتبار وجود جیسا کہ ان لوگوں نے سمجھا اور ان کو حلول و اتحاد کی طرف لے گئے۔

درویش حبیب خادم کی طرف رقمطراز ہیں:

کسی ولی سے خوارق کے ظہور کی کثرت اس کی دوسروں پر
افضلیت پر دلالت نہیں کرتی کہ جن سے اس قدر خوارق ظاہر
نہیں ہوتے بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا ولی ہو جس سے کوئی بھی
کرامت ظاہر نہیں ہوئی اور وہ ان اولیاء سے افضل ہو جن سے
ظہور کرامات بکثرت ہوتا ہے ظہور خوارق نبوت کی شرط ہے نہ کہ
ولایت کی کیونکہ نبوت کا اظہار واجب ہے نہ کہ ولایت کا بلکہ اس
مرتبہ میں چھپا کر رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

چنانچہ شیخ الشیوخ نے اس معنی کی تحقیق کتاب ”عوارف المعارف“
میں فرمائی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام میں ظہور کثرت و قلت
خوارق جو کہ نبوت میں شرط ہے فاضلیت و مفضولیت کا سبب نہیں
تو ولایت جس میں شرط نہیں تفاضل کا سبب کیسے ہوگا۔!

فقیر ہاشم کشمی کی طرف اس سوال کے جواب میں کہ عرفاء جو دل سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ
کا مشاہدہ کرتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے رقمطراز ہیں:

آپ نے پوچھا ہے کہ بعض محققین صوفیہ دل کی آنکھوں سے دنیا
میں اللہ تعالیٰ کی رویت و مشاہدہ کو ثابت کرتے ہیں جیسا کہ شیخ
عارف قدس سرہ نے اپنی کتاب ”عوارف المعارف“ میں کہا

ہے کہ مشاہدہ کی جگہ دل کی آنکھ ہے“ اور شیخ ابوالحسن کلاباڑی قدس سرہ نے جو کہ اس طائفہ علیا کے قدماء میں سے ہیں اور ان کے سردار ہیں اپنی کتاب ”التعرف“ میں بیان کیا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں نہ آنکھوں سے دیکھے جا سکتے ہیں نہ دل سے مگر یقین کی جہت سے“ ان دونوں تحقیقوں میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟!

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فقیر کے نزدیک اس مسئلہ میں صاحب تعرف کا قول پسندیدہ ہے اور فقیر جانتا ہے کہ دل کو اس دنیا میں سوائے یقین کے اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور کچھ حصہ نہیں ہے اس کو رویت کہہ لیں یا مشاہدہ اور جب دل کو بھی رویت نہ ہوگی تو آنکھوں کی کیا حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا میں اس معاملہ میں بے کار اور معطل ہے خلاصہ کلام یہ کہ یقین کا معنی جو دل کو حاصل ہوا ہے عالم مثال میں رویت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور جس پر یقین کیا گیا ہے وہ نظر آنے والی شے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ عالم مثال میں ہر معنی کی ایک صورت ہے جو عالم شہادت کے مناسب ہے۔ یہ

صاحب عوارف کے قول کی حسین توجیہ ہے مزید لکھتے ہیں اس
دقیق مسئلہ کی تحقیق کتاب عوارف المعارف کے بعض مقامات کے حل
میں بھی تحریر ہوئی ہے۔
مولانا شیخ غلام محمد کے نام لکھتے ہیں:

ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ آیت اِنْ فِیْ ذٰلِکَ
لِدِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْفِی السَّمْعِ وَہُوَ شَہِیْدٌ
(اس میں اس آدمی کے لئے نصیحت ہے جس کا دل ہو یا حاضر
طبیعت سے کان لگائے) ایک مخصوص قوم کے لئے نصیحت ہے
سب لوگوں کے لئے نہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے "اَوْ مَنْ کَانَ مِیْنًا فَاُحِیْنَاہُ" ۳۰ کیا وہ شخص
جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی
کہا ہے کہ مشاہدہ ذہول پیدا کرتا ہے اور حجاب سمجھ لاتا ہے اس
لئے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز پر تجلی کرتے ہیں تو وہ جھک جاتی
ہے اور دبک جاتی ہے۔

شیخ المشائخ صاحب عوارف المعارف نے کہا جو کچھ واسطی نے کہا
ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے حق میں صحیح ہے اور یہ آیت کچھ دوسرے

لوگوں کو اس کے برخلاف حکم دیتی ہے اور وہ ہیں ارباب تمکین کہ
مشاہدہ اور فہم ان میں جمع کر دیے گئے ہیں مخفی نہ رہنا چاہئے کہ جو
کچھ واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے کہا ہے وہ دلالت کرتا ہے کہ
نصیحت اہل تمکین کے لئے ہے خصوصاً کیونکہ یہی لوگ ہیں جن کو
اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد زندہ کیا ہے یعنی ان کو فنا کے بعد بقا
سے مشرف کیا ہے اور اہل تلوین کے لئے نہ فنا ہے نہ بقا اور ان کو
دوسری زندگی عطا ہوئی ہے کیونکہ وہ وسط طریق میں ہیں اور فنا
و بقا انتہاء کے احوال ہیں اور ان کا دوسرا قول اگر انہوں نے آیت
کے بیان میں کہا ہے تو دلالت کرتا ہے کہ نصیحت حجاب اور
پوشیدگی کی حالت میں اہل تلوین کے لئے ہے نہ کہ مشاہدہ اور
مکاففہ کے وقت کیونکہ وہ نسیان کا وقت ہے تو یہ قول آپ کے
پہلے قول کے منافی ہے اور اگر آپ نے اس معرفت کو اپنے توسط
حال میں کسی اور مقام پر (نہ کہ اس آیت کے بیان میں) کہا ہو
پھر نہ کوئی منافات ہے اور نہ شیخ قدس سرہ کو کوئی اعتراض ہے۔

میرے نزدیک ظاہری طور پر اس آیت میں دونوں فریق کے
حال کا بیان ہے جس کا دل ہے وہ ارباب قلوب ہیں اور جن کے
احوال بدلتے رہتے ہیں وہ اصحاب تلوین ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ
قول اَوَّالِقَى السَّمْعِ وَهُوَ شَهِيدٌ بِاهْلِ تَمَكِينِ کے حال کا بیان

marfat.com

Marfat.com

ہے کیونکہ انہوں نے عین شہود کی حالت میں فہم کے لئے اپنے کان رکھے ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ پہلی قوم کے لئے نصیحت بعض اوقات میں ہے اور دوسری قوم کے لئے تمام احوال میں جیسا کہ تمہیں معلوم ہے اگر شیخ قدس سرہ اس طرح یہ بھی کہتے کہ یہ آیت اس امر کے خلاف ایک دوسری قوم کے لئے بھی فیصلہ کرتی ہے تو زیادہ مناسب ہوتا اور کلمہ ”او“ منع خلو کے لئے ہے وہ نصیحت میں فریقین کے جمع ہونے کے منافی نہیں۔

مولانا عبدالقادر انبالی کی طرف تحریر فرماتے ہیں:

شیخ شہاب الدین سھروردی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب العوارف کے دوسرے باب میں مرفوع حدیث رسول کے بیان میں کہا ہے کہ قرآن حکیم کی جو بھی آیت اتری ہے اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن او ہر ایک حرف کی ایک حد ہے اور ہر ایک حد کے لئے جھانکنے کی جگہ ہے اور میرے دل میں خیال گزرتا ہے کہ مطلع کا مطلب آیت میں گہرے اسرار اور دقیق معانی پر صفائے فہم کی وجہ سے واقف ہونا نہیں ہے بلکہ مطلع یہ ہے کہ ہر آیت کی تلاوت کے وقت قاری کو اس آیت کے کلام

کرنے والے کا شھود حاصل ہو کیونکہ اس کی اوصاف میں سے کسی وصف کی اور صفات میں سے کسی صفت کی سپردگی کا وہی مقام ہے تو اس کے لئے آیات کی تلاوت اور ان کے سماع کے وقت تجلیات نئی سے نئی ہوں گی جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عظیم جلال کی خبر دینے کے لئے آئینہ کا کام دیتی ہیں اور اس توجیہ اور اس کی شرح کی تائید میں آخر تک شیخ المشائخ نے جو کچھ کہا ہے وہ یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے دل میں یہ خیال گزرتا ہے کہ ”ظہر“ سے مراد قرآن مجید کا نظم ہے جو کہ معجزہ کی حد تک پہنچا ہوا ہے اور ”بطن“ سے مراد صفائے فہم کے اختلاف مراتب پر اس کے دقیق معانی اور گہرے اسرار پر اس کی تاویل و تفسیر ہے اور حد سے مراد کلام کے مراتب کی انتہا ہے اور وہ ہے کلام کرنے والے کا شھود اور وہ ہے تجلی صفاتی جو اللہ تعالیٰ کے عظیم جلال کی خبر دیتی ہے اور ”مطلع“ وہ ہے جو اس تجلی صفاتی سے اوپر ہے اور وہ ہے تجلی ذاتی جو نسبتوں اور اعتبارات سے خالی ہے نبی ﷺ نے کلام کی حد اور نہایت کے لئے ایک مطلع ثابت کیا ہے تو ”مطلع“ کلام سے اوپر ہوگا اور اس کی نہایت سے بھی اوپر اور کلام اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور صفت کے آئینہ میں متکلم کا شھود اس صفت کی تجلی ہے اور مراتب

marfat.com

Marfat.com

کی انتہا اس کا کمال ہے اور اس کی تجلی سے اوپر کی اطلاع اس سے ذاتی تجلی کی طرف ترقی کرنے سے ہوگی تو اس جگہ ذات کی طرف وصول صفت کلام کے ذریعہ اور نظم قرآنی کی تلاوت کے وسیلہ سے ہوگا جو اس صفت پر دلالت کرنے والا ہے تو لازمی طور پر یہاں دو قدم ہوں گے نظم قرآنی میں ایک قدم دہان سے مدلول تک جو کہ صفت ہے اور دوسرا قدم صفت سے موصوف تک ہے امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ نے کہا ہے کہ یہ وہ قدم ہے جہاں تک تو پہنچا اور شیخ قدس سرہ نے صرف پہلے قدم کا ذکر کیا ہے اور اسی سے سیر کو پورا کر دیا ہے اور تلاوت کا یہی فائدہ بیان کیا ہے شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ (صاحب العوارف) نے اس کے بعد کہا ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وعن آباءہ الکرم سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اس آیت کی برابر تکرار کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کلام کرنے والے سے اس کو سنا پھر صوفی کے لئے جب توحید کی پیشانی ظاہر ہو جاتی ہے اور وعدہ و وعید کے سماع کے وقت وہ کان لگائے رکھتا ہے اور دل کو اللہ تعالیٰ کے سوا سے خالص کر لیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر اور شہید ہو جاتا ہے اور تلاوت میں وہ اپنی زبان اور دوسرے کی زبان کو

marfat.com

Marfat.com

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت کی طرح پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس درخت سے اپنا خطاب سنا دیا کہ ”میں اللہ ہوں“ پھر جب اس کا سماع اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے اور اس کا کان اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے تو اس کے کان اس کی آنکھیں بن جاتے ہیں اور آنکھ کا کان بن جاتی ہے اور اس کا علم عمل اور اس کا عمل علم ہو جاتا ہے اور اس کا اول آخر اور آخر اول ہو جاتا ہے یہاں تک کہ انہوں نے کہا جب صوفی اس صفت سے متصف ہو جاتا ہے تو اس کا وقت دائمی اور شہود ابدی ہوتا ہے اور اس کا سماع نئے سے نیا اور متواتر ہوتا ہے شیخ سحر وردی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول امام شعرانی کے قول کا بیان ہے:

میں (حضرت مجدد) اللہ تعالیٰ کی عصمت و توفیق سے کہتا ہوں کہ موسیٰ درخت سے سنا جانے والا کلام یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کا کلام تھا یہاں تک کہ اگر کوئی اس کا انکار کرے تو وہ کافر ہوگا اور زبانوں سے سنا جانے والا کلام حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اگرچہ صوفی غلبہ توحید میں یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اس کا انکار کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا بلکہ وہ حق و صداقت پر ہوگا کیونکہ وہ کلام زبان کی حرکت اور مخارج کے اعتماد سے حاصل ہوا ہے اور درخت کے کلام میں اس

marfat.com

Marfat.com

طرح نہیں ہے اور دونوں کلاموں میں زمین و آسمان کا فرق ہے کہ پہلا کلام تحقیقی جبکہ دوسرا تخیلی اور تعجب ہے کہ شیخ اجل قدس سرہ نے توحید میں مبالغہ کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے تخیلی کو تحقیقی بنا دیا ہے اور بندے سے صادر ہونے والے کلام کو غلبہ حال میں اللہ تعالیٰ سے صادر ہونے والا کلام بنا دیا اور اپنی کتاب کے کئی ایک مقامات پر توحید والوں کے غلبہ حال میں توحید کے متعلق صادر ہونے والے اقوال کا انکار کیا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکایت پر محمول کیا ہے تاکہ حلول اور اتحاد کا شائبہ پیدا نہ ہو اور اس مقام پر انہوں نے حلول کی آمیزش سے گریز نہیں کیا بلکہ اتحاد و عینیت کا حکم لگایا ہے جبکہ اس مقام میں حق یہ ہے کہ غلبہ حال میں اتحاد اور عینیت کا حکم تخیلی ہے تحقیقی نہیں کہ اتحاد ذات میں ہو یا صفات میں یا افعال میں اللہ اس سے پاک ہے اللہ واجب بالذات باقی قدیم اور بندہ ممکن حادث۔ اور قدیم و حادث میں اتحاد کا حکم لگانا عشق کی رنگارنگی اور محبت و سرور کے غلبات ہیں۔

مولانا شیخ مودود محمد کی طرف لکھتے ہیں اور اس خط میں بھی حلول کے قائلین کے رد میں

شیخ سحر وردی کا قول کہ:

ایسا اللہ تعالیٰ سے حکایتا ہے کہ بندہ رب نہیں ہو سکتا حضرت مجدد کہتے ہیں کاش مجھے سمجھ آ جاتی کہ اللہ تعالیٰ سے حکایت کا کیا معنی ہے شیخ قدس سرہ کی ظاہر عبارت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایسے الفاظ (انا الحق) کو حکایت کے معنی پر محمول نہ کیا جائے تو اس سے حلول سمجھا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ غلبات توحید اور نور شہود چمکنے کے وقت ایک مشہود کے علاوہ اور ہر چیز کے پوشیدہ ہو جانے کی وجہ سے ہو اور اس میں حلول واتحاد کا شائبہ نہ ہو پس منصور کے قول انا الحق کا معنی یہ ہوگا کہ جب وہ اپنی نظر سے آپ مخفی ہو گیا تو اس نے کہا میں کوئی چیز نہیں ہوں اور موجود صرف حق ہے یہ نہیں کہ میں حق کے ساتھ متحد ہوں یا اللہ میں حلول کرنے والا ہوں کیونکہ وہ کفر ہے اور توحید شہودی کے منافی ہے۔

مرزا حسام الدین کی طرف بھی اسی بحث کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

صاحب العوارف جو کہ کامل ترین ارباب صحو میں سے ہیں انہوں نے اپنی کتاب میں اتنے سکر یہ معارف بیان کئے ہیں کہ

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب: ۱۱۹

marfat.com

Marfat.com

ان کی شرح کیا لکھی جائے اور اس فقیر (حضرت مجدد) نے ایک ورق میں ان کے بعض معارف سکر یہ کو جمع کیا ہے یہ سکر ہی کا بقایا ہے کہ افشائے راز کو انہوں نے جائز رکھا ہے اور سکر ہی ہے کہ وہ فخر و مباہات کرتے ہیں اور یہ سکر ہی ہے کہ دوسروں پر اپنی بزرگی بیان کرتے ہیں اگر خالص ہوتا تو اس وقت اسرار کو افشا کرنا کفر ہوتا اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جاننا شرک ہوتا صحو میں بقیہ سکر اسی طرح ہے جیسے کھانے میں نمک جو کہ طعام کا مصلح ہے اگر نمک نہ ہو تو طعام معطل اور بے کار ہو جائے۔

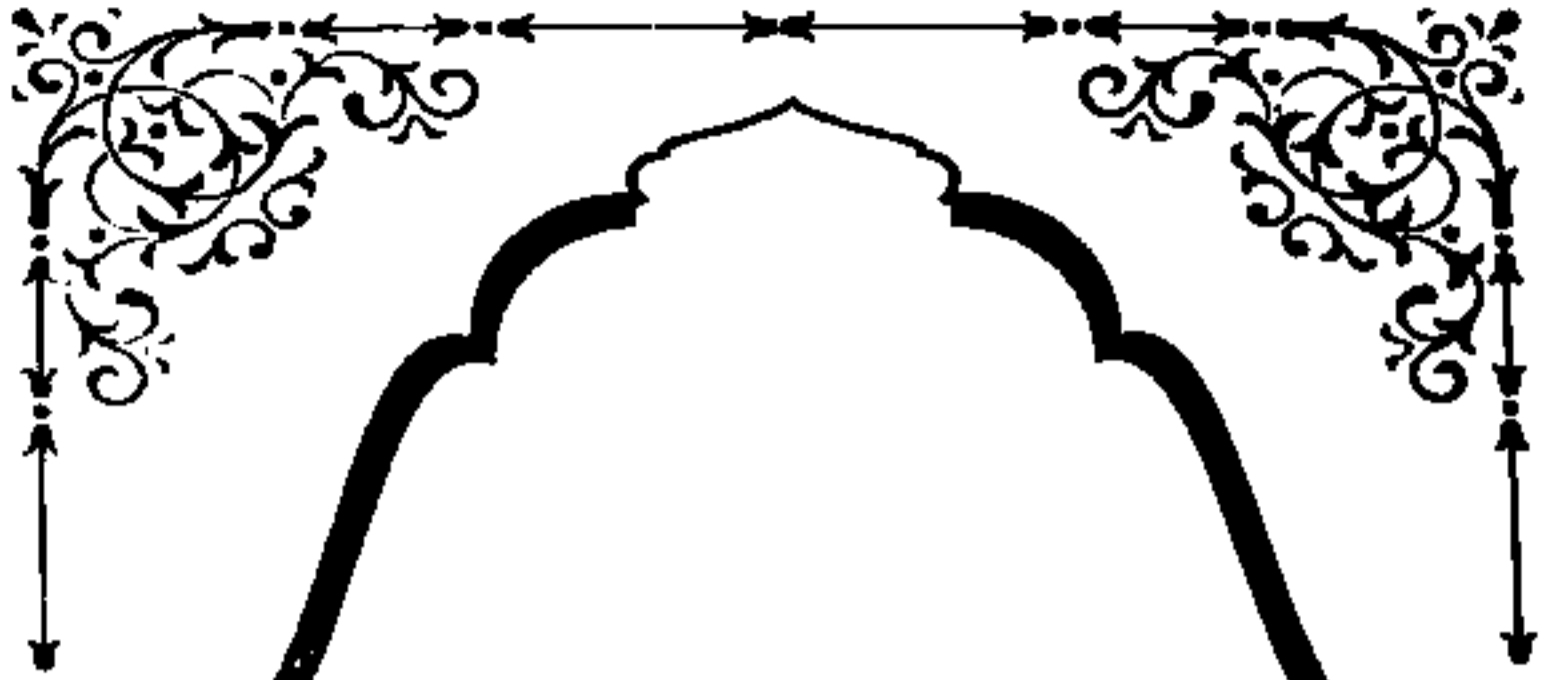
گر عشق نہ بودے و غم عشق نہ بودے چندیں سخن نغز کہ گفجے کہ شنودے

اگر عشق اور عشق کا غم نہ ہوتا تو اتنی اچھی اچھی باتیں کون کہتا اور کون سنتا۔ صاحب عوارف قدس سرہ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اس قول کو کہ ”میرے یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہیں“ بقیہ سکر ہی پر محمول کیا ہے تو ان کی مراد اس قول کا قصور نہیں ہے جیسا کہ وہم ہوتا ہے کہ وہ ان کی عین تعریف ہے بلکہ بیان واقع کیا ہے یعنی اس قسم کی باتوں کا صدور جو کہ مباہات اور افتخار کی خبر دیتی ہیں بغیر بقیہ سکر کے ثابت نہیں کہ صحیح اس میں ایسی باتیں کہنا مشکل ہے۔

مکتوبات امام ربانی کے حوالے سے میں نے ان سب مکتوبات میں عوارف المعارف اور شیخ سحر وردی قدس سرہ کے حوالے سے جن مباحث کا ذکر آیا ہے اس مقالہ میں سمونے کی مقدور بھرسچی کی ہے البتہ وہ مباحث جن میں تکرار ہوا ہے اسے یا تو چھوڑ دیا ہے یا پھر مکتوبات میں ان کا تفصیلی تبصرہ آگیا ہے حضرت مجدد کے نزدیک صاحب العوارف عظیم علماء تصوف سے ہیں ایک صاحب صحوا اور صاحب تمکین جید عالم و عارف ربانی ہیں اور ان کی کتاب کے بارے میں ان کی رائے یہ ہے کہ یہ تصوف اور اس کے علوم کا بیش بہا سرمایہ ہے اور ان کے اشارات، فرمودات اور اسرار طریقت کا بیان سالکان طریقت کے لئے دستور العمل ہے شیخ قدس سرہ اور مجدد ربانی دونوں ہی عبقری شخصیتوں کے حامل ہیں اور شہبازان شریعت و طریقت میں سے ہیں اگر کسی جگہ شیخ قدس سرہ سے اختلاف کیا ہے تو یہ اصولی نہیں بلکہ عبارات حال کی تنقیحات ہیں اور پیدا ہونے والے شبہات اور شکوک کے موثر ازالہ کے لئے ہیں یا پھر تحقیق مزید اور نئے ابواب وصول کی نقاب کشائی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔ ہر علم والے سے بڑھ کر علم والا ہے اور اسرار طریقت وہ قلم ہیں جن کی اتھاہ گہرائیوں تک پہنچنے میں سب کی ہمتیں مختلف ہیں اور انہوں نے جو اولو الوالیہ پیش کئے ہیں ان کی آب و تاب اپنی مثال آپ ہے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی بلندی شریعت و سنت کی اتباع کی وجہ سے اور ائمہ اہل سنت و جماعت کے عقائد و مسالک کی روشنی میں بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کے حوالے سے اس درجہ کمال کو پہنچی ہے جو ہر کسی کا حصہ نہیں مگر اس کا یہ برگز مطلب نہیں کہ دو چیزیں اکابر معاذ اللہ کم درجہ ہیں یہ

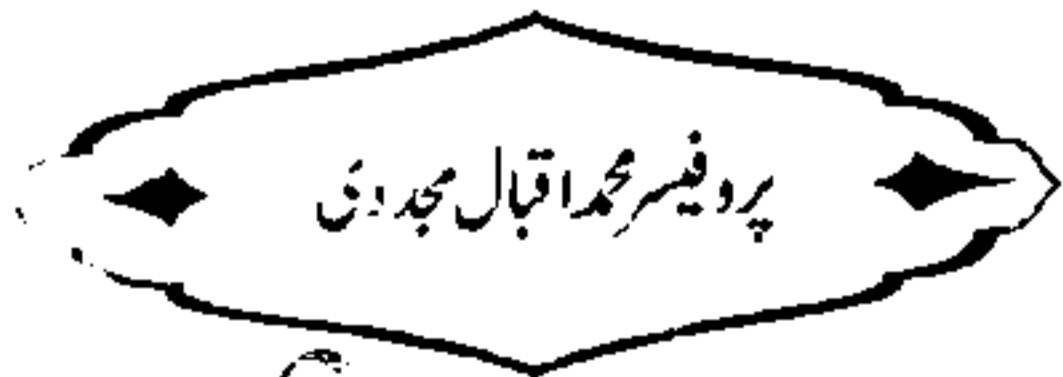
marfat.com

معاملہ فضل و شرف کا ہے و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور حضرت مجدد کا یہ کمال ادب ہے کسی جگہ بھی ان بزرگوں کے کمالات کا انکار نہیں فرماتے اور ان کی عظمتوں کے معترف اور ان کی پاکیزہ کتب سے استفادہ کرتے ہیں دونوں بزرگ طریقت و شریعت کے آفتاب و ماہتاب ہیں اور اختلاف میں عارفانہ موثرگافیاں ہیں جو سالکان کے لئے مشعلِ راہ اور سرمایہ ہدایت ہیں۔



لطائف المدینة

حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے حوالے کا ایک اہم ماخذ



پروفیسر محمد اقبال مجددی

marfat.com

Marfat.com

لطائف المدینة

(حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کا ایک اہم ماخذ)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

سابق صدر شعبہ تاریخ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور

لطائف المدینة حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۰۵-۱۰۷۱ھ /

۱۵۹۲-۱۶۶۱ء) کے حالات پر ہے جو آپ کی زندگی میں (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۷ء) کو آپ

کے صاحبزادہ شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی (۱۰۵۰-۱۱۲۶ھ / ۱۶۳۰-۱۷۱۴ء) نے مدینہ

منورہ میں عربی زبان میں لکھی تھی۔

حضرت خواجہ محمد سعید، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

(۹۷۱-۱۰۳۳ھ / ۱۵۶۳-۱۶۲۳ء) کے فرزند ارجمند تھے۔

جس طرح حضرت مجدد الف ثانی نے اکبر بادشاہ (۹۲۳-۱۰۱۳ھ / ۱۵۵۶-۱۶۰۵ء)

کے دیوبند اور اس کے بعد دین حواریوں کے افکار کے خلاف احیائے دین کی تحریک کا آغاز کیا

تھا اسی طرح آپ کے فرزند ان گرامی حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہما

(ف ۱۰۷۹ھ / ۱۶۶۸ء) نے شاہ جہان بادشاہ کے آخری ایام حیات میں داراشکوہ کے لادینی مکتبہ

فکر کے خلاف اور انگریز عالمگیر کی سیاسی، دینی اور عملی حمایت کی جس کے نتیجے کے طور پر

انگریزوں کو کامیابی اور داراشکوہی حلقہ کے نمایندگان کو شکست فاش ہوئی، تخت نشینی کی یہ جنگ

حاصل ہوئی (داراشکوہ اور اورنگ زیب) کے مابین نہیں تھی بلکہ ایک نظریاتی ٹکراؤ تھا جو

ان عہد میں راسخ العقیدہ علماء، مشائخ و امراء اور "جملہ کل" کے علمبردار داراشکوہی حضرات کے

marfat.com

Marfat.com

درمیان حق و باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔

جیسا کہ ہم نے معاصر ماخذ کی بنیاد پر یہ ثابت کیا ہے کہ اور رنگ زیب عالمگیر باقاعدہ حضرت خواجہ محمد معصوم کا مرید تھا اور منازل سلوک آپ اور آپ کے فرزند ان و خلفاء کی نگرانی میں طے کرتا تھا، حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے چار خلفاء کو صرف اور صرف اور رنگ زیب کی تعلیم و تربیت کے لئے خلافت دی تھی یہ حضرات باری باری اور رنگ زیب کے پاس رہتے اور احیائے دین و ترویج شریعت کے لئے اس کی راہنمائی کرتے تھے۔

ان تمام امور کی تفصیلات ہم نے مقامات معصومی کی پہلی جلد میں دے دی ہیں۔ یہاں کا نتیجہ تھا کہ اور رنگ زیب "ناصر املت" اور "محمی الدین" بن سکا اور اس کی نگرانی میں اسلامی قانون کی بہترین کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب ہو کر دنیائے اسلام سے خراج تحسین حاصل کر سکی۔ شاہ جہان کے بیٹوں کے مابین تخت نشینی کی جنگ (۱۰۶۷-۱۰۶۸ھ) کے ایام میں حضرات مجددیہ حج کے ارادے سے حرمین الشریفین حاضر ہوئے تو ان دیار متبرکہ میں بھی ہمارے حضرات نے محض تقویت دین کے لیے داراشکوہ کے مقابلہ میں اور رنگ زیب کی کامیابی کے لیے دعائیں کیں جو مستجاب ہوئیں اور اور رنگ زیب کامیاب ہوئے۔

عین انہی ایام میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحبزادوں حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے ان دیار میں ہونے والے مکاشفات اور واردات روحانی کو احاطہ تحریر میں لایا گیا، حضرت خواجہ محمد معصوم کے ملفوظات و مکاشفات حرمین کو یواختی الحرمین کے نام سے اور پھر آپ کے عین حیات اس کو فارسی ترجمہ کے ساتھ حسنات الحرمین کے عنوان سے شہرت ہوئی خود حضرت خواجہ نے ان مکاشفات کے

marfat.com

Marfat.com

مطالعہ کی اپنے متوسلین کو ترغیب دی تھی، آپ کے برادر بزرگ حضرت خواجہ محمد سعید کے ملفوظات و مکاشفات حرمین کو آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالاحد و وحدت نے لطائف المدینة کے نام سے عربی میں مرتب کیا۔

اس کے مولف شیخ عبدالاحد و وحدت ایک ذی علم بزرگ تھے جب انہوں نے عربی میں یہ کتاب تالیف کی تو ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی اس کے بعد وہ مسلسل تصنیف و تالیف میں مصروف رہے، ہم نے اس کتاب کے مقدمہ میں ان کی پچاس تالیفات متعارف کروائی ہیں جن میں سے ۲۵ کے خطی نسخے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں اور ۱۲۵ ایسی ہیں جن کے نام صوفیہ کے تذکروں میں ملتے ہیں لیکن ہم تا حال ان سے وجود سے بے خبر ہیں۔

شیخ عبدالاحد و وحدت فارسی اور اردو کے شاعر بھی تھے، آپ نے اپنا فارسی کلام خود جمع کیا تھا جس کے خطی نسخے دنیا کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ دیوان کے علاوہ بھی آپ کے فارسی منظومات ملتے ہیں، فارسی کے علاوہ آپ اردو کے بھی شاعر تھے اور اردو میں گل تخلص کرتے تھے، آپ کی اردو کی ایک نظم بھی دریافت ہو چکی ہے، مشہور شاعر سعد اللہ گلشن آپ ہی کے شاگرد و مرید تھے۔ اردو کے مشہور شاعر ولی دکنی انہی شاہ گلشن کے شاگرد تھے گویا اردو میں شاعری کو رواج دینے والے حضرات بھی حضرت وحدت کے علمی خانوادہ کے اہم افراد تھے، آپ کی اولاد میں بھی شعر و شاعری کی روایت موجود تھی آپ کے صاحبزادے شیخ محمد نقی (ف: ۱۱۲۸ھ)، پوتے نواب اظہر الدین خان کے فرزند انعام اللہ خان یقین (۱۱۶۹ھ/۱۷۵۶ء) اردو کے صاحب دیوان شاعر اور معروف صوفی شاعر حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید (ف: ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کے شاگرد خاص تھے،

marfat.com

Marfat.com

حضرت وحدت کے نبیرے ولی اللہ اشتیاق سہروردی بھی اردو کے شاعر تھے

کتاب لطائف المدینہ پانچ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ جس میں مولف نے اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محمد سعید سہروردی کی سوانح حیات تحریر کی ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ یہ کتاب انہوں نے حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی مرتب کر لی تھی اس لیے اسے ہر اعتبار سے درجہ اول کے ماخذ اور سند صحیح کا درجہ حاصل ہے۔ یہ کتاب مولف نے اہل عرب کے التماس پر تالیف کی تھی، جب یہ ہوئی تھی کہ جب آپ حج کے لئے حرمین الشریفین حاضر ہوئے تو اہل عرب آپ کی روحانیت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ کے فیض یابی کے امیدواروں کا ہر وقت آپ کے گرد اجتماع دیکھ کر اہل عرب نے جب آپ کے احوال دریافت کیے تو ان کی آگہی کے لیے آپ نے یہ کتاب تالیف کی۔

اس کتاب کا ایک ہی خطی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان میں محفوظ ہے اور اب تک کسی دوسرے نسخے کے وجود کا علم نہیں ہے اس لیے ہم نے حوزہ نقشبندیہ کے پروگرام کے تحت اس کا عکس شائع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس کی عملی صورت آپ کے سامنے ہے یعنی یہ کتاب مفید تعلیقات و توضیحات، مفصل مقدمہ اور مختصر اردو ترجمہ سمیت طبع کروادی گئی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے اور اگر اس کے مزید خطی نسخے دریافت ہوئے تو آئندہ ان کے بعد ایک تنقیدی ایڈیشن مرتب کر کے شائع کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

۱۔ لطائف المدینہ حضرت میاں جمیل احمد شرفوری مدظلہ العالی نے حوزہ نقشبندیہ سے ۲۰۰۴ء کو شائع کر دی تھی جسے راقم الحروف نے مرتب کیا تھا۔

marfat.com

Marfat.com



marfat.com

Marfat.com

عمدة الاسلام

(حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی پسند فرمودہ کتاب)

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

شعبہ عربی و علوم اسلامیہ جی سی یو نیورسٹی، لاہور

صوفیہ انسانی معاشرے میں اخلاص پر مبنی علم اور عمل صالح کی روش کے علم بردار ہوتے ہیں۔ اور اسی علم و عمل کی بنیاد پر وہ ایک تہذیب تشکیل دیتے ہیں جس پر اسلامی عقائد کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔ ان کی کاوشیں باطن سے تبدیلی کا عمل شروع کرتی ہیں جو ظاہر پر منتج ہوتی ہیں۔ ظاہر و باطن کی ہم آہنگی پر مبنی اس تہذیب نے بر عظیم کے لوگوں میں انقلاب برپا کیا ایسے ہی زمرہ صالحین کے ایک فرد و حید امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی فکر ہر دور میں انقلاب کی بنیاد رہی ہے۔ کیونکہ یہ فکر نبوت کی رہبری و رہنمائی میں تشکیل پائی تھی اس لیے ہر دور نے اس کے اثرات کو قبول کیا۔

مکتوبات امام ربانی ۲ فکر امام ربانی کے نقوش ہی نہیں انقلاب آفریں کاوشوں کے بنیادی رہنما خطوط بھی ہیں۔ مکتوبات کے کثیر الجہتی موضوعات پر غور کیا

۱۔ آپ کی حیات و خدمات پر ممتنا کام ہوا ہے بہت ہی کم صوفیہ پر ہوا ہے۔ جہاں امام ربانی اور باقیات جہاں امام ربانی کی جلدیں اس کی گواہ ہیں۔ ۲۔ مکتوبات امام ربانی کے تعارف کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، مکتوبات امام ربانی کے مآخذ و تحقیقات، لاہور، ۲۰۰۸ء، باب اول

marfat.com

Marfat.com

جائے تو ان میں بہت ساری کتابوں کے حوالے ان مکتوبات میں ملتے ہیں ان میں فقہ بھی ہے۔ فقہ کا معنی گہری بصیرت اور باریک بینی سے کسی بات کو سمجھنا اور جانتا ہے۔

اصطلاح میں یہ وہ علم ہے جس میں ان شرعی احکام پر بحث کی جاتی ہے جن کا تعلق عمل سے ہے۔ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی فکر میں کتب فقہ کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ اصل موضوع پر گفتگو سے پہلے ضروری ہے کہ حضرت امام ربانی کی اس بنیادی فکر کو سمجھنے کے لیے مکتوبات سے چند اقتباسات بیان کر دیئے جائیں۔

میر عبد اللہ جو کہ میر محمد نعمان کے بیٹے ہیں، ان کو ایک خط میں جوانی کی عمر میں علوم شرعیہ کے حصول کی ترغیب دلائی ہے آپ کے مکتوبات میں ان علوم شرعیہ اور خصوصاً احکامات فقہ کے جاننے کی اہمیت بہت سارے مکتوبات میں بیان ہوئی ہے۔

۱۔ ایضاً: ۴۷، ۵۳، ۵۷

۲۔ اصول فقہ کی تقریباً ۱۶ سے زائد کتب کے حوالہ جات مکتوبات میں ملتے ہیں۔

فقہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریفات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: التغازانی، سعد الدین سہو، الملوح علی
الرحیم، اصح المطابع، کراچی ۱۳۰۰ھ، جلد اول، ص: ۱۹، البحر جانی، علی بن محمد، کتاب التعریفات،
دار کتاب العلمیہ، بیروت، ۱۹۸۳، ص: ۱۶۸، قاضی عیاض، ابوالفضل، مشارق الانوار، دار الفکر بیروت،
۱۹۹۷، جلد ۲، ص: ۲۴۰

۳۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب: ۱۷۹

۴۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب: ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴

کتب فقہ کے مقابلہ میں آپ کسی دوسری کتاب کے مطالعہ کو ترجیح نہ دیتے۔ شیخ نظام تھانسی کی کولکھا: پس باید همچنان کہ در مجلس شریف از کتب تصوف مذکور می شود از کتب فقہیہ نیز مذکور شود و کتب فقہیہ بہ عبارت فارسی بسیارند مثل مجموعہ خانی و عمدة الاسلام و کنز فارسی بلکہ از کتب تصوف اگر مذکور نشود باکی نیست کہ آن بہ احوال تعلق دارد و درقال نمی آید و از کتب فقہی مذکور شدن احتمال ضرر دارد۔

یعنی جس طرح آپ کی مجلس شریف میں کتب تصوف کا ذکر ہوتا رہتا ہے اسی طرح کتب فقہ کا بھی ذکر ہونا چاہیے، اور فقہ کی کتابیں فارسی میں بہت ہیں مثلاً مجموعہ خانی، عمدة الاسلام اور کنز (فارسی) ۲۔ بلکہ اگر کتب تصوف نہ بھی مذکور ہوں تو کچھ خوف نہیں کیونکہ وہ احوال سے تعلق رکھتی ہیں اور تال میں نہیں آتیں۔ اور کتب فقہ کے مذکور نہ ہونے میں ضرر کا احتمال ہے۔

ان اقتباسات کا مشترکہ مضمون علم فقہ کی ضرورت و اہمیت، کتب فقہ کے مطالعہ کی افادیت اور اس علم کی دوسرے علوم پر برتری کو واضح کرتا ہے اس طرح کی تفصیلات آپ نے مکتوبات میں دیگر مقامات پر بھی بیان کی ہیں۔ آپ بعض اوقات لوگوں کو کتب فقہ کا مطالعہ کرنے کی تلقین اور بعض کتب کے نام تجویز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جیسے مجموعہ خانی، عمدة الاسلام، کنز الدقائق (فارسی)، ترغیب الصلوٰۃ؛

۱۔ ایضاً دفتر اول مکتوب: ۲۹

۲۔ کنز الدقائق عربی زبان میں ہے یہاں آپ اس کے فارسی ترجمہ کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

تیسیر الاحکام وغیرہ۔

ان کتب میں عمدة الاسلام شیخ عبدالعزیز (م: ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء) بن حمید الدین دہلوی کا تعارف اس مقالہ میں مقصود ہے۔ عمدة الاسلام ان کتابوں میں سے ہے جس کے مؤلف کے احوال معلوم نہیں۔ کتاب مؤلف کو زندہ رکھتی ہے اگرچہ حالات زندگی دستیاب نہ بھی ہوں۔ آپ کے والد گرامی کے احوال سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ خاندان میں فقہی ذوق موجود تھا، شیخ حمید الدین (م: ۱۳۶۳ھ) نے ہدایہ کی شرح لکھی تھی۔ گویا اس خاندان میں قدرت نے جو فقہی ملکہ رکھا تھا عمدة الاسلام اس کی ظاہری شکل ہے۔ عمدة الاسلام کا پیش نظر نسخہ فارسی زبان میں ۱۹۸۹ء/۱۴۰۹ھ کو ترکی سے شائع ہوا۔ اس کتاب کی وجہ تالیف اور اس کے مآخذ و مراجع کی تفصیلات بیان کرتے

۱۔ شیخ عبدالعزیز کے احوال حیات دستیاب نہیں۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ شباب میں آپ کی وفات مجلس سماع میں ہوئی جب آپ یہ شعر سن رہے تھے۔

جاں بدہ ، جاں بدہ ، جاں بدہ فائدہ گفتن بسیار چوست

جان قربان کر دے، جان قربان کر دے، جان قربان کر دے، زیادہ باتوں سے کیا ملے گا۔ (عبدالحق دہلوی، شیخ، اخبار الاخیار، النور یہ الرضویہ پیشنگ کہنی، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۷۴) شیخ محقق نے آپ کے تین بیٹوں کا ذکر بھی کیا۔

۲۔ آزاد بلگرامی، میر غلام مآثر الکرام، مترجم: شاہ محمد خالد میاں قاضی، دائرۃ المعارف، ۱۹۸۳ء، ص: ۲۵۵، فقیر محمد، حدائق الحنفیہ، مکتبہ حسن سہیل لیبڈا لاہور، ۱۹۸۱ء، ص: ۳۱۸

۳۔ اس مطبوعہ نسخے کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ ”زینت الاسلام“ کے نام سے شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر سراج احمد قادری نے کیا ہے۔ شروع میں ایک مختصر پیش لفظ تحریر کیا ہے اس کتاب کے تعارف پر انہوں نے ایک مضمون لکھا جو ماہنامہ کنز الایمان، دہلی میں اگست ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔

marfat.com

Marfat.com

ہوئے شیخ عبدالعزیز لکھتے ہیں:

می گوید بندہ گناہ کار الراجی رحمة الغفار تراب
 اقدام الحذاق مؤلف این اوراق چون دیدم کہ
 در طلب علوم دینی فاتر گشته اند و آنچه ازان چاره
 ایست در تحصیل آن متکاسل و علمای سلف و
 خلف از ہر نوعی تصنیف کردہ اند و برانواع
 تالیفات رنج بردہ تیسیرا علی الناس لکن بر آنکہ
 لکل جدید لذة فیہا در کتب مصنفہ سلف کہ
 ہر یک بحری است غواہ می میکردم و در
 مجموعات و مؤلفات خلف کہ ہر یک
 بوستانیست طواف می کردم از ہر دریایی دری و از
 ہر بوستانی گلی می چیدم و روز را در سلک خط
 منسلک میگردانیدم و امہات احکام و اشارات و
 رموز مسائل غریبہ و اسئلہ و اجوبہ عجیبہ از مسائل
 واقعات در ابواب عبادات درین صحیفہ کہ عمدہ
 دین است می نوشتم و این مشتمل بر پنج مقدمہ
 است کہ بناء اسلا . است ملقط از ہشناد و یک

کتاب بوجہ اختصار بخاطر پریشان جمع کردم

marfat.com

Marfat.com

و این راعمة الاسلام نام نهادہ شدتا مبتدیانرا حظی
و افر و نصیبی فاخر در ابواب عبادات حاصل آید
و منتھیانرا ملحظ لحظات و تذکرہ واقعات باشد
اسامی کتب از اصول کلام: عمدہ عقیدہ، امالی،
شرح امالی، محصل رازی، معالم رازی، کتاب
العالم و المتعلم، عقیدہ نجاج، بدایہ اصول، اصول
صفار، و از کتب اصول فقہ: منار کشف الاسرار،
اصول سرخسی، مستوفی، مسروق بزودی،
کشف بزودی، از کتب فروع فقہ: قدوری،
منظومہ، متفق، مصفی، ذخیرہ، محیط، فتاوی
ظہیری، فتاویٰ خانی، فتاویٰ نمفی، فتاویٰ
سراجی، فتاویٰ صغری، فتاویٰ کبری، مختار
الفتاویٰ، فتاویٰ عتابی، فتاویٰ تتمہ، فتاویٰ صلوة،
بوادر الفتاویٰ، جامع الکبیر، کنز، وافی کافی،
تحفۃ الفقہ، بدایہ فقہ، ہدایہ، شرح ہدایہ، شاہان
صدر الشریعہ، مکشوف
جو اہر کہ شرح ہدایہ است، شرح طحاوی،
یسابع، المدخل کرخی، جامع الصغیر، خانی، فوائد

جامع الصغير، نصاب الفقه كفايه شعبي، روضه زندقه
 پستی، حیل خصاف، حاشیہ رومی، ازان قدوری،
 فتاوی زاهدی، فتاوی خلاصہ، فتاوی خاصی، نافع،
 منافع، تجنیس رکنی، مجمع البحرین، زلة القاری،
 فروق نیشابوری، خزانه الفقه، ترغیب الصلوٰۃ،
 بوستان فقه، از تفاسیر: تفسیر امام زاهد، تفسیر امام
 محمد عتایی، تفسیر و جیز، تفسیر منیر، از کتب
 احادیث و غیر آن: صحائف، شرعہ، از وصایای امیر
 المؤمنین علی رضی اللہ عنہ، حقائق، عوارف
 المعارف، نوادر ترمذی، مقدمہ صلوٰۃ ابواللیث،
 رشف الادلۃ، مشارق الانوار۔

ان مآخذ و مصادر کی فہرست میں سے اگر کتب فقہ کو ان کے مصنفین کی وفات
 کے مطابق ترتیب دیا جائے تو ایک مختصری ترتیب یوں بنتی ہے۔

(۱) الجامع الکبیر (امام محمد: ۱۸۹ھ)۔ ۲۔

۱۔ عبدالعزیز شیخ عمدۃ الاسلام، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول، ۱۹۸۹ء، ص: ۸۹-۸۰۔

۲۔ پہلے یہ کتاب احیاء المعارف العثمانیہ حیدرآباد سے شائع ہوئی بعد ازاں، ۱۳۹۹ھ میں بیروت

سے شائع ہوئی۔ اس کا شمار ظاہر الروایۃ کی چھ کتابوں میں ہوتا ہے۔
 marfat.com

Marfat.com

- (۲) کافی (محمد بن محمد بن احمد ۳۳۳)۔ ۱۔
- (۳) خزائن الفقہ (ابواللیث نصر السمرقندی م: ۵۲۸۳)۔
- (۴) مبسوط (امام سرخسی ۵۲۸۲)۔ ۲۔
- (۵) قدوری (احمد القدوری م: ۵۲۲۸)۔ ۳۔
- (۶) فتاویٰ الکبریٰ (حسام الدین م: ۵۵۳۶)۔
- (۷) فتاویٰ الصغریٰ (حسان الدین م: ۵۵۳۶)۔ ۴۔
- (۸) تحفۃ الفقہاء (محمد علاء الدین م: ۵۵۴۰)۔ ۵۔
- (۹) خلاصۃ الفتاویٰ (طاہر البخاری م: ۵۵۲۴)۔ ۶۔
- (۱۰) السراجیہ (سراج الدین علی م: ۵۵۶۹)۔
- (۱۱) فتاویٰ العنابیہ (احمد البخاری م: ۵۸۶)۔

۱۔ ”ظاہر روایت“ سے مکرر مسائل حذف کر کے ابو الفضل محمد بن احمد مروزی معروف بہ حاکم شہید نے الکافی فی فرد الحنفیہ ترتیب دی۔

۲۔ المسوط، شمس الائمہ ابو بکر محمد ابن احمد سرخسی کی ”اکافی“ پر مفصل شرح ہے۔ جب صرف مبسوط کہا جائے تو اس سے یہی کتاب مراد ہوتی ہے۔

۳۔ یہ فقہ حنفی میں متفق علیہ متن کی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض اہل علم نے اس کے مسائل کی تعداد بارہ ہزار بتائی ہے۔

۴۔ عمر بن عبدالعزیز، صدر الشہید کے نام سے معروف ہیں۔ الفتاویٰ الکبریٰ اور الفتاویٰ الصغریٰ دونوں آپ کی کتابیں ہیں۔

۵۔ احناف کے کبار فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ خلاصۃ الفتاویٰ کے علاوہ خزائنہ الواقعات بھی آپ کی کتاب ہے۔

۶۔ علاء الدین محمد ابن احمد سمرقندی کی کتاب ہے۔ امام قدوری سے جو مسائل رہ گئے تھے علامہ سمرقندی نے قدوری کے مسائل کو شامل کرتے ہوئے ان مسائل کا اضافہ کیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

- (۱۲) ہدایہ (برہان الدین م: ۵۹۳)۔۱
- (۱۳) فتاویٰ خانسیہ (قاضی خان ۵۵۹۲ھ)۔۲
- (۱۵) ترغیب الصلوٰۃ وتیسیر الاحکام (محمد بن احمد م: ۶۳۲ھ)۔۳
- (۱۶) مجمع البحرین (احمد بن الساعاتی م: ۶۹۳ھ)۔۴
- (۱۷) کنز الدقائق۔۵

اس فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ دوسری صدی ہجری سے لے کر ساتویں صدی ہجری تک کے تمام معروف مآخذ سے استفادہ کیا اور ان کو نہایت خوبصورتی سے بطور حوالہ استعمال کیا ہے۔

- ۱۔ علی بن عثمان بن محمد القرعانی کی کتاب "الفتاویٰ السراجیہ" مراد ہے۔
- ۲۔ ابوالحسن مرغینانی کی معروف کتاب ہے۔ جو بدلیہ المبتدی کی شرح ہے۔
- ۳۔ فخر الدین اوزجدی کی معروف کتاب ہے۔ مؤلف کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں مشائخ کے ایک سے زیادہ اقوال ہوں تو جو قول ان کے نزدیک راجح ہوتا ہے اس کو پہلے نقل کرتے ہیں۔
- ۴۔ محمد بن احمد زاہد البونی کی کتاب ہے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی مطالعہ کے لیے تجویز کردہ کتب میں یہ بھی شامل ہے۔

- ۵۔ مظفر الدین احمد، جو ابن الساعاتی کے نام سے معروف ہیں کی کتاب ہے فقہ حنفی کے متون اربعہ میں سے چوتھی کتاب ہے۔ فقہ حنفی کے متون اربعہ میں شامل باقی تین کتب یہ ہیں
- ۱۔ المختصر (امام قدوری) ۲۔ وقایہ الروایہ (برہان الشریعہ محمود بن احمد) ۳۔ اللغات (ابوالفضل محمد الدین عبداللہ ابن محمود موصلی)

marfat.com

Marfat.com

کتاب کے مندرجات کا تذکرہ ::

مقدمہ اول سے قبل مؤلف نے اس بات کی وضاحت کی کہ ”اول چیز کی بر بندہ واجبست پیش از جملہ فریضہ ہا پس از بلوغ شناختن خدای آست کہ بدانی کہ بچوں و بچگونہ است کہ بالغ ہونے کے بعد بتدنیے پر سارے فرائض سے قبل معرفت الہی لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جانے وہ بے چوں و چگونہ ہے بعد ازاں ”مقدمہ اول در ایمان و کفر“ تحریر فرمایا اور ذیلی فصل میں علم توحید کی تفصیلات بیان کیں۔ مقدمہ اول تقریباً ۱۷ صفحات (۲-۱۸) پر مشتمل ہے۔

مقدمہ دوم نماز کے مسائل پر مشتمل ہے۔ ابتداء میں نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پھر مسائل نماز درج ذیل فصول میں بیان کئے۔

- (i) کتاب الطہارۃ، اس کی ذیلی فصلوں میں نواقض وضوء، غسل، تیمم، شامل ہیں۔
- (ii) طہارت چونکہ شرط اول تھی اس لئے اس کی تفصیلات کے بعد فصل دوم سے ششم تک، لباس اور جگہ کے پاک ہونے، ستر عورت، قبلہ رو ہونا اور نیت کا بیان ہے۔
- (iii) حیض و نفاس کے مسائل علیحدہ فصل میں ”نوع ششم در طہارت از حیض و نفاس“ کے عنوان سے بیان کیے۔
- (iv) اوقات صلوٰۃ کی فصل

۱۔ عمدۃ الاسلام ص: ۲

۲۔ ایضاً

- (v) باب الاذان
- (vi) باب صفة الصلوة
- (vii) واجبات صلوٰۃ کی فصل
- (viii) سنن صلوٰۃ کی فصل
- (ix) جن امور سے نماز قاسد ہوتی ہے یا مکروہ ہوتی ہے ان کو علیحدہ علیحدہ فصل میں بیان کیا۔
- (x) نماز باجماعت کی فصل
- (xi) نماز کے اوقات مکروہ
- (xii) سجدہ تلاوت کے مسائل
- (xiii) مسافر کی نماز
- (xiv) نماز جمعہ
- (xv) نماز عید
- (xvi) سورج گرہن کی نماز
- (xvii) نماز استسقاء
- (xviii) نماز جنازہ

دوسرے مقدمہ میں کتاب الصوم ہے مگر اس پر ”مقدمہ دوم“ درج نہیں ہے۔
روزہ سے متعلقہ مائل کو صرف ۳ صفحات (۵۷-۶۰) میں بیان کیا ہے۔

کتاب الزکوٰۃ پر بھی مقدمہ کا عنوان قائم نہیں کیا۔ اس کی ذیلی فصلوں میں

marfat.com

درج ذیل امور پر بحث کی گئی ہے۔

(i) صدقہ فطر

(ii) قربانی

کتاب الحج بھی مقدمہ کے عنوان سے خالی ہے۔ اس میں فرائض حج اور واجبات حج کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ پانچواں مقدمہ متفرقہ مسائل کے بیان میں ہے، اس میں عام اور متعلم کے مسائل بیان کئے ہیں۔ آخر میں ماخذ و مراجع کی فہرست دی گئی ہے۔

عمدة الاسلام کا اسلوب:

مصنف کے اسلوب کو درج ذیل نکات سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(۱) آیات قرآنیہ و احادیث سے استشہاد

مصنف نے ہر موضوع سے متعلقہ آیات و احادیث کو درج کیا اور ان سے اپنے ذوق کے مطابق معانی و مطالب کا استخراج کیا۔ مثلاً طلب العلم فریضة علی کل مسلمہ میں علم سے مراد کے بارے میں منقول اقوال سے جس قول کا انتخاب کیا وہ یہ ہے۔

مراد ازین علم توحیدست بیک قول۔

کتاب الصواع کا آغاز اس طرح کیا:

بدان وفقك الله على الطاعات كه يك ماه روزه داشن فرض
است بر همه مسلمانان از مردان و زنان و آن رمضانست قال الله تعالى
يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم
(۲۷) توبوا الى الله جميعا نقل کرنے کے بعد لکھا: توبہ کنید از گناہ
بخدای باز گردید و الامر للوجوب۔

(۲) حوالہ جات کا اہتمام

مؤلف نے ہر عبارتِ حکمِ مسئلہ کا ذکر حوالہ سے کیا ہے اور یہ اسلوب پوری
کتاب میں نظر آتا ہے۔ حوالہ کے لیے عموماً کتاب کا نام ذکر کرتے ہیں اور اس کے لیے
درکشف الاسرار آورده است ۲ درکنز آورده است ۳ کا جملہ استعمال کرتے ہیں۔

(۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ترجیح

یہ کتاب فقہ حنفی کی نمائندگی کرتی ہے۔ فقہ حنفی میں بہت سے مسائل میں فتویٰ
صاحبین کے قول پر ہے۔ مؤلف عمدۃ الاسلام نے بعض مواقع پر اس بات کی وضاحت کی
کہ اس مسئلہ میں مفتی بہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اعتقادی حوالہ سے صحابہ کی
فضیلت اور موزوں پر سح کی بات کرتے ہوئے مؤلف لکھتے ہیں: از امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
پرسیدند از مذہب سنت و جماعت جواب گفت:

۱۔ البقرة: ۱۸۳ / عمدۃ الاسلام ص: ۵۷

۲۔ ایضاً ص: ۷۴

۳۔ ایضاً ص: ۳

۴۔ ایضاً ص: ۴۷

marfat.com

Marfat.com

أَنْ تَفْضِلَ الشَّيْخِينَ وَتُحِبَّ النَّخْتِينَ وَتَرَى الْمَسْحَ عَلَى النَّخْفَيْنِ ۚ
مغرب کی نماز کے وقت کا ذکر کرتے ہوئے بھی اس طرح حوالہ دیا اور کنز آوردہ است
کہ فتویٰ بر قول امام اعظم است ۲۔ اسی طرح کتاب الزکوٰۃ (ص: ۶۲) ملاحظہ فرمائیں۔
شعروں کا استعمال

فقہی اسلوب بیاں خشکی کا حامل ہوتا ہے مگر عمدۃ الاسلام میں متعدد مقامات پر
اشعار درج کر کے ادبی انداز کی کوشش کی گئی ہے۔

۳	واشترطا للعادة الاعادة	ومرة تكفي لنقل العادة
۴	ولا يصلون سوى الفوائت	ولا يكلمون حال الخطبة
۵	ولا الزبيبي ولا التمري	لا يشرب المثلث القوي
۶	لدجال شقي ذي خبال	وعيسى سوف ياتي ثم يتوي
۷	ولكن ليس يرضى بالمحال	مريد الخير و الشر القبيح
۸	بصر عن دين حق ذا انسلال	ومن ينو ارتدادا بعد دهر

(۱) عادت کی تبدیلی کے لیے ایک مرتبہ (خلاف عادت) کام واقع ہونا کافی ہوتا
ہے البتہ عادت کے لیے اس کام کی تکرار شرط ہے۔

۱۔ عمدۃ الاسلام ص: ۱۴ ۲۔ ایضاً ص: ۳۵ ۳۔ ایضاً ص: ۳۳ ۴۔ ایضاً ص: ۵۲

۵۔ ایضاً ص: ۷۳ ۶۔ ایضاً ص: ۱۳ ۷۔ ایضاً ص: ۱۴ ۸۔ ایضاً ص: ۱۷

- (۲) دورانِ خطبہ کوئی بات نہیں کرتے نہ ہی نماز پڑھتے ہیں سوائے قضا نماز کے۔
- (۳) نہیں پیتے تین چیزوں سے مرکب شراب جو اثر میں بہت قوی ہوتی ہے نہ ہی انگور کی شراب اور نہ ہی چھوہارے کی (یعنی سب حرام ہیں)
- (۴) اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نزول فرمائیں گے بد بخت شیطان و جال (کو ہلاک کرنے) کے لیے۔
- (۵) خیر اور شر سب اللہ کی مشیت اور ارادہ ہی سے ہوتے ہیں لیکن شرور میں اللہ کی رضا (خوشنودی) نہیں ہوتی (جبکہ خیر میں اس کی رضا مندی بھی ہوتی ہے)
- (۶) جس نے نیت کر لی ایک مدت بعد دین سے پھر جانے کی وہ (اسی وقت سے) دین حق سے پھر گیا۔

زبان:

یہ کتاب فارسی زبان میں لکھی گئی آیات، احادیث، اشعار اور بعض اقوال عربی میں نقل کئے گئے ہیں جس سے ادبی حسن پیدا ہوا اور نہایت آسان ہے جسے کہ عام پڑھا لکھا آدمی بھی با آسانی سمجھ سکتا ہے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے پسند فرمانے کی وجوہ

مکتوبات امام ربانی کے اقتباسات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کتب فقہ کے مطالعہ کی تلقین فرماتے اور بعض اوقات کسی کتاب کا نام بھی تجویز کرتے۔ عمدۃ الاسلام کو آپ نے پسند فرمایا اور اس کے مطالعہ کی ترغیب دلائی۔ اس

marfat.com

Marfat.com

کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے آپ کے پسند فرمانے کی درجہ ذیل وجوہ ہو سکتی ہیں:

(۱) کتاب کی زبان فارسی ہے اور برصغیر کی مروجہ زبان فارسی تھی اس وجہ سے عامۃ الناس کے لیے اس کتاب کا مطالعہ آپ نے تجویز فرمایا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فکری طور پر آپ قومی اور عوامی زبان میں مذہبی لٹریچر کی ترویج و اشاعت کے قائل تھے کیوں کہ قومی زبان کا محاورہ عامۃ الناس کے لیے آسان ہوتا ہے۔ اس میں ہمارے لیے بھی یہ پیغام ہے کہ قومی اور عوامی زبان کو دین فہمی کا ذریعہ بنایا جائے۔

(۲) یہ فقہ حنفی کے مطابق مسائل کا حل بتاتی ہے برصغیر کے مسلمان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد رہے ہیں۔ اس لیے بھی اس کتاب کا مطالعہ آپ تجویز فرماتے ہیں۔

(۳) مسائل انتہائی عام فہم انداز سے، باحوالہ، بیان کئے گئے ہیں اس لیے آپ نے اس کتاب کو پسند فرمایا اور عامۃ الناس کے مطالعہ کے لیے تجویز فرمایا۔

مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا اس کتاب کے حوالہ سے طرز عمل، علماء و صوفیہ اور اشاعتی اداروں کی ذمہ داری بتاتا ہے کہ وہ علمی و تحقیقی کتب کے علاوہ عام فہم اور سادہ انداز میں لکھی ہوئی کتب فقہ اور دیگر بھی شائع کریں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
اور اصلاح باطن و تزکیہ نفس
مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں

ڈاکٹر حافظ محمد سجاد

marfat.com

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور اصلاح باطن و تزکیہ نفس (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)

ڈاکٹر حافظ محمد سجاد

اسٹنٹ پروفیسر

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

تخلیق انسانیت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی اور روحانی ضروریات کا بھی اہتمام کیا ہے۔ انسان کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے یہ کائنات اور اس کی تمام اشیاء کو انسانوں کے لئے مسخر کر دیا۔ جبکہ روحانی ضروریات کی تکمیل کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ تمام انبیاء و رسل لوگوں کو ہدایت و راہنمائی کرتے رہے۔ لوگوں کو شرک و بت پرستی سے بچاتے رہے، انبیاء کرام نے جہاں تعلیم ربانی کا فریضہ سرانجام دیا وہاں تزکیہ نفس اور اصلاح باطن بھی ان کے فرائض نبوت میں شامل تھا۔ تمام انبیاء کرام معلم اخلاق بھی تھے۔ انبیاء کرام کے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کی تعلیمات اور ہدایت کی تکمیل کا فریضہ دے کر مبعوث فرمایا۔ آپ کی بعثت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا فرمائی اس میں بھی آپ کے فرائض نبوت کا تذکرہ ہے۔ ارشاد الہی ہے۔

اے ہمارے رب تو انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کو تیری

marfat.com

Marfat.com

آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور

ان کا تزکیہ کرے۔

جبکہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے چار فرائض نبوت کا تذکرہ یوں

فرمایا ہے۔

چنانچہ ہم نے تم میں ایک رسول تمہی میں سے بھیجا جو تم کو ہماری

آیتیں سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے۔

تزکیہ ہر شخص کی فلاح کے لئے ہے۔ انسانی معاشرہ کو برائیوں سے پاک

کرنے، فرد کی ذات کی تعمیر اور اس کی شخصیت کی تشکیل کے لئے تزکیہ نفوس ضروری ہے۔

آقائے دو جہان، رسول کریم ﷺ نے تلاوت آیات، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کے

ساتھ ساتھ تزکیہ نفوس بھی فرمایا۔

ایمان و ایقان کی پختگی کا دار و مدار عقائد کی پختگی، عبادات اور اعمال صالحہ کے

تسلل و استحکام پر ہے، ایمان و ایقان کی زینت اور حسن، اخلاق حسنہ، حسن معاملات،

اور متوازن شخصیت پر ہے۔ کسی بھی انسان کی شخصیت اُس وقت متوازن ہوگی۔ جب وہ

نفس پر قابو رکھے، اصلاح باطن کے لئے کوشاں رہے۔ اخلاق حسنہ سے متصف ہو جائے

اور رذائل اخلاق سے پاک ہو۔ یہی وہ صفات عالیہ ہیں جن سے آراستہ انسان اپنی منزل مقصود کو پالیتا ہے۔ ارشاد الہی ہے:

اور جو کوئی اپنے رب کے مقام و مرتبے کے خوف سے ڈرا اور جس

نے اپنے خواہشات پر قابو پایا، اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

ختم نبوت کے دینی و تہذیبی اثرات کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

آقائے دو جہاں کے پیغام و تعلیمات کی ابدیت اور عالمگیریت کو اپنے نیک بندوں کے

ذریعے انسانیت تک پہنچایا، اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں اور مجددین نے اللہ تعالیٰ کی

تعلیمات اور اسوۂ نبی کریم ﷺ کو اپناتے ہوئے جہاں تلاوت آیات، تعلیم کتاب اور

تعلیم حکمت کا فریضہ سرانجام دیا وہاں وہ لوگوں کے ظاہر اور ان کے نفوس کی بھی اح

فرماتے رہے۔ ایسے ہی نفوس قدسیہ میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی

ہیں جو برصغیر میں پیدا ہوئے۔

دسویں صدی ہجری میں برصغیر کی ملت اسلامیہ مختلف خرافات و بدعات میں

جبتلا ہو چکی تھی، دینی عقائد و نظریات کمزور ہو چکے تھے، روحانی اور معاشرتی سطح پر بنام

پیدا ہو چکا تھا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ پر کرم فرمایا۔ حضرت مجدد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں ایک ایسی ہستی کو پیدا فرمایا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین اور پیغمبر اسلام ﷺ کے پیغام کو پیش فرما کر اس دین کی تجدید فرمائی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تربیت و اصلاح کا نبوی منہج و اسلوب اختیار کیا۔

آپ نے جہاں ملت اسلامیہ کی اجتماعی بہتری کی طرف توجہ دی وہاں انفرادی اصلاح کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ آپ بیک وقت ایک عالم دین، مجتہد اور صوفی تھے۔ آپ انسانی نفس اور اس کے تمام قوتوں، جبلتوں، عواطف، محرکات و ادراکات کی بصیرت رکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے انسانوں کی باطنی اصلاح کے لئے ہدایات دیں، مکتوبات امام ربانی میں ایسے اشارات و لطائف بکثرت ہیں۔ جن میں نفسی آلائشوں کو پاک کرنے، باطن کی اصلاح اور اخلاق کی تعمیر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ اعمالِ سینہ سے اجتناب، رذائلِ اخلاق سے دوری کی تلقین کی گئی ہے۔

راہِ حق کے سالکوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ بخل، حسد، تکبر، غیبت، کینہ، کذب، طمع و حرص، بد عادتوں اور بری خصلتوں سے آلودہ اور عادی ہونے سے بچیں، تاکہ ان پر فیضِ رحمانی کا نزول اور عنایاتِ ربانی کا ظہور ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ سلفِ صالحین نے رذائلِ اخلاق سے نفس کا تزکیہ نہایت ضروری سمجھ کر صرف رضاءِ الہی حاصل کرنے کے لئے ان کو اپنے قلب سے دور کرتے رہنے کی تلقین کی ہے۔

انسانی جسم میں قلب مرکزی مقام رکھتا ہے۔ قرآن حکیم میں بہت سے قوی کے

marfat.com

Marfat.com

مجموعہ کو قلب کہا گیا ہے۔ قلب فہم و ہدایت کا مرکز بھی اور بصیرت و ہدایت کا سرچشمہ بھی قرآن مجید میں قلب کی کئی کیفیتوں مثلاً قلب سلیم، قلب نسیب، قلب مریض کا ذکر کیا گیا ہے۔ رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

انسان کے جسم میں خون کا ایک ٹوکھڑا ہے۔ جب یہ صحیح ہوتا ہے تو

پورا جسم صحیح و تندرست ہوتا ہے اور جب اس میں فساد ہوتا ہے تو

سارا جسم فساد میں مبتلا ہو جاتا ہے یا درکھو یہ قلب ہے۔

قلب کی اصلاح پر ہر سالک اور صوفی نے توجہ دی۔ امام ربانی حضرت

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

کام کا مدار دل پر ہے۔ اگر دل حق تعالیٰ کے غیر کے ساتھ

گرفتا رہے تو خراب و ابتر ہے، محض ظاہری اعمال اور رسمی عبادات

سے مقصد حاصل نہیں ہو سکتا سوائے حق کی طرف توجہ کرنے

کے، دل کو سلامت رکھنا اور اعمال صالحہ جو بدن سے تعلق رکھتے

ہیں اور شریعت نے جن کے بجالانے کے لئے حکم دیا ہے وہوں

درکار ہیں۔ بدنی اعمال صالحہ کی بجا آوری کے بغیر دل کی

سلامتی کا دعویٰ کرنا باطل ہے۔ جس طرح اس جہان میں بدن کے بغیر روح کا ہونا متصور نہیں ہے اسی طرح دل کے احوال بدنی اعمال صالحہ کے بغیر محال ہیں۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے سیر و سلوک اور تصوف کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ اس سے باطنی آفات اور قلبی امراض دور ہوتے ہیں۔ آپ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

پس سیر و سلوک اور تزکیہ نفس، تصفیہ قلب سے مقصود یہ ہے کہ باطنی آفات اور دلی امراض جن کی نسبت آیہ کریمہ فی قلوبہم میں اشارہ کیا گیا ہے۔ دور ہو جائیں تاکہ ایمان کی حقیقت حاصل ہو جائے، اور ان امراض و آفات کے باوجود اگر ایمان ہے تو وہ صرف ظاہری اور رکمی طور پر ہے۔

نفس کی تین حالتیں

انسان طاعات و ریاضات اور مجاہدہ و زہد کے ذریعے جب نفس کو مغلوب کرنا چاہتا ہے تو نفس مقاومت کرتا ہے اور نفس کی تین حالتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب: ۳۹ ۲۔ ایضاً، مکتوب: ۳۶

۱۔ اگر نفس نے شان اطاعت پیدا کر لی اور فرمانبردار ہو گیا تو اسے نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔
 ۲۔ اور اگر نفس کبھی غالب اور کبھی مغلوب رہے یعنی مطیع اور مطاع دونوں حالتیں اختیار کر لے تو اسے نفس لوامہ کہتے ہیں۔ اس مرتبہ میں نفس افعال شنیعہ سے نادم بھی ہوتا ہے اور اپنے کو ملامت بھی کرتا ہے۔

۳۔ اگر نفس پوری طرح سرکش ہے اور مغلوب و مطیع ہونے کی بجائے غالب اور مطاع ہی رہے۔ بدی کی راہیں بتلاتا رہے تو اسے نفس لتارہ بالشوء کہتے ہیں۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

انسان کو اپنے نفس سے محبت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سی خواہشات کی کثرت مثلاً مال و اولاد، سرداری، تعریف اور لوگوں کے نزدیک شان کی بلندی وغیرہ کے ساتھ اس کی محبت کا تعلق ہے تو اس صورت میں بھی اس کا محبوب ایک ہی چیز ہے اور وہ اس کا اپنا نفس ہے۔ اور ان سب چیزوں کو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے نہ کہ ان چیزوں کی ذات کے لئے، پس جب اس کے اپنے نفس کی محبت زائل ہو جائے تو ان تمام چیزوں کی محبت میں سمیعیت کی وجہ سے زائل ہو جائے گی۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ بندہ اور حق تعالیٰ کے درمیان حجاب بندہ کا اپنا نفس ہی ہے نہ کہ

marfat.com

Marfat.com

جہاں۔۔۔۔۔ لہذا جب تک بندہ اپنے نفس کی مراد سے خالی نہ ہو
جائے حق تعالیٰ اس کی مراد نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حق تعالیٰ کی محبت
اس کے دل میں آسکتی ہے۔

حب جاہ کا مقصد یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے دلوں پر قبضہ کرنا چاہے اور خواہش
کرے کہ لوگوں کے دل میرے مطیع ہو جائیں، لوگ میری تعریف کیا کریں، میری حاجت
کے پورا کرنے میں پیش پیش رہیں۔ حب جاہ پیدا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عموماً آدمی
کو اپنی بڑائی اور عزت کی باطنی خواہشیں ہوا کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ عزت و شان اور یکتائی
سوائے ذات واجب الوجود کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ تمام مخلوق اسی کی محتاج ہے۔ جو
بندہ حب جاہ کی بنا میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ بویا حق تعالیٰ کا مقابل ہونا چاہتا ہے۔
حضرت مجدد فرماتے ہیں:

میرے مخدوم و مکارم، نفس امارہ حب جاہ و ریاست پر پیدا کیا
گیا ہے۔ اور اس کا مقصود اور اس کی تمام تر خواہش اپنے ہم
عصروں پر بلندی حاصل کرنا ہے اور وہ بالذات اس بات کا
خواہاں ہے کہ تمام مخلوق اسی کی محتاج اور اس کے امر و نہی کے تابع ہو

جائے اور وہ خود کسی کا محتاج و محکوم نہ ہو، اس کا یہ دعویٰ خدائے بے مثل کے ساتھ الوہیت و شریکت کا ہے۔ بلکہ وہ بے سعادت شرکت پر بھی راضی نہیں ہے چاہتا ہے کہ صرف وہی حاکم ہو اور سب اس کے محکوم ہوں۔ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ عَادَہٗ نَفْسِکَ فَاِنَّهَا اَنْتَصَبَتْ بِمَعَادَاتِیْ یعنی اپنے نفس کو دشمن رکھو کیونکہ وہ میری دشمنی میں کھڑا ہے۔ پس نفس کی مرادوں یعنی جاہ و ریاست و بلندی و تکبر وغیرہ کے حاصل کرنے کے ذریعہ نفس کی تربیت کرنا حقیقت میں اس کو خدائے تعالیٰ کی دشمنی میں مدد اور تقویت دینا ہے۔ الغرض جب تک نفس کا تزکیہ نہ ہو جائے اور سرداری کے مانچو لیا کی خباثت سے پاک نہ ہو جائے۔ اس وقت تک نجات محال ہے۔ اس مرض کے دور کرنے کی فکر ضروری ہے تاکہ ہمیشہ کی موت تک نہ پہنچائے۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ جو انفسی و آفاقی معبودوں کی نفی کے لیے وضع کیا گیا ہے نفس کے تزکیہ و صفائی کے لئے بہت ہی فائدہ مند اور مناسب ہے۔ طریقت کے کاہرین نے تزکیہ نفس کے لئے اسی کلمہ کو اختیار کیا ہے۔

آپ نے اپنے ایک مکتوب بنام عبدالرحیم خان میں یہ لکھا کہ:

”جان لے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ پس افسوس اس شخص پر جس نے اس میں نہ بویا اور اپنی استعداد کی زمین کو بے کار رہنے دیا۔ اور اپنے اعمال کے بیج کو ضائع کر دیا۔ اور جانتا چاہیے کہ زمین کا ضائع اور بے کار کرنا دو طریق پر ہے۔ ایک یہ کہ اس میں کچھ نہ بوئے اور دوسرا یہ کہ اس میں ناپاک اور خراب بیج ڈالے۔ اور پہلی قسم کی نسبت دوسری قسم اضاعت میں بہت ضرر اور زیادہ فساد ہے۔ جیسے کہ پوشیدہ نہیں ہے اور بیج کا خبیث و ناپاک ہونا، اس طرح پر ہے کہ ناقص سالک سے طریقہ اخذ کرے اور اس کے مسلک پر چلنے لگے۔ کیونکہ ناقص حرص و ہوا کے تابع ہوتا ہے اور جو حرص و ہوا کے تابع ہوتا ہے اس کی کچھ تاثیر نہیں ہوتی۔ اور اگر بالفرض تاثیر ہو بھی تو وہ اس کی حرص و ہوا کو ہی زیادہ کرے گی پس اس کا نتیجہ تاریکی پر تاریکی ہے۔“

۱۔ مکتوبات امام رہ تالی، دفتر اول، مکتوب: ۲۳

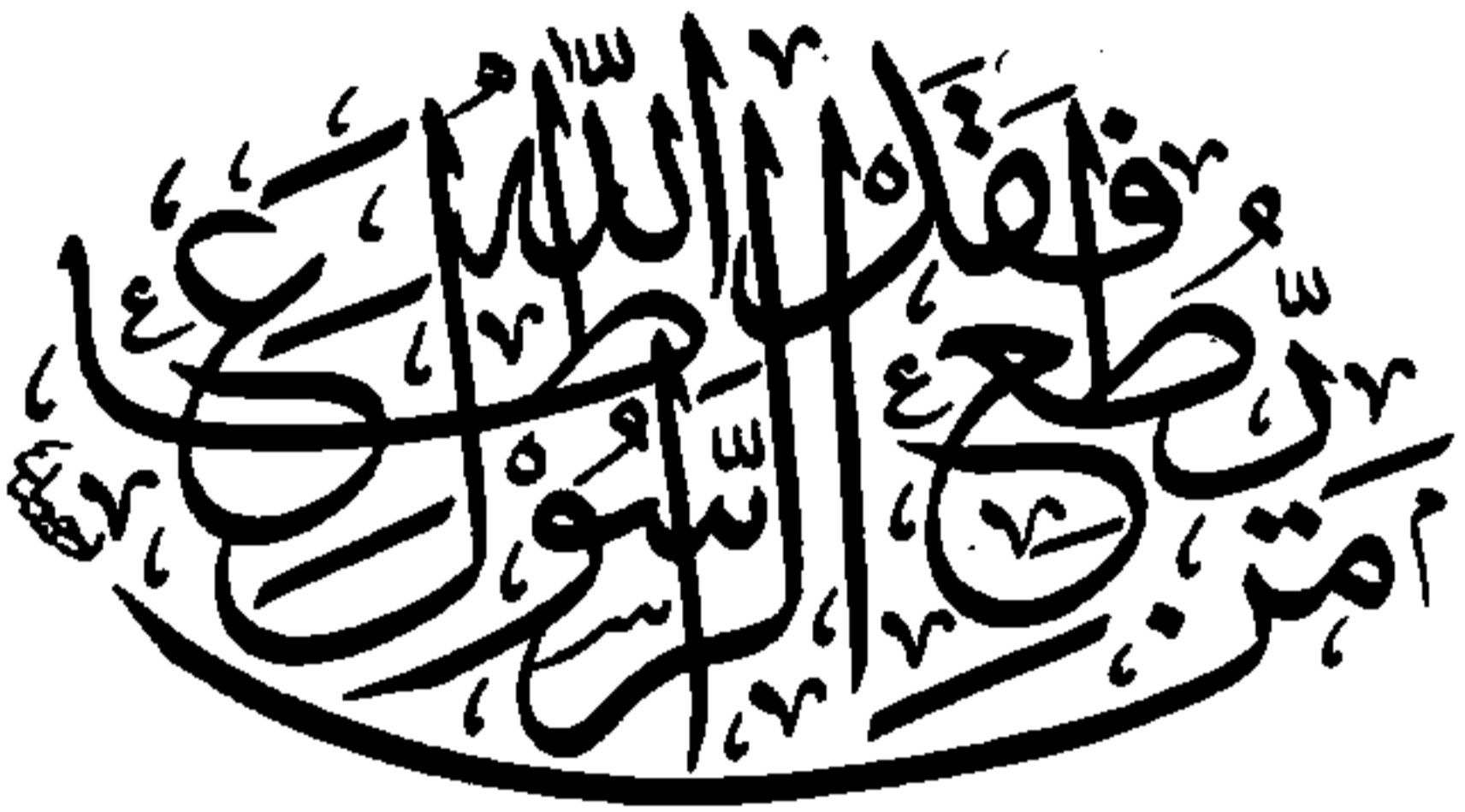
marfat.com

Marfat.com

مکاتیب کے ان اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کے لیے رہنمائی قرآن و سنت سے حاصل کی۔ آپ کا اصلاح باطن کا منہاج اسوہ حسنہ سے مستفید ہے۔

marfat.com

Marfat.com

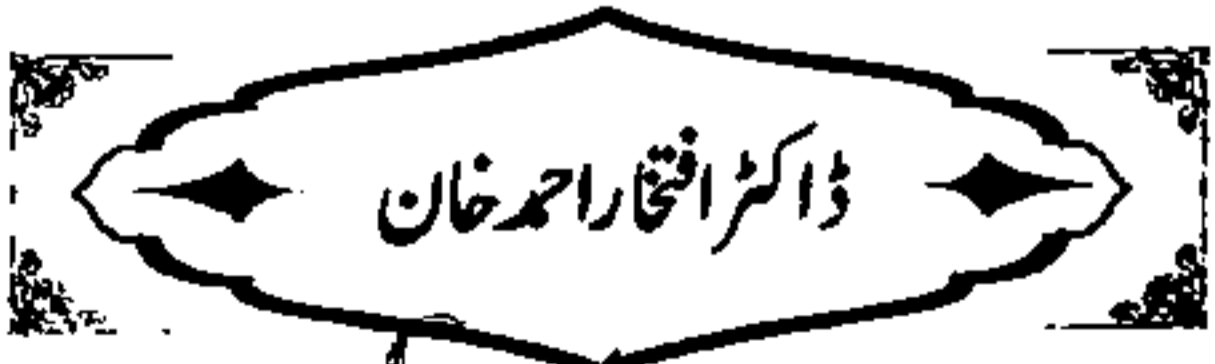


marfat.com

Marfat.com



اثبات النبوة کے ادبی محاسن



ڈاکٹر افتخار احمد خان

marfat.com

Marfat.com

اثبات النبوة کے ادبی محاسن

ڈاکٹر افتخار احمد خان

شعبہ عربی جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

اس مقالہ کو درج ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ اثبات النبوة کا تعارف اور سبب تالیف

۲۔ اثبات النبوة کا منہجی مطالعہ

۳۔ اثبات النبوة کے ادبی و فنی محاسن

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نہ صرف مصلح، بلکہ دور اندیش مدبر اور طبیب بھی تھے

آپ نے وقت کے سنگین فتنوں کے سدباب اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے حالات کا بغور

مطالعہ کیا، دیکھا، سمجھا اور معلوم کیا کہ اصل مرض ہے کیا؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ اور

جڑیں کہاں کہاں ہیں؟ اس مقصد و غرض کے لئے اکبر کے درباریوں، مداحین

اور خوشامدیوں کو قریب سے دیکھا اور معلوم کر لیا کہ:

۱۔ اس مرض کا اصل سبب انکار نبوت ہے جو توہین رسالت اور

گستاخی رسول اللہ ﷺ کا ہولناک رنگ لیے ہوئے ہے۔

۲۔ دوسرا سبب و خطرہ یہ احمقانہ خیال و تصور تھا کہ شریعت

اسلامیہ نے رسول عربی ﷺ کی سیادت و قیادت میں ایک

ہزار سال پورا کر لیا ہے، اب اگلا ہزارہ اہل عجم کا ہے جسے اکبر

نے دین الہی کی شکل میں اپنے لئے مختص کر لیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۳۔ تیسرا اور سب سے زیادہ مہلک اور خطرناک سبب متحدہ

قومیت کا اکبری تصور ہے۔

مذکورہ اسباب و امراض میں سے اہم ترین مسئلہ انکار نبوت ہے اسی فتنہ کی بیخ کنی اور سدباب کے لئے آپ نے رسالہ ”اثبات النبوة فی تحقیق النبوة“ تحریر فرمایا۔ جو آپ کے قلم کا شاہکار بے نظیر ہے یہ مختصر سا رسالہ چوالیس (۴۴) صفحات پر مشتمل ہے جو کہ ایک مقدمہ اور دو مقالوں پر محیط ہے۔ مقدمہ میں دو بحثیں ہیں ایک نبوت کے معنی کی تحقیق جبکہ دوسری بحث معجزہ کے بیان کے متعلق ہے۔

پہلا مقالہ اس میں دو مسلک ہیں پہلا مسلک (ا) منکرین کے اعتراضات بعثت اور شریعتوں کی حکمت پر مبنی ہے جبکہ دوسرا مسلک (ب) خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت کے اثبات میں ہے جس میں درج ذیل نکات مذکور ہیں:

(ا) اثبات النبوة کی صورتیں (ب) اعجاز القرآن کی صورتیں (ج) قرآن کریم کے اعجاز میں قدح کرنے والوں کے کچھ شبہات اور اعتراضات۔

دوسرا مقالہ فلاسفہ کی مذمت، ان کی کتب کے مطالعہ اور علوم کی ممارست سے حاصل ہونے والے ضرر کے متعلق ہے۔ ۲

۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے: ”حضرت مجدد اور دو قومی نظریہ“ اور ڈاکٹر ظہور احمد اعظمی

مطبوعہ ”مقالہ بعنوان“ ارمغان امام ربانی ۲-۳۳-۵۵، شیر ربانی پبلیکیشنز، لاہور ۲۰۱۰ء

۲۔ رسالہ اثبات النبوة کے مطبوعہ نسخوں میں دوسرے مقالے کی تفصیلات مفقود ہیں اسی لئے ان پر بحث ممکن نہیں

marfat.com

Marfat.com

اسباب تالیف:

شیخ مجدد الف ثانی نے کتاب کے مقدمہ میں اسباب تالیف کا ذکر بہت ہی جامع انداز میں کیا آپ رطب اللسان ہیں:

”ولما تمكن في قلبي وتقرر في صدري أن أقرر لهم ما يرفع شكوكهم وأحزر لأجلهم ما يزيل شبههم لما رأيت ذلك على نفسي حقاً واجباً وديننا لازماً لا يسقط بدون الأداء فألفت رسالة وحررت مقالة في اثبات مطلب اصل النبوة ثم في تحقيقها وثبوتها لخاتم الرسل عليه من الصلوة أفضلها ومن التحيات أكملها وفي رد شبه المنكرين النافين لها وفي ذم الفلسفة وبيان الضرر الحاصل من ممارسة علومهم ومطالعة كتبهم بدلائل وبراهين ملتقطاً وآخذاً إياها من كتب القوم وملحقاً ومضيفاً إليها ما سنع به خاطرى الكليل بعون الله الملك الجليل“

”جب میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور میرے سینے میں جم گئی کہ میں ان کے لئے ایسی تقریر کروں جو ان کے شکوک دور کر

دے اور ان کے لئے ایسی بات لکھوں جو ان کے شک و شبہ کو زائل کر دے کیونکہ جب میں نے دیکھا کہ یہ میری ذات پر ایک حق واجب ہے اور ایک لازمی قرض ہے جو بغیر ادائیگی کے ساقط نہیں ہوتا تو میں نے ایک رسالہ کی تالیف کی اور اصل نبوت کا مطلب ثابت کرنے، پھر خاتم الرسل ﷺ کے حق میں اس کے ثبوت و تحقق اور منکرین اور اس کی نفی کرنے والوں کے شبہات کی تردید اور فلسفہ کی مذمت اور ان کے علوم کی ممارست اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے جو ضرر حاصل ہوتا ہے اس کے بیان کے لئے ایک مقالہ دلائل و براہین کے ساتھ لکھا جو میں نے قوم کی کتابوں سے اخذ کئے اور اس پر اضافہ اور الحاق کیا، جو میرے در ماندہ دل پر اللہ ملک جلیل کی مدد سے ظاہر ہوا۔“

غرض اول اور بنیادی مقصد اثباتِ النبوة کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نبوت کی وضاحت اس انداز میں فرمائی:

نبوت کی اساس قرآن کریم اور حدیث نبوی ہے نبی اور رسول ہوتا ہی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو۔ میں نے تجھے کسی خاص قوم یا تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔

پھر حواس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”حواس خمسہ کا تعلق مدرکات سے ہے جن کے ذریعے انسان

کسی چیز کا ادراک کرتا ہے ان حواس سے بڑھ کر عقل ہے جس کے ذریعے انسان اس چیز کو پاتا ہے کہ نبوت ہے کیا؟ اور عقل کے ذریعے ہی انسان اس چیز کا تعین کرتا ہے کہ کیا اشیاء خارق عادت ہیں؟

خواص نبوت کا تفصیلاً ذکر کرنے کے بعد مزید راہنمائی اس انداز میں فرمائی: ان کے علاوہ جو دیگر خواص نبوت ہیں تو ان کا ادراک ہم ذوق کے ذریعے کر سکتے ہیں جو کہ طریق تصوف اور اولیاء اللہ کے طریقے پر چلنے سے حاصل ہوتا ہے صرف یہ ایک خاصہ ہی تمہارے ایمان کے لئے کافی ہے جیسا کہ امام غزالی نے اپنی المنقذ من الضلال نامی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

جہاں تک آپ کے منہج کا تعلق ہے تو آپ نے اس رسالہ کا آغاز بھی دیگر رسائل کی طرح حمد باری تعالیٰ سے کیا اور طویل دعائیہ کلمات سے اپنے رسالہ کو مزین فرمایا آپ نے جس انداز سے دلی جذبات کا اظہار فرمایا ملاحظہ فرمائیے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَانزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قِيمًا لِيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ

أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا فَأَكْمَلْ بِهِ لِعِبَادِهِ دِينَهُمْ وَأَنْتُمْ
عَلَيْهِمْ نِعْمَتُهُ وَرَضِيَ لَهُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا وَخَتَمَ بِهِ
الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ.....“

وَعَائِيہ کلمات کے بعد اسلاف کے طریق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں صلاۃ و سلام کا تحفہ پیش کیا اور پھر باقاعدہ رسالہ کا آغاز کرتے ہوئے مرسل و کاتب کا ذکر کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے منہج کی نمایاں خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ اپنی نصوص کو قرآنی آیات و احادیث نبویہ کے زیور سے آراستہ فرماتے ہیں جس کی بہترین مثال تمہیدی کلمات ہیں جس میں انبیاء و رسل کے احوال اور مرتبہ کمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمان خداوندی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى سے استدلال و استشہاد کیا ہے۔

تیسری وجہ امتیاز یہ بھی نظر آتی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے استشہاد کے ساتھ ساتھ علماء و مفسرین کے اقوال سے تائید نکتہ، شرح مقصود یا رد قول کے لئے استدلال کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ آپ کا داعیانہ لب و لہجہ، استدلال عقلی و نقلی، ہر شخص کے شایان شان القابات، پختہ و قوی استدلال آپ کے منہج کی نمایاں خصوصیات میں سے ہیں۔

استدلال کی نوعیت کو درج ذیل نکات سے سمجھا جاسکتا ہے

(۱) ثبوت الحجة بالحجج القاطعة

آپ رحمہ اللہ کے منہج کی بنیادی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ دعویٰ کو دلائل و براہین قاطعہ سے ثابت کرتے ہیں اثبات النبوة کے حوالہ سے فلاسفہ کے مختلف دلائل و براہین کا جواب دیتے ہوئے ایک ٹھوس اور قوی دلیل نمازوں کے اوقات میں اختلاف میں مضمحلکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”نقول اليس يختلف الحكم

في الطالع بان تكون الشمس في

وسط السماء أو في الطالع أو في

الغارب قالوا ابلی حتی بنوا علی هذا

تقویما تهم واختلاف المطالع وتفاوت

الآجال والأعمار ولا فرق بین الزوال

وبین کون الشمس في وسط السماء

ولا بین المنغرب و بین کون الشمس

في الغارب فهل لتصديقه سبب الا أنه سمعه

بعبارة“

اثبات النبوت ص: ۳۶
marfat.com

Marfat.com

ہم کہیں گے کہ کیا حکم طالع کے لحاظ سے مختلف نہیں ہوتے جب کہ آفتاب وسط آسمان میں ہو یا مشرق میں یا مغرب میں ہو تو وہ جواب دیں گے ہاں کیوں نہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسی پر اپنی تقویٰات، اختلاف مطالع اور مدتوں اور عمروں کے تفاوت کی بنیاد رکھی، حالانکہ زوال اور آفتاب کے وسط آسمان میں ہونے میں اور نہ مغرب اور آفتاب کے غارب میں ہونے میں کوئی فرق ہے۔ پس اس تصدیق کا سبب بجز اس کے کچھ نہیں کہ اس کو نجومی کی عبارت میں سنا ہے۔

(ب) اثبات الدعوی بالحجج العامة

شیخ موضوع اور مواضع کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دلائل پیش کرتے ہیں اگر موضوع متقاضی ہو دلائل قویہ کا تو آپ قوی و پختہ دلائل سے استدلال کرتے ہیں اور اگر ضرورت براہین عامہ کی ہو تو آپ ویسے ہی دلائل سے اثبات و استدلال کرتے ہیں مثال کے طور پر ”حکمة البعثة والشرائع“ پر بات کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”الأولى والأنافع فى هذا المقام أن يذكر ما قاله

حكماء الإسلام من أن التكليف حسن، بيان ذلك

ان الله تعالى خلق الانسان بحيث لا يستقل وحده

بأمور معاشه لا حاجة الى غذاء ولباس ومسكن

وسلاح وغير ذلك من الأمور التي كلفها صناعى لا

marfat.com

Marfat.com

يقدر عليها صانع واحد مدة حياته وانما يتيسر
 لجماعة يتعاضدون ويتشاركون في تحصيلها“ ا
 اس مقام پر اس کا ذکر کرنا بہتر اور نافع ہے جو حکمائے اسلام نے
 کہا ہے کہ: تکلیف حسن ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 انسان کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے امور و معاش میں مستقل
 نہیں ہے اس لئے کہ اس کو غذا، لباس، مکان، اسلحہ اور اس کے
 علاوہ ان امور کی ضرورت ہے جو کہ صناعی ہیں اور ان تمام پر
 ایک صانع اپنی مدت حیات میں قادر نہیں ہے بلکہ یہ ایک
 جماعت ہی کو میسر آ سکتا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کریں، اور
 اس کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے کے شریک ہوں۔

(ج) الدلالة بالحقائق الثابتة

حقائق ثابتہ سے دلالت و استدلال آپ کا خاصہ ہے جس کا منہ بولتا ثبوت
 کتاب اثبات النبوة کا مقدمہ ہے ملاحظہ فرمائیے:

”اذا علمت معنى النبوة فاكثر النظر في القرآن
 والأخبار يحصل لك العلم الضروري بكونه
 صلى الله عليه وسلم على اعلى اعلى درجات النبوة ...“

ان جميع أقواله وأفعاله صلى الله عليه وسلم
 مشعر عن تكميل النفوس البشرية في
 قوتهم العلمية والعملية بالعقائد
 الحققة والأعمال الصالحة وعن
 معالجة القلوب المريضة وإزالة ظلماتها
 ولا معنى للنبوة الا ذلك

جب آپ نے نبوت کا معنی جان لیا تو قرآن اور احادیث
 میں بہت زیادہ غور کرو، اس سے تمہیں اس کا ضروری علم
 حاصل ہو جائے گا کہ آپ ﷺ نبوت کے اعلیٰ درجات پر
 فائز ہیں آپ ﷺ کے تمام اقوال و افعال، اعمال صالحہ و
 عقائد حقہ کے ذریعہ قوتِ علمیہ و عملیہ میں نفوس بشریہ کی تکمیل
 کی خبر دیتے ہیں اور بیمار دلوں کے علاج اور اس کی تارکیوں
 کے ازالہ کی خبر دیتے ہیں اور نبوت کے معنی اس کے سوا کچھ
 نہیں۔

(۹) دلالة الدعوى بالمنطق وبالعقل :

شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ عام اور قوی دلائل و براہین کے ساتھ ساتھ عقل

و منطلق سے بھی اثبات کرتے ہیں جس کی بہترین مثال بحثِ معجزہ ہے آپ فرماتے ہیں:

”لا يتميز الصادق عن الكاذب وينسد باب اثبات النبوة لأن العمدة في اثباتها تحقق العلم الضروري العادي بصدق النبي عند ظهور المعجزة بل يلزم ان لا يكون المعجزة معجزة وأن لا يكون لها دلالة على الصدق أصلاً لأنها باعتبار خرقها العادة تسمى معجزة وتدل على الصدق فلو جوزنا انخراق العادة مطلقاً صارت هي حينئذ كالأمر المعتادة في عدم الدلالة على الصدق كطلوع الشمس في كل يوم فالحق في هذا المقام ما اتلو عليك انا انما جوزنا خرق العادة خاصة في حق النبي اعجازاً وفي حق الولي كرامة“۔

اس صورت میں صادق کا امتیاز کاذب سے نہیں ہو سکتا اور اثبات النبوة کا دروازہ بند ہو جائے گا اس لئے کہ اس کے ثابت کرنے میں اعتماد اس پر ہے کہ معجزہ کے ظاہر ہونے کے وقت نبی کے صادق ہونے کا علم ضروری عادی طور پر حاصل ہو بلکہ لازم آتا ہے

کہ معجزہ معجزہ نہ رہے اور یہ کہ اس کی دلالت صدق پر بالکل نہ ہو اس لئے کہ وہ باعتبار اپنے خرق عادت کے معجزہ کہا جاتا ہے اور صدق پر دلالت کرتا ہے پس اگر ہم مطلقاً خرق عادت کو جائز قرار دیں تو وہ اس صورت صدق پر دلالت نہ کرنے کے اعتبار سے امور عادیہ کی طرح ہوں گے مثلاً روزانہ آفتاب کا طلوع ہونا پس حق اس مقام میں وہ ہے جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ ہم نے خرق عادت کو صرف نبی کے حق میں اعجاز کے طور پر اور ولی کے حق میں کرامت کے طور پر جائز قرار دیا ہے۔

اسی طرح معجزہ پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے بحث معجزہ کے آغاز میں رقمطراز ہیں جو اثبات بالمنطق والعقل کی عمدہ مثال ہے:

”وہی عندنا عبارة عما قصد به اظهار صدق من

ادعى انه رسول الله ولها شرائط .

(الف) ان تكون فعل الله لأن التصديق منه لا يحصل

بما ليس من قبله .

(ب) أن تكون خارفة للعادة لان ما هو معتاد كطلوع

الشمس في كل يوم وجدوا الأزهار في كل ربيع .

(ج) أن يتعذر معارضتها

(د) أن تكون ظاهرة على يد مدعى النبوة ليعلم أنه

marfat.com

Marfat.com

تصدیق له

(ه) أن تكون موافقة للدعوى فلو قال معجزتى أن

احيى ميتا ففعل

(و) أن لا يكون ما ادعاه وأظهره من المعجزة مكذبا

له فلو قال معجزتى أن ينطق هذا الضب فنطق

الضب أنه كاذب

(ز) أن لا تكون مقدمة على الدعوى لأن التصديق

قبل الدعوى لا يعقل " ۲

”معجزہ سے ہمارے نزدیک مراد وہ چیز ہے جس سے اس شخص کی

صداقت کا اظہار مقصود ہو جو اس کا دعویٰ کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا

رسول ہے اور اس کی چند شرائط ہیں

(ا) یہ کہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہو، کیونکہ تصدیق اسی وقت حاصل ہوگی

جبکہ اس کی طرف سے ہو۔

(ب) یہ کہ خارق عادت ہو کیونکہ جو چیز معتاد ہے مثلاً روزانہ

آفتاب کا طلوع ہونا، اور ہر بہار میں پھولوں کا ظاہر ہونا، یہ

صدق پر دلالت نہیں کرتے۔

(ج) یہ کہ اس کا معارضہ دشوار ہو

(د) یہ کہ مدعی نبوت کے ہاتھوں ظاہر ہوتا کہ معلوم ہو کہ یہ اس کی تصدیق ہے۔

(ه) یہ کہ دعویٰ کے موافق ہو چنانچہ اگر کہے کہ میرا معجزہ یہ ہے کہ میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں تو کر کے دکھائے۔

(و) یہ کہ جس کے معجزہ ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور معجزے کے طور پر پیش کیا ہو وہ اس کو جھٹلانے والا نہ ہو چنانچہ اگر کہے کہ میرا معجزہ یہ ہے کہ یہ گوہ بولے اور وہ گوہ کہہ دے کہ یہ جھوٹا ہے تو اس سے اس کا سچا ہونا معلوم نہ ہوگا۔

(ز) یہ کہ معجزہ دعویٰ پر مقدم نہ ہو۔ اس لئے کہ دعویٰ سے پہلے تصدیق عقل میں نہیں آتی۔“

فنی و ادبی اعتبار سے آپ کا اسلوب نگارش بے شمار ممتازات، خصائص اور

اوصاف سے متصف ہے جن میں سے:

(۱) خطابی اسلوب

(۲) الاسلوب الحکیم

(۳) الفاظ و تراکیب کا حسین امتزاج

(۴) ایجاز و اطناب

(۵) عمدہ و ماہرانہ تصویر کشی

marfat.com

Marfat.com

(۶) حقائق ثابتہ سے استدلال

(۷) ثبوت کو شرائط سے مشروط کرنا

(۸) عقل و منطق سے اثبات دعویٰ

(۹) کلمات جزلہ و ما لوفہ کا استعمال

(۱۰) پختہ و قوی تراکیب

(۱۱) بلند پایہ ادبی لغت کا استعمال

(۱۲) عدم مبالغہ

(۱۳) کلام کو قرآنی آیات و احادیث سے مزین فرمانا

(۱۴) ہر شخصیت کے شایان شان القابات کا استعمال

(۱۵) داعیائے لب و لہجہ

(۱۶) وقت رسی

(۱۷) اور اسالیب عرب سے آگاہی

مذکورہ محاسن میں سے چند ایک کا ذکر میں اپنے مقالہ بعنوان ”مجدد الف ثانی کا

عربی اسلوب نگارش عربی مکاتیب کی روشنی میں کر چکا ہوں۔ دیکر اور اہم ترین چند

نمونے پیش خدمت ہیں۔

(۱) الأسلوب الخطابی:

شیخ مجدد الف ثانی کے اسلوب کی بنیادی، بڑی اور اہم ترین خوبیوں میں سے ایک امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ کی نگارشات میں خطابی اسلوب و انداز پایا جاتا ہے جو ذہنی بیداری کے لئے مہینز ثابت ہوتا ہے تلقین کا یہ انداز بے پناہ اثر انگیز اور مفید معلوم ہوتا ہے اسی لئے آپ کے اکثر مکتوبات کا آغاز ”اعلم“ جیسے کلمات سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر زیر نظر رسالہ میں آپ نے بارہا یہ لفظ استعمال کیا ہے جو آپ کے اسلوبِ خطابی کا بین ثبوت ہے نبوت کے معنی کی تحقیق میں کلام کا آغاز اس انداز سے فرمایا:

”اعلمُ أَنَّ النَّبِيَّ عِنْدَ الْمُتَكَلِّمِينَ مَنْ قَالَ اللَّهُ

أُرْسَلْتُكَ إِلَى قَوْمٍ كَذَا أَوْ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ أَوْ بَلَّغَهُمْ

عَنِّي أَوْ نَحْوَهُ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْمُفِيدَةِ لِهَذَا الْمَعْنَى

كَبَعْتُكَ إِلَيْهِمْ وَنَبَّيْتُهُمْ...“۔

”جان لو کہ متکلمین کے نزدیک نبی وہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہو کہ میں نے تمہیں کسی خاص قوم یا بنی نوع انسان کی

طرف مبعوث فرمایا ہے یا یہ کہ اسے کہا ہو کہ میری طرف سے ان

کو یہ پیغام دعوت پہنچا دو یا اس معنی و مفہوم کی ادائیگی کے لئے

مناسب و مفید الفاظ استعمال کئے ہوں مثلاً یہ کہ ”میں نے تم کو

ان لوگوں کی طرف بھیجا“ اور ان کو خبر دے دو۔“

اسی طرح صفحہ نمبر ۱۵، ۲۲، ۳۶، اور ۴۳ پر موجود عبارتیں اسلوب خطابی کے لئے قابل ملاحظہ ہیں۔

(۲) الأسلوب الحكيم:

اسی طرح آپ علیہ الرحمۃ کوئی بات پہنچانے کی غرض سے ایسا انداز اختیار کرتے ہیں جو کہ بہتر انداز سے سامع تک پہنچ سکے اور بہترین انداز سے اثر انداز بھی ہو تو اسے ہم علم البدیع کی رو سے الأسلوب الحكيم کہتے ہیں جیسا کہ آپ نے معجزہ کے ذکر میں اختیار کیا ملاحظہ فرمائیے درج ذیل عبارت:

ادعی الرجل بمشهد الجم الفیر انی رسول هذا الملك
 الیکم ثم قال للملک: ان کت صادقاً فخالف عادتک وقم
 من الموضع المعتاد لک وهو السریر واقعد بمکان لا تحاده
 ففعل کان فلک نازلاً منزلة الصلیق بصریح مقالہ ولم
 یشک أحد فی صلقة بقربنة الحال ولیس هذا من باب قیاس
 الغائب علی الشاهد بل ندعی أن ظهور المعجزة یفید علما
 ضرور یاب بالصدق وان کونه مفید الہ معلوم
 بالضرورة العادیه ویذکر هذا المثال للتفهیم وزيادة
 التقرير

”کوئی شخص جم غفیر کی موجودگی میں دعویٰ کرے کہ میں امیر بادشاہ کی طرف سے تمہاری طرف قاصد بن کر آیا ہوں پھر وہ بادشاہ سے کہے کہ اگر میں سچا ہوں تو تو اپنی عادت کے خلاف کر اور اپنی عادی جگہ یعنی تحت سے اٹھ جا اور اس جگہ بیٹھ جا جس کا تو عادی نہیں۔ اور بادشاہ ایسا کرے تو یہ اس شخص کی صریح گفتگو کی تصدیق کے بمنزلہ ہوگی، اور قرینہٴ حال کی بنا پر کسی شخص کو اس جگہ نہ ہوگا اور یہ غائب کو حاضر پر قیاس کے قبیل میں سے نہیں ہے بلکہ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ معجزہ کا ظاہر ہونا صدق کے علم ضروری ہونے کا فائدہ دیتا ہے اور اس کے لئے اس کا مفید ہونا ضرورت عادیہ کی بنا پر معلوم ہے اور یہ مثال سمجھانے کے لئے اور تقریر کی زیادتی کے لئے بیان کی جاتی ہے“

(۳) پختہ وقوی تراکیب:

امام ربانی علیہ الرحمۃ پختہ وقوی تراکیب استعمال کرتے ہیں جو عرب کے عین مطابق ہیں اس سے آپ کی عربی زبان و ادب سے گہری وابستگی عیاں ہوتی ہے یہ ایسی تراکیب ہیں اگر عرب بھی انہیں پڑھیں تو عیش عیش کرائیں ایسی ہی خوبصورت و لطفریب تراکیب کو یکجا دیکھنے کے لئے کتاب ہذا کا مقدمہ قابل ملاحظہ ہے جس میں دعائیہ کلمات کے بعد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اپنی بے پناہ محبت و عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔

”وجعله أفضل الانبياء وأكرم الرسل وأعد لهم ملة
 وأقومهم ديناً وشرعاً هو الذي أخبر سبحانه عن
 اعتدال حاله ومرتبة كماله بقوله: ما زاغ البصر وما
 طغى لقد راى من آيات ربه الكبرى محمد بن
 المبعوث الى كافة الورى ليدعوهم الى تنزيهه
 وتوحيده ويكملهم في قوتهم العلمية والعملية
 ويعالج قلوبهم المرضى....“

آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل اور تمام رسولوں
 سے معزز اور ملت کے اعتبار سے سب سے معتدل اور دین
 وشرع کے اعتبار سے سب سے زیادہ درست بنایا اور جن کے
 اعتدال حال اور مرتبہ کمال کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے قول
 (ما زاغ البصر وما طغى لقد راى من آيات ربه
 الكبرى) کے ذریعہ خبر دی۔ حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جو تمام
 مخلوقات کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان سب کو اللہ تعالیٰ کی
 تنزیہ اور توحید کی دعوت دیں ان کو ان کی قوت علمیہ و عملیہ میں
 کامل کریں۔

(۴) ایجاز و اطناب:

شیخ مجدد علیہ الرحمۃ ثاقب نظر، عمیق فکر اور وسیع معلومات کے حامل ہیں۔ آپ بغیر افادہ کے کسی موضوع میں غوطہ زن نہیں ہوتے کبھی آپ اشارۃً بات کر دیتے ہیں اور کبھی علماء و صالحین کے اقوال و فرمودات پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں مزید تبصرہ یا معلومات ضبط تحریر میں نہیں لاتے جس کی بہترین مثال ”حکمة البعثة والشرائع“ کا موضوع ہے۔ جس میں آپ نے بات کا آغاز ہی اس انداز سے کیا:

”الاولی والانیف فی هذا المقام ان یذکر ما قالہ

حکماء الاسلام من أن التکلیف حسن...“^۱

اس مقام پر اس کا ذکر کرنا بہتر اور نافع ہے جو حکمائے اسلام نے

کہا ہے کہ ”تکلیف حسن ہے۔۔۔“

گویا کہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ رسالہ ایجاز و اطناب کا حسین

و دل فریب مرقع ہے۔^۲

(۵۰) التدقیق الشدید:

آپ کی رسالہ ہذا کے اکثر مواضع پر یہ بات ملاحظہ کی گئی ہے کہ آپ کے

ہاں دقت رسی بہت زیادہ ہے آپ باریک بینی سے معاملات پر غور فرماتے ہیں اور عمیق

۱۔ اثبات النبوة ص: ۲۸ ۲۔ اس طرز کی حرید معلومات اور مثالوں کے لئے ملاحظہ فرمائیں ”فی

تحقیق معنی النبوة“ ص ۱۲-۱۶ اور ”وجوه اثبات النبوة“ ص ۳۱-۳۳

مطالعہ کے بعد اپنے خیالات و معلومات کو تحریر کا جامہ پہناتے ہیں مثال کے طور پر ”شبہ القادحین فی اعجاز القرآن“ کے موضوع کے تحت لکھی گئی عبارتیں آپ کی وقت سی کامنہ بولتا ثبوت ہیں۔

(۵) لغة أدبية عالية:

تدقیق شدید کے ساتھ ساتھ آپ ہمیشہ جزلہ و مالوفہ کلمات استعمال کرتے ہیں پھر ان کو خوبصورت جملوں کے قالب میں ڈھالتے ہیں جو جمع، قافیہ اور پر تکلف محسنات بدیعیہ کے گورکھ و ہندے سے پاک ہوتے ہیں جس وجہ سے بات سامع اور مخاطب کے قلب و ذہن تک بڑی آسانی اور دلنشین انداز میں پہنچ جاتی ہے۔

آپ کی یہ سادہ مگر بلند پایہ علمی و ادبی تحریریں تعلیم و تربیت کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں آپ اپنے اکثر منسوبین کی تربیت کے لئے یہی انداز و طریقہ کار اختیار کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی آپ کی نگارشات خواص، عوام الناس اور علماء و محققین کے لئے مشعل راہ ہیں اور وہ مسلسل ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔

marfat.com

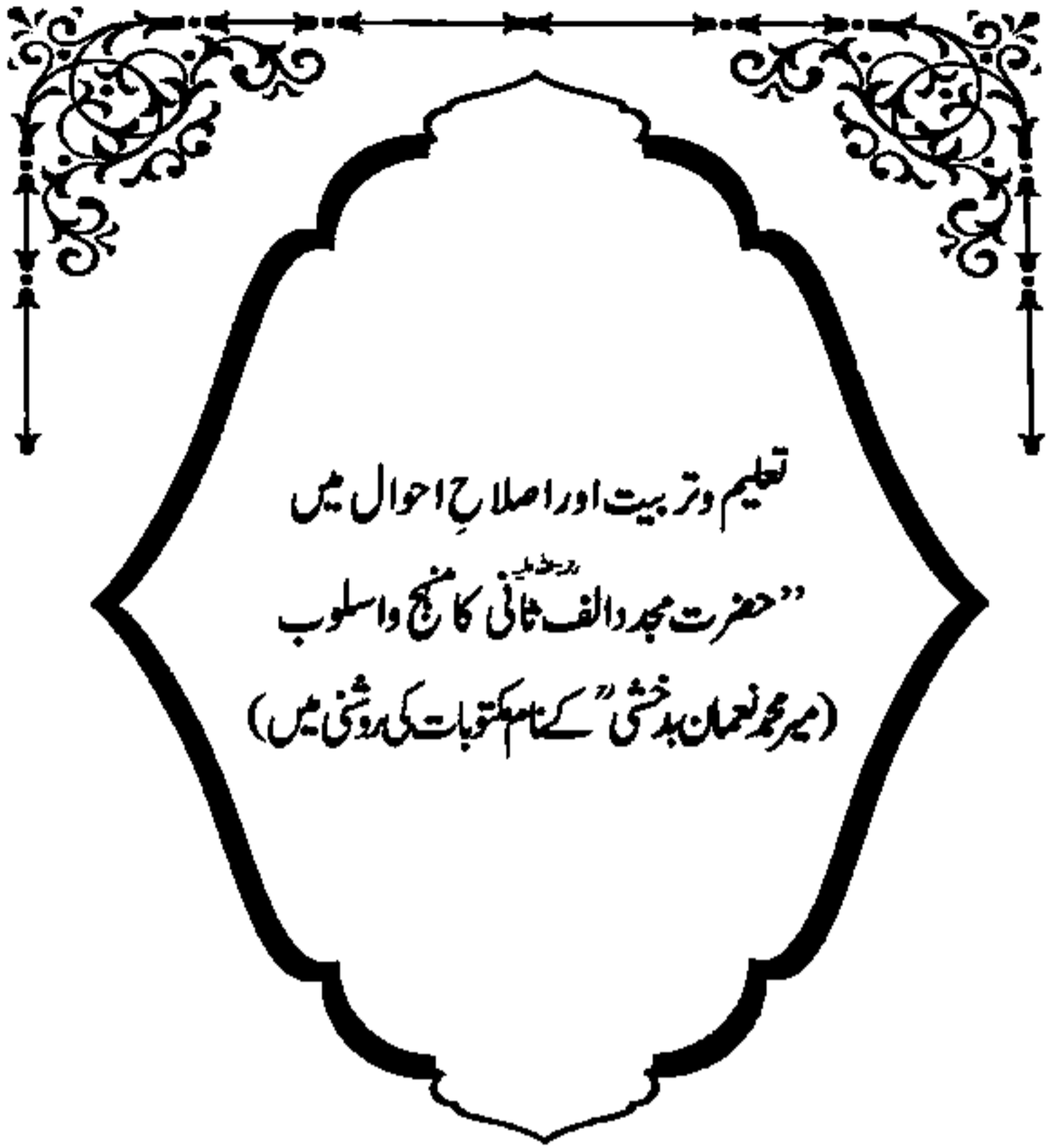
Marfat.com

فَاِنْ صَالَحْتَ نَفْسَكَ وَمَنْعَكَ

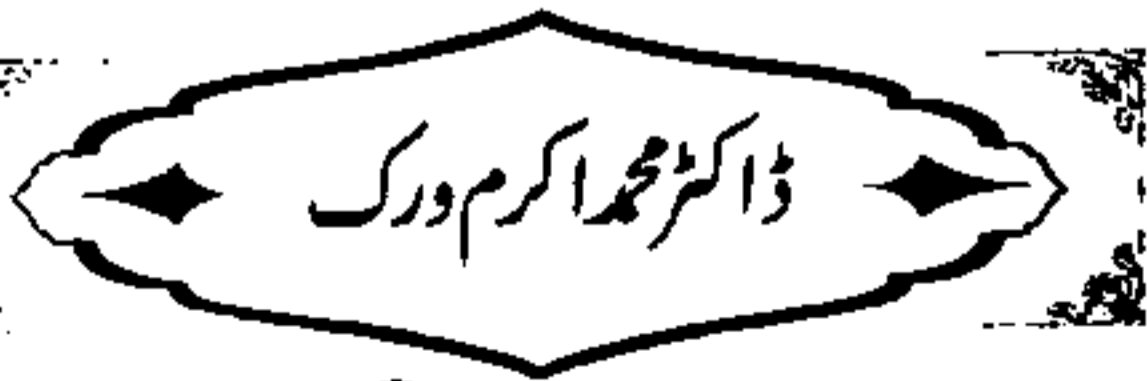
وَمَنْعَكَ نَفْسَكَ الْعِلْمَيْنِ

marfat.com

Marfat.com



تعلیم و تربیت اور اصلاحِ احوال میں
”حضرت مجدد الف ثانی ^{رحمۃ اللہ علیہ} کا منہج و اسلوب
(میر محمد نعمان بدخشی ”کے نام مکتوبات کی روشنی میں)



ڈاکٹر محمد اکرم ورک

marfat.com

Marfat.com

تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا منہج و اسلوب

(میر محمد نعمان بدخشی کے نام مکتوبات کی روشنی میں)

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم ورک

گورنمنٹ ڈگری کالج، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

حضرت مجدد الف ثانی ” (۹۷۱-۱۰۳۳ھ / ۱۵۶۳-۱۶۲۳ء) کی دعوتی

تحریک کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں صرف کر دی۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی دعوتی تحریک اپنی گہرائی اور گیرائی کے اعتبار سے ایک بے مثل تحریک تھی جس کی کوئی دوسری مثال عالم اسلام میں مشکل سے ہی ملے گی۔ یہ عظیم الشان تحریک ایک منظم اور مربوط دعوتی تحریک تھی جس کی تنظیم و ترتیب میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری صلاحیتیں وقف کر دیں۔ اپنی دعوتی تحریک کی کامیابی کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رجال کار کی تیاری اور ان کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام کیا۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین اور خلفاء کو دنیا کے مختلف گوشوں میں دعوتی مشن پر روانہ فرمایا۔ خاص طور پر برصغیر کا گوشہ گوشہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دعاۃ اور مبلغین کے فیض سے سیراب ہوا۔ ایسے دعاۃ میں ایک نمایاں نام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص اور خلیفہ حضرت میر محمد نعمان بدخشی ” کا بھی ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے جو مکتوبات آج ہمیں دستیاب

ہیں ان میں سب سے زیادہ تعداد ان مکاتیب کی ہے جو نعمان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف

marfat.com

Marfat.com

لکھے گئے۔ میر نعمان کے نام حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے اب تک دستیاب ہونے والے مکتوبات کی تعداد تینتیس (۳۳) ہے۔ دفتر اول میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام پندرہ مکتوبات ہیں۔ دفتر دوم میں تین اور دفتر سوم میں آپ کے نام پندرہ مکتوبات ہیں، جن کی اجمالی فہرست یہ ہے:

- | | |
|------------------------------|------------------------------|
| ۱۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۱۱۹ | ۲۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۱۴۰ |
| ۳۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۱۴۱ | ۴۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۱۷۳ |
| ۵۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۰۴ | ۶۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۰۹ |
| ۷۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۲۴ | ۸۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۲۸ |
| ۹۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۳۱ | ۱۰۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۳۸ |
| ۱۱۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۴۶ | ۱۲۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۵۷ |
| ۱۳۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۶۱ | ۱۴۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۲۸۱ |
| ۱۵۔ دفتر اول مکتوب نمبر: ۳۱۲ | ۱۶۔ دفتر دوم مکتوب نمبر: ۳ |
| ۱۷۔ دفتر دوم مکتوب نمبر: ۹۲ | ۱۸۔ دفتر دوم مکتوب نمبر: ۹۹ |
| ۱۹۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۱ | ۲۰۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۴ |
| ۲۱۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۵ | ۲۲۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۹ |
| ۲۳۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۱۰ | ۲۴۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۱۲ |
| ۲۵۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۱۵ | ۲۶۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۱۸ |
| ۲۷۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۱۹ | ۲۸۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۲۱ |

۲۹۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۲۶۔ ۳۰۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۳۰

۳۱۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۳۶۔ ۳۲۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۳۹

۳۳۔ دفتر سوم مکتوب نمبر: ۱۰۲

ان مکتوبات پر تفصیلی گفتگو سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ یعنی حضرت میر نعمان کی شخصیت کا مختصر تعارف حاصل کر لیا جائے۔

حضرت میر نعمان رحمۃ اللہ علیہ ۹۷۷ھ کو سمرقند میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد سید شمس الدین یحییٰ بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ ایک صاحب کشف و حال بزرگ تھے۔ انہوں نے آپ کا نام امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر نعمان رکھا۔ حضرت میر نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی جا کر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ کے سلوک اور اسباق طے کئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر تربیت ایک عرصہ گزارا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب بیعت کا سلسلہ روکا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت فرمائی کہ اب باقی اکتساب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے کرو۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ رہنمائی حاصل کی اور آخر وقت تک آپ سے شدید محبت و اخلاص کے تعلق میں بندھے رہے۔ ۱۰۱۸ء میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے میر محمد نعمان کو خلافت و ارشاد سے سرفراز فرما کر برہان پور بھیج دیا۔ برہان پور میں آپ کا فیض ہر طرف پھیل گیا۔ جہانگیر کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سے سلطنت کے لئے خوف پیدا ہوا تو اس نے آپ کو اکبر آباد (آگرہ) بلا بھیجا، چنانچہ آپ اکبر آباد شریف

marfat.com

Marfat.com

لے آئے اور دعوت و تبلیغ میں مشغول ہو گئے۔ آپ کی وفات ۸ صفر ۱۰۵۷ھ بروایت دیگر ۱۰۶۰ھ کو اکبر آباد میں ہوئی اور وہیں مدفون ہیں۔

حضرت مجددؒ کی زندگی کا جو پہلو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے خلفاء اور مریدین سے مسلسل رابطہ میں رہتے تھے اور ان کی تعلیم و تربیت، اصلاح احوال اور ان کی روحانی ترقیوں پر مسلسل نظر رکھتے تھے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے میر نعمان کے نام جو مکتوبات وقتاً فوقتاً صادر فرمائے، وہ علوم و معارف کا بحر بے کراں ہیں۔ ان مکتوبات میں تفسیری نکات، فقہی مسائل، لطائف تصوف اور دقیق کلامی مباحث بھی زیر بحث آئے ہیں، تاہم موضوع کی حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے ان مکتوبات کے صرف ان مباحث سے تعرض کیا گیا ہے جن کا تعلق تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال سے ہے۔ اس لئے ذیل کی سطور میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے اس اسلوب کا تعارفی جائزہ پیش کیا جائے گا جو آپؒ نے اپنے مریدین کی تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال کے لئے اختیار فرمایا۔

مکتوب الیہ امدعو کی عزت نفس کا لحاظ

اصلاح احوال اور تربیت کا اولین اصول یہ ہے کہ مدعو اور مخاطب کی عزت نفس مجروح نہ ہونے پائے کیونکہ مصلح اور مربی کا کام صرف اسی صورت میں آسان ہو سکتا ہے جب وہ اپنے مخاطب کے دل میں اپنے لئے جگہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے اور اپنی بات

اس دلسوزی، خلوص نیت اور للہیت سے پیش کرے کہ مخاطب کے دل کے دروازے خود بخود کھلتے چلے جائیں۔ داعی اعظم ﷺ اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جنہیں کی دعوتی کوششوں میں اس نفسیاتی اصول کی کارفرمائی کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت میر نعمان اگرچہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی طرف جو مکتوبات صادر فرمائے ان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بڑے احترام کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے میر نعمان کے لئے جو محبت بھرے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ نہ صرف اپنے مریدین سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق خاطر کو واضح کرتے ہیں بلکہ اس اسلوب مخاطب میں عصر حاضر کے داعیان اسلام کے لئے بھی قابل اتباع نمونہ ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کبھی تو ان کو ”اے برادر!“ کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں اور کبھی ان سے محبت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں ”میرے سعادت مند بھائی یعنی سیادت پناہ میر محمد نعمان کا مکتوب شریف وصول ہوا۔“ اور کبھی ان کو اس انداز میں دعا دیتے ہیں ”میرے سیادت پناہ عزیز بھائی میر محمد نعمان جمعیت سے رہیں۔“ ۲۔ ”سیادت مآب میرے عزیز بھائی میر محمد نعمان خوش رہیں۔“ ۳۔ اور پھر کبھی محبت بھرے انداز میں شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”شاید حضرت میر صاحب نے ہم کو فراموش کر دیا ہے کہ کبھی سلام و پیام سے یاد نہیں فرمایا۔“ ۴۔

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب: ۲۳۳۔ ۲۔ ایضاً، مکتوب: ۲۰۹۔

تعلیم و تربیت اور اصلاحِ احوال کے لئے حضرت مجددِ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں جس انداز میں اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں وہ براہِ راست دل پر دستک دینے والا ہے اور شاید اسی اسلوب کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے دورِ حاضر کے داعیانِ اسلام کی کوششیں پوری طرح بار آور نہیں ہو پارہیں۔

اصلاحِ احوال کے لئے صحبت کی اہمیت:

محض پسند و نصائح اور وعظ و تذکیر کی اہمیت کے باوصف اصلاحِ احوال کے لئے جو اہمیت صحبت کو حاصل ہے، وہ محتاجِ بیان نہیں۔ سلوک کی وہ منزلیں جن کے طے کرنے میں سخت مجاہدہ و ریاضت اور طویل عرصہ درکار ہوتا ہے، مرشدِ کامل اور صالحین کی صحبت سے لمحوں میں طے ہو سکتی ہیں۔

یک زمانہ صحیحی باولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا .

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میر نعمان علیہ الرحمۃ کو اپنے ایک مکتوب میں اربابِ جمعیت کی صحبت کی تلقین اور ترغیب دی ہے اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جو فضیلت صحبت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے وہ کسی اور چیز کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ان لوگوں کو باقی تمام مخلوق پر صحبت کی بنا پر ہی فضیلت دی گئی ہے۔ اور حضرت اولیس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی مثال دی کہ یہ بزرگ صحبتِ رسول ﷺ کے علاوہ باقی تمام درجات کی نہایت اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچ چکے تھے۔ اور اگر حضرت اولیس قرنی کو صحبتِ رسول ﷺ کی خاص فضیلت کا علم ہو چلتا تو انہیں اس صحبت کی فضیلت پانے

marfat.com

Marfat.com

سے کوئی چیز نہ روکتی اور نہ ہی وہ صحبت کی اس فضیلت پر کسی اور شے کو ترجیح دیتے۔ اور اپنے ایک دوسرے مکتوب میں میر نعمان گو یہ نصیحت فرمائی کہ شیخ مقتدا کی صحبت اختیار کریں اور صوفیاء والی دلجمعی اختیار کریں کیونکہ یہ جمعیت باقی مخلوق کی جمعیت سے الگ ہے اور آپ کے اندر ایک خاص صلاحیت موجود ہے جو دنیا کی طرف بے فائدہ توجہ کے باعث چھپی ہوئی ہے۔ لہذا اس پوشیدہ صلاحیت کو سامنے لائیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

اور جب دیوانگی آئی تو بندہ زن و فرزند کی تدبیر سے فارغ ہو گیا
 اور ادھر ادھر کے تفکرات سے نجات حاصل ہو گئی۔ یہ دیوانگی آپ
 کی طبیعت و سرشت میں موجود ہے لیکن بے فائدہ عوارض کی خس
 و خاشاک میں آپ نے اسے چھپا رکھا ہے۔ اس کا جلد تدارک
 کریں۔ ۲

اس مکتوب شریف کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مجدد کی نظر میں شیخ
 مقتدا کا کام صرف وعظ و نصیحت تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ وہ اپنے
 مرید کے اندر خفیہ صلاحیتوں کا کھوج بھی لگائے اور پھر ان خوابیدہ صلاحیتوں کو پروان
 چڑھانے کا اہتمام بھی کرے، اور یہ سب صحبت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے آپ اپنے
 مریدین کو ارباب جمعیت کی صحبت کی تلقین فرماتے تھے۔

تکبر سے اجتناب کی تلقین:

کبریائی سوائے ذاتِ باری کے کسی مخلوق کو زیبا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ کبریائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے اور عظمت اس کا تہہ بند ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ان کو مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔ اس لئے صوفیاء کی نظر میں تکبر بہت بڑا جرم ہے جو خدائی کا دعویٰ کرنے کے برابر ہے۔ بقول شیخ سعدی:

تکبر عز ازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے متعلقین کی تعلیم و تربیت میں اس چیز کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ براہِ سلوک کی مختلف منازل طے کرتے ہوئے کہیں سالک غلط فہمی کا شکار ہو کر اپنی عبادت و ریاضت پر فخر و غرور کر کے اپنی ساری کمائی ہی ضائع نہ کر بیٹھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب میر نعمان نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ استفسار کیا کہ بعض اوقات عروج کے وقت سالک اپنے آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام پر پاتا ہے اور کبھی تو انبیاء کرام علیہم السلام کے مقام پر بھی۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو حضرت مجدد نے اس کے جواب میں لکھا کہ نچلے لوگوں کا اوپر والوں کے مقامات پر پہنچنا کبھی تو اس طرح ہوتا ہے جیسے فقیر اور محتاج جو دولت مندوں کے دروازوں پر یا اربابِ نعمت کی خاص جگہوں پر اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں سے حاجت چاہیں۔ اور ان کی نعمت اور دولت سے گدائی کریں جو اس وصول اور اخذ و استفادہ کو

مساوات اور شرکت سمجھتا ہے، وہ بے ہودہ آدمی ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جیسے لوگ بادشاہوں کے مخصوص مقامات پر سیر کے لئے جاتے ہیں تاکہ نظارہ کریں تو اس سے مقام کی برابری ثابت نہیں ہوتی۔ یا خادم اپنے آقا کی خدمت کے لئے اس کے تخت پر جاتا ہے تو کیا اس کو بھی وہی مقام حاصل ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی بے وقوف ہی ہوگا جو اس قسم کا وہم کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سختی سے اس وہم کی تردید فرمائی ہے۔

اسی طرح جب شیخ طریقت اپنے کسی مرید کو تعلیم طریقت کی اجازت عطا کر دے تو یہ لمحہ مرید کے لئے سخت آزمائش کا ہوتا ہے۔ حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ اگر مشائخ اپنے ناقص مریدین کو بعض اچھی نیتوں کی وجہ سے تعلیم طریقت کی اجازت دیں تو ایسی اجازت ملنے پر غرور میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اپنے آپ کو کامل سمجھنا چاہئے بلکہ مرید کو خلافت اور اجازت کے باوجود اپنے شیخ سے مسلسل رابطہ رکھنا چاہئے کیونکہ تفرق اور پراگندگی کا علاج ارباب جمعیت کی صحبت ہی ہے۔

داعی کے اصل مشن کی نشاندہی:

داعی کے لئے وہ مرحلہ بڑا صبر آزما ہوتا ہے جب کچھ لوگ بلاوجہ اس پر طعن و تشنیع کے تیروں کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔ اس مرحلہ پر صرف وہی مصلح اور داعی جادہ مستقیم پر گامزن رہتا ہے جس کو یہ مشن اپنی عزت و آبرو اور جان و مال سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ دعوت تو حق کی دی جا رہی ہو اور شیطان اس کے مقابل اپنے چیلوں کو کھڑا نہ کرے۔

یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جب داعی کی استقامت سلیم الفطرت انسانوں کے دلوں پر لگے ہوئے قفل کو توڑ کر ان پر حق کو آشکار کر دیتی ہے۔ لہذا ایسے مواقع پر صلح کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ ایک ایسے ہی موقع پر جب اہل خسران نے حضرت میر محمد نعمان کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور آپ کو اس کا شدید رنج پہنچا، جس کا ذکر انہوں نے حضرت مجددؒ سے کیا تو حضرت مجددؒ نے ان کی طرف ایک مکتوب صادر فرمایا اور ان کو تسلی دی کہ آپ لوگوں کے طعنوں کو خاطر میں نہ لائیں بلکہ اس مشن پر گامزن رہیں جو آپ کے ذمے لگایا گیا ہے۔ پھر آپ حضرت میر نعمان کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے لائق ہے کہ ان کے بدلے اور مکافات کے درپے نہ ہوں
 - دروغ کو کبھی فروغ نہیں ہے ان کی مناقض باتیں ہی ان کے
 بازار کی رونق کو کم کر دیں گی۔ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا
 لَهُ مِنْ نُورٍ! (جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہیں بنایا اس کے لئے
 کوئی نور نہیں۔) وہ شغل جو درپیش ہے اس میں کوشش کریں اور اس
 کے غیر سے آنکھیں بند کر لیں۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دعوتی مشن سے کس قدر تعلق خاطر تھا اس کی وضاحت
 ایک دوسرے مکتوب سے ہوتی ہے، جس کی عبارت سے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت میر نعمان
 اس بات سے پریشان تھے کہ حضرت مجددؒ کو ان کی کسی بات سے دکھ پہنچا ہے اور ان کی
 دلازاری ہوئی ہے۔ حضرت مجددؒ نے ان کے ان شکوک و شبہات کو دور کیا اور کہا کہ

ان کو ان کی کسی بات سے آزار نہیں پہنچا کیونکہ انسان سے اگر بتقاضائے بشریت کوئی بھول چوک ہو جائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ لہذا آزار کا وہم دل سے دور کر کے طریقت کی تعلیم دینے اور طالب علموں کی تربیت میں اپنا دھیان دیں۔

داعیان اسلام کا فقر و فاقہ میں مبتلا ہونا کوئی نئی بات نہیں بلکہ اس راہ پر چلنے والے مصائب و آلام سے کم ہی محفوظ رہ پاتے ہیں۔ جب داعی پر ”الفقر فخری“ کی حقیقت کھل جاتی ہے تو پھر وہ فقر و فاقہ میں بھی ایک طرح کا کیف و سرور محسوس کرتا ہے۔ حضرت مجدد گو جب میر نعمانؒ اور ان کے ساتھیوں کی مالی پریشانیوں کی خبر ملی تو ان کی طرف جو مکتوب شریف روانہ فرمایا۔ اس میں لکھا کہ فقر و نامرادی ہی اس گروہ صوفیاء کا اصل حسن ہے اور اسی میں حضور ﷺ کی حقیقی اقتداء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے رزق کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہے اور انسان کو اس فکر و تڑوڈ سے فارغ کر دیا ہے۔ لہذا ان کو نصیحت کی کہ رزق کا غم رازق کے حوالے کر کے اس کے کام میں مشغول ہو جائیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دوسرے مکتوب میں اپنے ذاتی احوال بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ان پر اس راہ طریقت میں سختیاں آئیں اور کن کنٹھن حالات میں انہوں نے یہ راہ کاٹی اور وہ درمیان میں پھنس کر رہ گئے، یہاں تک کہ ناامیدی کے دروازے پر دستک دینے لگے اور پھر اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ نے مجھے عین

بلا کے اندر عافیت بخشی اور سختی کی حالت میں مجھ پر احسان فرمایا۔ اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے صاحب کو یہی تعلیم دی کہ راستے کی تکلیفوں سے گھبرا جانے والے منزل مقصود پر نہیں پہنچتے۔ اس کے لئے صبر اور حوصلے سے کام لینا ضروری ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دوسرے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے صاحب نے ان سے خلافت کے لئے تحریری اجازت نامہ طلب کیا تھا، یہ چیز چونکہ دعوت کے اس عظیم مشن کے مقابل پر کاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی تھی اس لئے آپ نے میرے صاحب کو لکھا:

اجازت نامہ کے لکھنے میں آپ جو اس قدر مبالغہ اور کوشش کر رہے ہیں، اس سے آپ کا مقصود کیا ہے؟ طریقہ تعلیم کرنے کی آپ کو جو اجازت دی گئی ہے اگر وہ کافی نہیں تو اجازت نامہ کیا کرے گا؟ یہ لازم نہیں کہ جو کچھ دل میں گزرے اسی کے واسطے کوشش کرنے لگ جائیں۔ نفس بڑا ضدی ہے، جس کام کے پیچھے لگ جائے، اس کے پورا کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب نمبر: ۵

۲۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: ۲۲۸ (یہ خط و کتابت ابتدائی دور کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بعد میں

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے میرے نمان کو اپنے دست اقدس سے عربی زبان میں خلافت و ارشاد کا اجازت

نامہ لکھ کر عایت فرمایا۔ (ملاحظہ ہو: "زبدۃ القامات" ص: ۴۵۹)

marfat.com

Marfat.com

اس ساری گفتگو کا حاصل یہ کہ حضرت مجددؒ کی نظر میں ایک سچے داعی کو ہر طرح کی مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔ ہر دور میں اہل اللہ کا یہی طریقہ رہا ہے۔ اور جو لوگ دعوت کی راہ میں روڑے اٹکائیں ان سے بدلے کی ٹھان لینے کی بجائے مصلح اور مربی کو اپنے مشن پر گامزن رہنا چاہیے۔

شیخ مقتدا کا اصل کردار:

حضرت شیخ مجددؒ میر نعمانؒ کے نام ایک مکتوب میں شیخ مقتدا کا اصل کردار اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اگر شیخ کسی مرید کو کسی مصلحت کے پیش نظر مقامِ شیخی کی اجازت دیں تو اس کے احوال پر پوری طرح نظر رکھیں اور اس کی غلطیوں پر فوری مطلع کریں اور اگر اس معاملے میں شیخ سستی کا مظاہرہ کرے گا تو یہ سراسر خیانت ہے۔

ایک مکتوب میں میر صاحبؒ کو نصیحت فرمائی کہ

اپنے مریدین پر پوری طرح توجہ اور نظر رکھیں یہ نہ ہو کہ مرید اسباق میں ترقی حاصل کر لیں اور شیخ اپنی جگہ پر رک جائے اور مرید کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ میں کامل ہو گیا اور اب مجھے شیخ کی ضرورت نہیں اور یہی بات مرید کے لئے خطرناک ہے

اس لئے ان کے احوال پر پوری نظر رکھیں اور ان کو بھٹکنے سے بچائیں اور ان کے اندر اس بات کی حیا پیدا کریں کہ شیخ ہمیشہ شیخ ہے اور اس کی اتباع اور تابعداری ان پر لازم ہے۔ یہ نہ ہو کہ آپ کی خاموشی الٹا آپ کے لئے ہی باعثِ شرمندگی بن جائے۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ طریقہ نقشبندیہ کے علاوہ کسی طالب کو کوئی اور طریقہ نہ سکھائیں تاکہ دو طریقے آپس میں خلط ملط نہ ہو جائیں۔

گویا حضرت مجدد کی نظر میں شیخ مقتدا کی ذمہ داری دوہری ہے، ایک طرف تو وہ رجال کار کی تیاری کا خاص اہتمام کرے اور دوسری طرف ان کے احوال پر بھی نظر رکھے اور ان کی تربیت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے۔ اور اس کی بہترین شکل یہ ہے کہ شیخ اپنے مریدین اور شاگردوں کے سامنے اپنے آپ کو ایک مثالی نمونے کے طور پر پیش کرے۔

شریعت اور طریقت کا باہمی تعلق:

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے تجدید و احیائے دین کا عظیم الشان کارنامہ جس دور میں انجام دیا، اگر ہم اس دور کا تنقیدی جائزہ لیں تو یہ افسوس ناک حقیقت سامنے آتی ہے کہ بعض جہلانہ صوفیا کے لبادے میں عوامی سطح پر اس غلط فہمی کو پھیلا رہے تھے کہ شریعت اور طریقت دو

متوازی دھارے ہیں اور ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس گمراہ کن نظریہ پر کاری ضرب لگائی اور اس بات کو اپنے دعوتی مشن کا بنیادی نقطہ قرار دیا کہ شریعت اور طریقت ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ ایک مکتوب میں حضرت میر نعمانؒ کو چند نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ہمارے اس سلسلے کا دار و مدار دو باتوں پر ہے۔ ایک یہ کہ شریعت پر اس حد تک استقامت اختیار کریں کہ اس کے چھوٹے چھوٹے آداب کو بھی ترک نہ کریں اور دوسری بات یہ کہ شیخ طریقت کی محبت اور اخلاص پر اس طرح راسخ اور ثابت قدم ہو جائیں کہ شیخ پر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں بلکہ شیخ کی تمام حرکات و سکنات مرید کی نظر میں محبوب ہوں۔ سنت کے ترک کرنے پر بھی نصیحت فرمائی کہ سنت کی قضا کریں۔

ذکر جہر کے متعلق سوال ہوا کہ آپ ذکر جہر سے منع کیوں فرماتے ہیں تو میر نعمانؒ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

حضور ﷺ کا عمل دو طرح پر ہے۔ ایک عبادت کے طریقہ پر اور دوسرا عرف اور عادت کے طور پر۔ جو عمل عبادت کے طریقہ پر ہو، اس کے خلاف کرنا بدعت منکرہ ہے اور جو بات عرف اور

عادت کے طور پر ہے، اس کو بدعت نہیں کہتا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سالک کے لئے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

کہ سالکوں کو سب سے زیادہ فائدہ اور حصہ نماز کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ نمازی جب نماز ادا کرتا ہے تو اس دنیا سے نکل کر عالمِ آخرت میں داخل ہو جاتا ہے (اور فرماتے ہیں) کہ اگر نماز کی حقیقت معلوم ہو جائے تو انسان ہرگز سماع و نغمہ کی طرف توجہ نہ کرتا اور نہ ہی وجد کی حالت اس پر طاری ہوتی۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مجددؒ کی نظر میں سالک کی ترقی کا معیار شریعت پر عمل اور تعلیم طریقت پر ہے نہ کہ کرامات و خوارق کے ظہور پر۔ میر نعمانؒ کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

کہ کرامات و خوارق ولایت کی شرط نہیں ہیں۔ جس طرح علماء کرامات کے حصول کے مکلف نہیں ہیں، اسی طرح اولیاء بھی کرامات کے مکلف نہیں ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ولایت قربِ الہی سے عبارت ہے۔ یہ تمام خوارق و کرامات اللہ تعالیٰ کا انعام ہیں۔ کرامات حرفِ یقین کی تقویت کے لئے ہیں اور

جس آدمی کو خالص یقین دیا گیا ہے اس کو ان کرامات کی حاجت
نہیں ہوتی اور یہ تمام کرامات ذکرِ ذات سے کمتر ہیں اور اسی
طرح جو ہر قلب سے بھی کمتر ہیں۔ ۱۔

غلطی سے رجوع:

مصلح اور مربی بھی انسان ہے اور اس سے غلطی کا سرزد ہونا عین انسانی فطرت ہے۔ غلطی
کا وقوع اس قدر خطرناک نہیں جس قدر غلطی کا عدم شعور ہے اور اس سے بھی زیادہ
خطرناک یہ ہے کہ انسان اس کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اس پر ڈٹ جائے۔ یہ رویہ انسان کی
روحانی ترقی کے لئے انتہائی تباہ کن ہے۔ ایک ایسے موقع پر جب بعض حلقوں میں
حضرت مجددؑ کے رسالہ ”مبداء و معاد“ کی عبارات سے اضطراب پیدا ہوا تو آپؑ نے
اپنے ان ملفوظات سے باقاعدہ رجوع کا اعلان فرمایا جن کے مطابق اولوالعزم انبیاء کے
ایک دوسرے سے افضل ہونے کے حوالے سے لکھا گیا تھا۔ آپؑ نے اپنے ان ملفوظات
کے بارے میں فرمایا کہ

چونکہ یہ محض کشف والہام پر مبنی تھے۔ اس لئے ان کے لکھنے اور
فضیلت میں تفرقہ کرنے سے تو بہ کرنا ہوں کیونکہ قطعی دلیل کے
سوا اس بارے میں گفتگو کرنا جائز نہیں۔ ۲۔

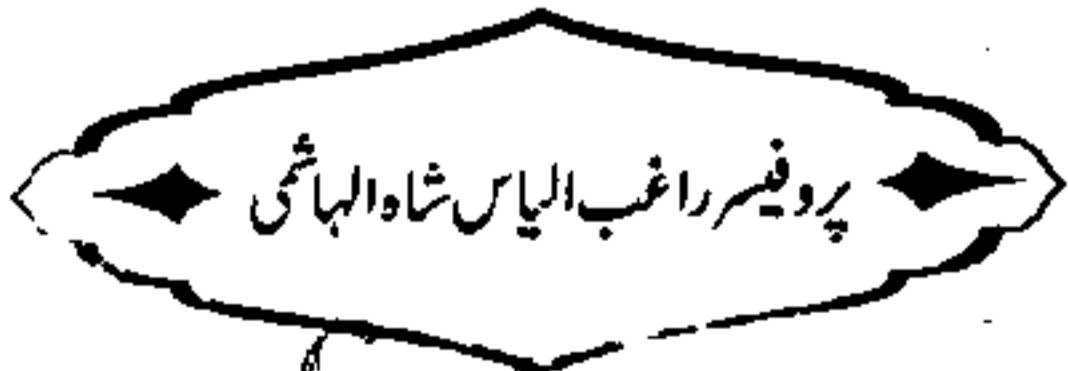
انسان خطا کا پتلا ہے اور اس سے غلطی کا سرزد ہونا ایک فطری امر ہے، اس لیے داعی کا

افراد سے اعلیٰ ترین کردار کی توقع کرتے ہوئے ان کا محاسبہ کرنا اور ان سے اظہارِ نفرت کرتے ہوئے ان کو بالکل ہی چھوڑ دینا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے دعوت کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ غلطیوں کی اصلاح دعوت و تبلیغ کا لازمی حصہ ہے اور یہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہی کی ایک صورت ہے۔

خلاصۃ البحث یہ ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے میر محمد نعمان کے نام جو مکتوبات صادر فرمائے اگرچہ ان میں تفسیری، فقہی، کلامی اور تصوف کے دقیق مباحث بھی موجود ہیں، لیکن اپنے متعلقین کی تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال کے حوالے سے شیخ مجدد کا اختیار کردہ اسلوب دورِ حاضر کے داعیانِ اسلام کے لئے خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔ اس اسلوبِ تربیت کو نظر انداز کرنے ہی کا نتیجہ ہے کہ جو لوگ تزکیہٴ نفس کے مصعبِ جلیلہ پر فائز ہیں، اور جن کو دیگر لوگوں کے لئے رول ماڈل ہونا چاہیے، وہ خود تزکیہٴ نفس کے محتاج ہیں، کردار کی یہی کمزوری ان کی دعوت کے پھیلاؤ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔



حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
کا طریق تربیت



پروفیسر راغب الیاس شاہ الہاشمی

marfat.com

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تربیت

پروفیسر راغب الیاس شاہ

گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تربیت وہی تھا جو اکابر نقشبندی

مشائخ کا تھا۔ خصوصاً حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ یعنی تربیت کے لئے صحبت شیخ کامل بنیاد ہے۔

یہی طریقہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی تھا۔ خصوصاً کتب فقہ و سنت کے

ساتھ کتب سلوک کا ہمراہ رکھنا لازم قرار دیا گیا تھا۔

جیسا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل کا مجموعہ اس سلسلہ کے

افراد سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کے دوسرے خلیفہ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ باوجود کمالات صوری و معنوی کے

حضرات خواجگان کے رسالوں کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبداللہ انصاری ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو

وصیت کی کہ ہر ایک پیر کا کوئی کلام یاد کر لو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو ان کا نام یاد کرو تا کہ اس

سے فائدہ اٹھاؤ۔

مولانا عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث مبارکہ میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ مفلسی و بد

کرداری کے سبب سے ناامید ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا

marfat.com

Marfat.com

اے میرے بندے کیا تو ”فلاں محلے میں فلاں عارف کو پہچانتا تھا
وہ جواب دے گا ”ہاں“ میں پہچانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”جا
میں نے تجھے اس عارف کامل کے وسیلہ سے بخش دیا۔“

مشائخ کرام کے حالات کے مطالعہ کے اور کئی فائدے ہیں۔ مطالعہ کرنے
والوں کو ان بزرگوں سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ منکرین کے ہذیانات کے
زہریلے اثر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اکابر مشائخ نقشبندیہ کی تربیت کے طریق میں اہم
ترین امر شریعتِ حقہ کی پیروی اور بزرگوں کے متعلق حسن ظن کا خصوصیت سے حکم دیا گیا
ہے۔

پابندی شریعت۔۔۔ اور نقشبندی مشائخ حضرت خواجہ بہاء الدین
نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہی کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے طریقہ کی بنیاد کس پر
ہے؟ آپ نے فرمایا:

شرع شریف پر آپ ہی کا قول ہے ”مسلمان رہنا، اسلام کے
احکام پر عمل کرنا، تقویٰ، عمل اور عزیمت، اور رخصت و رعایت
سے دور رہنا، نور و صفا اور رحمتِ الہی ہے اور ولایت کے
درجات تک واصل ہونے کا وسیلہ صرف یہی اتباع شریعت
ہے۔“

ایک مقام پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اب اس کے سوا اور کوئی آرزو باقی نہیں رہی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتوں میں سے کوئی ایک سنت زندہ کی جائے۔

ایک مکتوب میں آپ نے حضور ﷺ کی متابعت کے سات درجات کی تفصیل بتانے کے بعد فرمایا:

کامل تابع داروہ شخص ہے جو متابعت کے ان سات درجوں سے آراستہ ہو۔

بس یہی حضرت مجدد کی سالکین کی تربیت کے لئے بنیاد قرار دیا جاسکتا ہے۔

خود حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات اور رسائل میں ایک طالب اور سالک کی شریعت کے لئے جو خاکہ مرتب کیا ہے ان کی تفصیلات پر نقشبندی مصنفین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ جن میں سے شیخ محمد باقر لاہوری کی ”کنز الہدایات“ شاہ رؤف احمد رافت مجددی کی ”رسالہ سلوک“ شاہ غلام علی دہلوی کی ”ایضاح الطریقت“ شیخ ضیاء اللہ نقشبندی رام پوری کی ”مقاصد سالکین“ شاہ ابوسعید مجددی کی ”ہدایت الطالبین“ اور شیخ ابوالحسن کی ”معارف الاولیاء“ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان سب کی روشنی میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تربیت کا جو خاکہ مرتب ہوتا ہے وہ اس طرح سے ہے جس کی پیروی آپ کے صاحبزادگان اور آپ کے پوتوں نے بھی لی۔

اور ایسی نہج پر سالکوں کی تربیت کر کے انہیں اس قابل بنایا کہ وہ ملک کے طول و عرض میں پھیل کر اسلامی تصوف کی اصل شکل اور روح مسلم معاشرے میں عملی طور پر متعارف کروا سکیں۔ چنانچہ سر ہند سے پورے ہندوستان پھر وسطی ایشیا، چین اور اس کے ملحقہ علاقوں میں یہی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری ہوا۔

حضرت مجدد الف ثانی نے طالبین کی تربیت کے لئے یہ لائحہ عمل اختیار فرمایا کہ ان کی ظاہری تعلیم کا ہونا لازم ہے اور اسی کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کا پہلا زینہ قرار دیا۔ سالکین کو فرماتے ہیں کہ

تمہارے لئے لازم ہے کہ تم اپنے آپ کو عملی طور پر شریعت سے آراستہ کر لو۔ ایک سالک کے واصل الی الحق ہونے کے لئے یہی کچھ لازم ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف عام طالبوں تک تربیت کا دائرہ محدود نہیں رکھا بلکہ امراء اور بادشاہوں کی تربیت اس انداز پر کی کہ جس سے ان کی کامل توجہ دین حق کی طرف مبذول ہوئی۔ چنانچہ قلعہ گوالیار سے رہائی کے بعد جہانگیر بادشاہ کے لشکر میں رہنے کی پابندی کے دوران جو خطوط مریدین اور صاحبزادگان کے نام لکھے وہ بہت قابل توجہ ہیں جس میں آپ نے اپنی تربیت کا طریقہ کار واضح فرمایا ہے فرمایا:

بادشاہ کی اعانت کے بغیر شریعت کا نفاذ ممکن نہیں۔

بادشاہ کی تربیت آپ نے اس طریقے پر کی کہ تمام سابقہ خود ساختہ عقائد کا بطلان کیا اور اکبری دور کے عقل پرستوں کی عقلیت کی قلعی کھول کر رکھ دی کہ عقل کی

marfat.com

Marfat.com

ایمانیات میں کوئی اہمیت نہیں ہے اور بادشاہ کو آپ کی تربیت نے اس قابل بنا دیا کہ وہ شرعی احکام نافذ کرنے لگا اور آخر کار اس خواہش کا اظہار کیا کہ کچھ علماء ہر وقت اس کے ساتھ رہیں تاکہ اس کو شریعت کی تعلیم دیں۔ اسی طرح آپ نے جہانگیر کے وزیر اعظم نواب مرتضیٰ خان فرید بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جو خطوط لکھے ان سے اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں رہ جاتا کہ آپ نے اس قسم کے راسخ العقیدہ امراء کو خطوط لکھ کر نہ صرف اپنا ہم خیال بنایا بلکہ ان کی اس طریقے پر تربیت کی کہ ان کی مجالس میں قصص و سرود کی بجائے، قرآن و سنت کا ذکر ہوتا تھا اور اسلامی قانون یعنی فقہ کی کوئی نہ کوئی کتاب کے کچھ اوراق پڑھ کر باقاعدگی سے سنائے جاتے تھے جن کے مثبت اثرات امراء کے طبقے پر مرتب ہونے لگے۔ گویا آپ کی تربیت کا یہ دوسرا رنگ ہے جس میں آپ نے اپنے عہد کی ذہنی فضا اور مذہبی معتقدات کو بدلنے اور انہیں اس راہ پر چلانے کے اقدامات کئے جو اسلام کی اصل روح ہے اور آپ کی اسی تربیت سے اس وقت کا اہم ترین مسئلہ حل ہوا کہ مسلم معاشرے میں شریعت کی عملی اہمیت کیا ہے اور سلاطین کا جھکاؤ ہندو جوگیوں اور سنیا سیوں کی بجائے علمائے حق اور صوفیائے نامدار کی طرف ہوا۔

جب بادشاہ اور امراء کا جھکاؤ آپ کی اور آپ کے خلفاء کی تربیت کی وجہ سے دین حق کی طرف ہوا تو عوام الناس جو کہ بادشاہ کی سابقہ بے راہ روی کی وجہ سے شریعت سے دور ہو گئے تھے شریعت کی طرف مائل ہونے لگے۔

آپ کی یہ تربیت تصوف میں تطہیر کے عمل سے کم نہیں تھی۔ آپ نے اپنی تربیت کے ذریعے اپنے سے پہلے اور ہم عصر صوفیاء کرام کے طریقہ تربیت پر خاصی سخت

marfat.com

Marfat.com

الفاظ میں تنقید کی انہیں بتایا کہ تربیت کن اصولوں پر کی جاتی ہے۔ وہ اصول تھے شریعت پر عمل پیرا ہونا کہ جس میں صوفی دوسروں کے لئے عملی نمونہ بن جائے۔ صوفی وہ ہے جو خدمت خلق اور حقوق العباد اس طرح سے ادا کرے جو اسلام نے بتائے ہیں اور وہ اس صوفی سے جلدی واصل الی الحق ہوگا جو دنیا چھوڑ کر جنگلوں میں جا چکا ہو۔

آپ نے لاہور کے گورنر اور مشہور عالم خواجہ قلچ خان کو جو خطوط لکھے ان میں سے ایک خط میں لکھتے ہیں:

تمہیں بادشاہ کا قرب حاصل ہے اگر تم اس میں دین کی بات شامل کر دو یعنی بادشاہ سے دین حق کی کوئی بات کرو تو تمہارا یہ کام کسی طرح سے بھی انبیاء سے کم نہیں ہوگا۔

میراں صدر جہاں جو صدر الصدور تھے کو لکھا ہے

تم تربیت کا حق ادا کرو، جو تم بادشاہ سے اسلام کی بات کرو گے وہ ہم جیسے بے دست و پا فقیر اگر ساری عمر جنگلوں میں جا کر عبادت کریں تو تمہارے اس ایک لمحے کے برابر نہیں ہو سکتے۔

اس عہد کے صوفیاء اور تصوف کا جو حشر صوفیاء خام نے کر دیا تھا اس کی ایک ہلکی سی تصویر ہمیں مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ”دبستان مذاہب“ کے صفحات پر بھی نظر آتی ہے۔

اس فضا کو بدل کر اسلامی شریعت کی پابندی کی طرف لانے کے لئے آپ نے جس طرح سے تربیت کی وہ ایک الگ موضوع اور آپ کی تربیت کا اہم ترین حصہ ہے۔

marfat.com

Marfat.com

صوفیاء نے بہت سے نظریات کی ایسی تاویلیں کی تھیں کہ آپ کے دور کے صوفیاء کا ایک طبقہ اس سے بری طرح متاثر ہوا تھا۔

صوفیاء نے وحدۃ الوجود کو ایسے معانی پہنا دیئے تھے کہ جس سے اباحت الحاد و بے دینی کے راستے کھل گئے۔ معاصر کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ اکبر کو صوفیاء خام نے وحدۃ الوجود کی ایسی تعبیرات کر کے بتائیں جن کی مسلمانوں کے کسی بھی فرقے میں گنجائش نہیں تھی۔ یہ کہا گیا کہ صوفی اس وحدۃ الوجود کے مرتبے سے ایسا فنا فی اللہ ہو جاتا ہے کہ اسے خدا میں حلول کر لینا کوئی دشوار نہیں رہتا اس نظریے پر آپ نے کاری ضرب لگائی اور جو خط آپ نے لکھا وہ آپ کی تربیت کے اصولوں کا بہترین نمونہ ہے۔

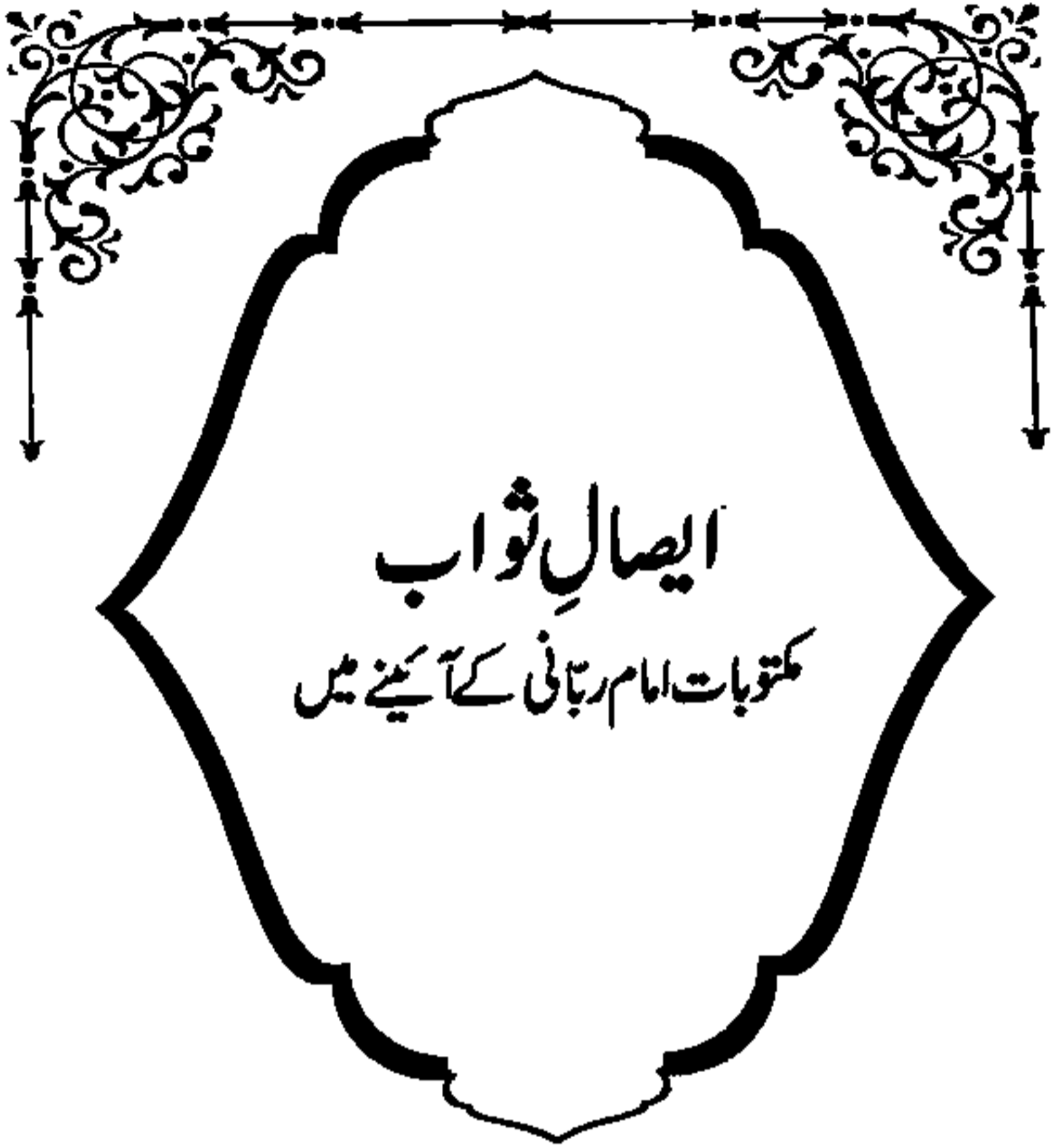
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فنا و بقا شہودی ہے وجودی نہیں کیونکہ بندے کا وجود فنا نہیں ہوتا نہ
عی حق تعالیٰ کے ساتھ متحد ہوتا ہے۔ بندہ ہمیشہ بندہ ہی رہتا ہے اور
رب ہمیشہ رب ہی رہتا ہے۔ وہ لوگ زندیق ہیں، جو فنا و بقا کو
وجودی تصور کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بندہ اپنے وجودی تعینات
کو دور کر کے اپنی اصل کے ساتھ جو کہ تعینات و قیود سے پاک
ہے متحد ہو جاتا ہے اور اپنے آپ سے فانی ہو کر اپنے رب کے
ساتھ بقا حاصل کر لیتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ فنا یہ ہے کہ
انسان اس سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ سب کو بھول جائے اور اس
تعالیٰ کی گرفتاری اور تعلق کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔ یہی مقام

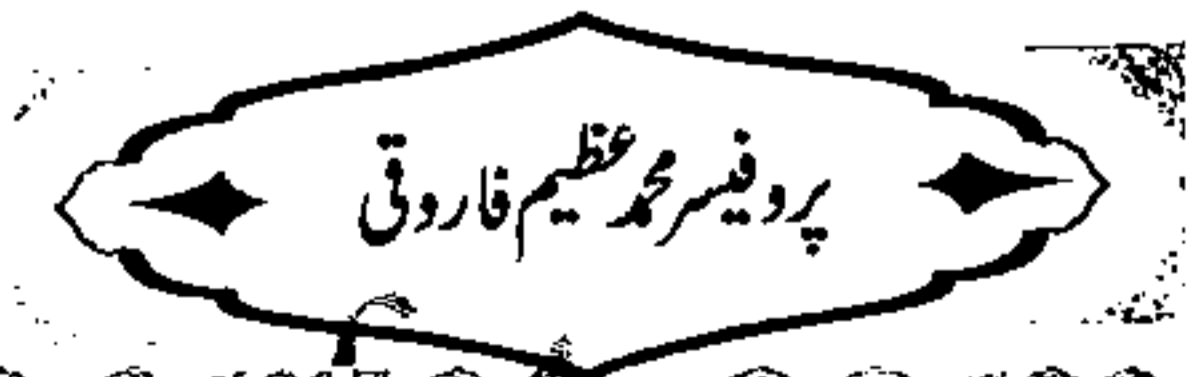
marfat.com

Marfat.com

بندگی کے مناسب ہے اور مقامِ بقا کے مناسب یہ ہے کہ آیاتِ
 انفسی کے مشاہدے کے بعد بندہ اپنے مولا جل سلطانہ کی
 مرادوں پر قائم ہو جائے“۔



ایصالِ ثواب
مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں



پروفیسر محمد عظیم فاروقی

marfat.com

Marfat.com

ایصالِ ثواب: مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

گورنمنٹ کالج آف کامرس، راولپنڈی کینٹ، راولپنڈی

متعدد مفسرین نے سورہ انعام کی درج ذیل آیت کو ایصالِ ثواب کے ثبوت

کے لیے پیش کیا ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلَ
لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ، وَإِنَّ كَثِيرًا
لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُتَعَدِّينَ.

اور تمہیں کیا ہوا ہے، کہ تم اس میں سے نہیں کھاتے جس پر اللہ
عز و جل کا نام لیا گیا ہو اور وہ تم سے منسل بیان کر چکا جو کچھ تم پر
حرام ہوا سوائے اس کے جب تمہیں مجبوری ہو۔ اور بے شک
بہت سارے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں نا سمجھی میں بے
شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت کے ضمن میں مفسرین تحریر فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے مکہ فتح
کیا تو مالِ غنیمت میں وہ تمام جانور بھی ہاتھ لگے جو لات، منات، عزیٰ اور دیگر

بتوں کے نام پر چڑھاوا چڑھا کر چھوڑے گئے تھے۔ اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اُن کے گوشت کے استعمال کے متعلق استفسار کیا تو اللہ کریم نے کھانے، پینے اور حلال و حرام کے متعلق واضح احکامات نازل فرمائے۔ ویسے تو پوری سورہ حلال و حرام کے موضوعات و مضامین سے لبریز ہے، لیکن خاص طور پر یہ آیت نمبر ۱۱۹ اُن خدشات و توہمات کا قلع قمع کرتی ہے جو آج بھی بعض کلمہ پڑھنے والے مسلمان اپنے قلوب و اذہان میں پیدا کیے بیٹھے ہیں، جن کی صریح وضاحت آج سے چودہ سو سال پہلے کر دی گئی تھی۔ نیز امت مسلمہ کے تمام اکابرین اس ضمن میں کسی قسم کے شک و شبہ میں مبتلا نہیں ہیں۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قرآن و سنت کی جملہ تعلیمات کے امین اور پیروکار ہیں۔ دین اسلام کی سر بلندی اور سنت مطہرہ کے احیاء کے لیے آپ کی خدمات ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہیں، لہذا ایصالِ ثواب کے ضمن میں آپ کی رہنمائی یقیناً حق و صداقت پر مبنی ہے۔ جس کا خلاصہ حاضر خدمت ہے۔ جو یہی اہل اسلام اور اہل سنت کا طریقہ مبارک ہے: مرنے کے بعد انسان کی اپنی کمائی کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، ہاں حضور کے ارشاد کے مطابق دوسروں کی نیک کمائی سے مرنے والوں کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی لیے بزرگوں نے ایصالِ ثواب کا طریقہ اپنایا ہے۔ اس کو روکنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی مجبور معذور انسان کی خدمت سے روکے۔ اور یہ سراسر ظلم ہے۔ خواص اور اخص الخواص کی بات الگ ہے۔ عام مرنے والے مسلمان اپنے عزیزوں کے اعمال خیر کے انتظار میں رہتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

marfat.com

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میت قبر میں اس ڈوبنے والے کی طرح ہے جو مدد کے لیے پکار رہا ہے۔ وہ مردہ اپنے والد، والدہ، بھائی یا دوست کی طرف سے ہر وقت دعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب قبر میں کسی کی دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔

بہت سی احادیث مبارکہ سے ایصالِ ثواب کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت مجدد

الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے:

کہ وہ پچشم خود ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایصالِ ثواب سے مرحومین مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خود بھی کھانا پکا کر

ایصالِ ثواب کیا کرتے تھے۔

اور فاتحہ مروجہ بھی دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

آپ نے جو نیاز درویشوں کے لیے روانہ کی تھی وہ مل گئی اور اس

پر سلامتی کے لیے فاتحہ بھی پڑھ دی گئی ہے۔

بدنی اور مالی عبادات کا ثواب دوسرے مسلمانوں کو بخشنا ایصالِ ثواب کہلاتا

ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث اور اقوالِ فقہاء سے ثابت ہے۔ قرآن کریم نے

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب: ۱۰۳ ۲۔ ایضاً دفتر دوم، مکتوب: ۳۶

مسلمانوں کو ایک دوسرے کے لیے دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ ہر نماز میں بھی تمام اہل ایمان کے لیے سلامتی اور بخشش کی دعا کی جاتی ہے۔ حج بدل اور ہدیہ قربانی کسی دوسرے مسلمان کی طرف سے ادا کرنا بھی ایصالِ ثواب کی بین دلیل ہے۔ اسی طرح حتم قرآن، حتم بخاری، حتم فاتحہ، حتم قل میں اجتماعی دعا بھی صدقہ جاریہ اور ایصالِ ثواب کا ایک مستحسن طریقہ تمام اہل اسلام میں جاری و ساری ہے۔ جس میں مٹھائی، کھانا، شیرینی اور خورد و نوش کے جملہ لوازمات شامل ہوتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی بہت سی روایات موجود ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھانا ملاحظہ فرما کر صاحبِ طعام کے لیے دعا فرمائی، بلکہ حکم دیا کہ دعوت کھا کر میزبان کو دعا دو۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کچھ خرے حضور کو پیش فرمائے اور دعائے برکت کی درخواست کی۔ تو حضورؐ نے خوش دلی سے کھانا سامنے رکھ کر دعائے برکت فرمائی۔ اسی طرح غزوہ تبوک کے موقع پر مختصر کھانے سامنے رکھ کر دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے برکت فرما دی۔ حضورؐ ہر سال دو جانور قربانی فرماتے تھے۔ ایک قربانی اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے، جبکہ دوسری قربانی اپنی امت کی طرف سے پیش فرماتے۔ اور آپ ﷺ کے پر وہ فرما جانے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقاعدگی سے دو جانور قربانی فرمائے، ایک اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے، جبکہ دوسری حضور اکرم ﷺ کی طرف سے قربانی فرماتے رہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایصالِ ثواب کی نیت سے مدینہ منورہ میں کنواں کھرا کر وقف کیا تو حضور اکرم ﷺ کے اذن سے اس کا نام ہی ”بئر أم سعد“ یعنی سعد کی ماں کا کنواں رکھا گیا، جس پر کھڑے ہو کر حضورؐ نے خصوصی دعا فرمائی اور پانی بھی نوش فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی کا معمول تھا کہ وہ پابندی سے ایصالِ ثواب کے لیے اہل بیت اطہار کے لیے کھانا وغیرہ مخصوص فرما کر فاتحہ دیتے اور ثواب ہدیہ کرتے۔ ایک مکتوب میں ایصالِ ثواب کرنے کے حوالے سے آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

پیش ازین پچھد سال داب فقیر آن بودہ کہ اگر طعام سے پخت مخصوص بروحانیاں مطہرۃ اہل عبا می ساخت و بہ آن سرور حضرت امیر و حضرت فاطمہ و حضرت امامین را ضم میکرد علیہم الصلوٰت والتسلیمات شے در خواب می بیند کہ آن سرور حاضر است علیہ و غلی آن الصلوٰة والسلام فقیر بر ایشان عرض سلام میکند متوجہ فقیر نمی شوند و بجانب دیگر دارند دریں اثناء بقفیر فرمودند کہ من طعام در خانہ عائشہ می خورم ہر کہ مرا طعام فرستد بخانہ عائشہ فرستد این زمان فقیر دریافت کہ سبب عدم توجہ شریف ایشان آن بودہ کہ فقیر حضرت صدیقہ را در طعام شریک نمی ساخت بعد از آن حضرت صدیقہ را بلکہ سائر ازواج مطہرات را کہ ہمہ اہل بیت اند شریک می ساخت و بجمع اہل بیت تو سل مینمود جا

ترجمہ:

اب سے کچھ سال قبل فقیر کا طریقہ یہ تھا کہ اگر (ایصالِ ثواب کے لیے)

کوئی کھانا پکاتا تو اس کا ثواب صرف اہل بیت کی ارواح کو نذر کرتا، جس میں حضور ﷺ کے ساتھ حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن و حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شامل کرتا۔ ایک رات فقیر نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا مگر آپ ﷺ متوجہ نہ ہوئے اور چہرہ انور دوسری جانب فرمایا۔ اسی دوران فقیر سے ارشاد فرمایا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جسے میرے لیے کھانا بھیجنا ہو وہ عائشہ کے گھر بھیجے۔ اُس وقت فقیر جان گیا کہ مجھ پر توجہ شریف نہ فرمانے کی وجہ یہی ہے کہ فقیر اس کھانے (ایصالِ ثواب) میں حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو شامل نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) بلکہ تمام ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) کو شامل کر لیتا کہ یہ تمام اہل بیت ہیں اور ان تمام اہل بیت کو اپنے لیے وسیلہ بناتا۔

ہمارے معاشرے میں ایصالِ ثواب کا رواج ہے، اس کے لیے قرآن خوانی ہوتی ہے، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہوتا ہے اور مرحوم کے لیے جائز ذبح کر کے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ذبیحہ کے گوشت کو محض اس لیے حرام کہتے ہیں کہ وہ کسی کے نام کیا جاتا ہے۔ گو ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ قرآن کریم میں ایسے گوشت کی حلت کے لیے واضح حکم موجود ہے اور منع کرنے والوں کو حد سے گزر

marfat.com

Marfat.com

جانے والے قرار دیا گیا ہے۔ ہم قرآن حکیم کو چھوڑ کر اپنے دل سے فیصلہ کر لیتے ہیں۔
ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلَ
لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ط وَإِنَّ
كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط إِنَّ رَبَّكَ هُوَ
أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ.

ترجمہ:

اور تمہیں کیا ہوا ہے۔ کہ تم اس میں سے نہیں کھاتے جس پر اللہ عزوجل کا
نام لیا گیا ہو اور وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا تم
پر سوائے اس کے جب تمہیں مجبوری ہو۔ اور بے شک بہت
سارے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں نا سمجھی میں بے شک
تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

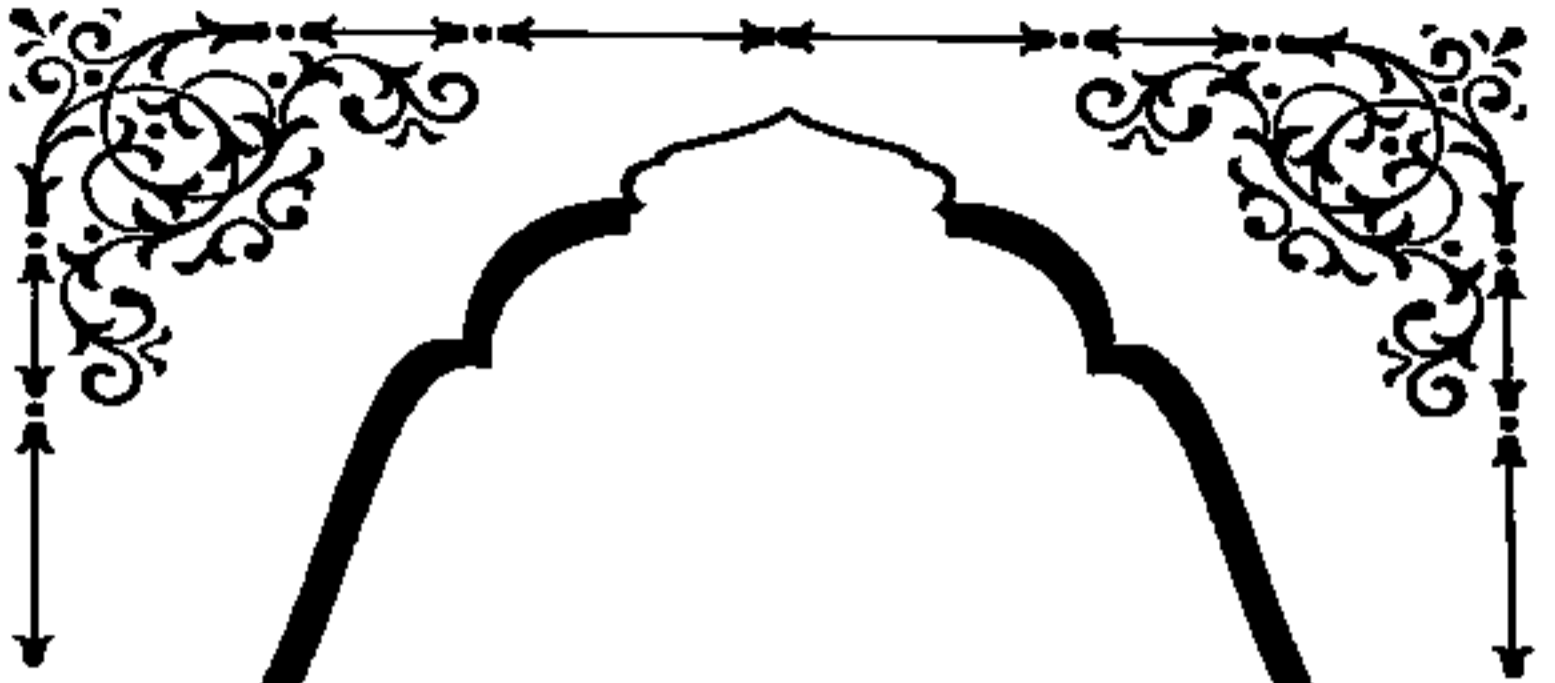
اسی طرح کتوبات میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کلمہ طیبہ
شریف کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ
کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر کسی ایصالِ ثواب کی مجلس میں تشریف فرما تھے،
جس میں ایک صالح اور صاحب کشف نوجوان کو زار و قطار روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے
پر اس نے بتایا کہ وہ اپنی والدہ مرحومہ کو نگاہ کشف سے عذابِ قبر میں مبتلا دیکھ رہا ہے۔
شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس صالح نوجوان پر ترس آیا تو میں نے دل ہی

marfat.com

Marfat.com

دل میں ستر ہزار دفعہ کلمہ طیبہ شریف اُس کی والدہ کو ایصالِ ثواب کر دیا جو بعد از مرگ اپنی بخشش کے لیے پڑھ رکھا تھا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں نقل کیا گیا تھا، لیکن اس حدیث کی صحت کے بارے میں میں شک میں مبتلا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جو نبی میں نے اس پڑھے ہوئے کلام کو نو جوان کی والدہ کے لیے ایصالِ ثواب کیا تو اگلے ہی لمحے اُس صاحب کشف نو جوان کا چہرہ خوشی سے تمتما اُٹھا اور وہ مشکورنگا ہوں سے میری طرف دیکھنے لگا۔ میں نے پوچھا، اے برخوردار! چند لمحے پہلے تو پریشان تھا، مگر اب تو خوش باش نظر آ رہا ہے، ماجرا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور! اب میں اپنی والدہ کو عذابِ قبر نہیں بلکہ جنت کے باغات میں ٹہلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث رسول ﷺ سے مجھے اس نو جوان کے درست کشف کی خبر ملی اور اس صاحب نو جوان کے کشف سے حدیث کی درستگی کی تصدیق مل گئی۔

بہر حال ایصالِ ثواب اور فاتحہ مروّجہ حضرت مجدد الف ثانی کے نزدیک جائز ہے اور وہ خود اسی پر عامل رہے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ ہمیں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اعتدال و صواب کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر رحم و کرم فرمائے اور انہیں اتفاق و اتحاد سے دینِ متین کی سر بلندی کے لیے فکرو عمل کے میدان میں جہد مسلسل کے جذبہ سے سرشار فرمائے۔ اور جملہ اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی اور رہتی دنیا تک سلامت باکرامت رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔



سابقہ کانفرنسز میں پیش کیے جانے
والے مقالات کے عنوانات



marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مندرجہ ذیل فہرست مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام فلیٹیز ہوٹل
تحریر کارکنانِ پاکستان شاہراہ قائد اعظم، لاہور اور کانفرنس ہال ہمدرد مرکز لٹن روڈ لاہور
میں ماہ صفر المظفر میں منعقدہ ”سالانہ قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ میں پیش کیے
گئے مقالات پر مشتمل ہے۔ ان مقالات کو جمیل اطہر سرہندی صاحب نے کتاب بعنوان
”سخ سرہند“ میں ترتیب دیا ہے۔

نمبر شمار	عنوان مقالہ	نام مقالہ نگار
۱۔	اللہ والوں کی سر زمین	جمیل اطہر سرہندی
۲۔	حضرت امام ربانی	جمیل اطہر سرہندی
۳۔	صاحب اسرار	جمیل اطہر سرہندی
۴۔	بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی	جمیل اطہر سرہندی
۵۔	مسلم قومیت کا داعی	جمیل اطہر سرہندی
۶۔	اکبر کا دین الہی	جمیل اطہر سرہندی
۷۔	وحدت الوجود سے وحدت الشہود	جمیل اطہر سرہندی
۸۔	مجدد سے قائد تک	جناب زید اے سلہری
۹۔	سرمایہ ملت کا نگہبان	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
۱۰۔	نفس گرم کی تاثیر	پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔	گرمی احرار	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
۱۲۔	مکتوبات کے آئینے میں	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرچیوری
۱۳۔	احیائے دین کا نور	سید انور علی ایڈووکیٹ
۱۴۔	نرالی شان کا مجدد	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۱۵۔	وانائے راز	پروفیسر انیس احمد شیخ
۱۶۔	ولوہ حق	عبدالکریم شمیر
۱۷۔	تجدید دین	پروفیسر محمد عارف اظہر
۱۸۔	خواجه باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور
۱۹۔	آفتاب درخشاں	ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی
۲۰۔	اقبال کی نظر میں	ڈاکٹر رحیم بخش شاہین
۲۱۔	بہترین جہاد	پروفیسر سعید احمد خاں
۲۲۔	صراط مستقیم	پروفیسر حافظ اعتبار احمد خاں
۲۳۔	مرید سے مراد تک	پروفیسر عبدالعزیز خان نیازی

مندرجہ ذیل مقالات مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام ۷-۱۱ اپریل

۲۰۰۴ بروز ہفتہ بوقت ۴ بجے سے پہر کانفرنس ہال ہمدرد مرکز لٹرن روڈ لاہور میں منعقدہ

کانفرنس میں پیش کیے گئے تھے۔ جو سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

نے ”افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر“ کے نام سے مرتب کر دیے تھے۔

marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۲۔	دوقومی نظریہ اور تحریک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۳۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے اولین بانی	حبیب الرحمن شامی
۴۔	فکر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کتوبات کے آئینے میں	مفتی محمد صدیق ہزاروی
۵۔	حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی نظر میں	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۷۔	اللہ والوں کی سر زمین	جہیل اطہر سرہندی

مندرجہ ذیل مقالات مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام ۲۴۔ اپریل ۲۰۰۵ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے دن ایوان اقبال ایجنڈا لاہور میں منعقدہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ اور مسعود طلت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی مرتبہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی پہلی سات جلدوں کی تقریب رونمائی“ کے موقع پر پیش کیے گئے تھے۔ جو سرور طلت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ”ارمغان امام ربانی (جلد اول)“ کے

marfat.com

Marfat.com

نام سے مرتب کر دیے تھے۔

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ	حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔	جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کا اجمالی جائزہ، اظہار تشکر و امتنان	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۳۔	تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی	مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
۴۔	تعارف جہان امام ربانی	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی
۵۔	امام ربانی مجدد الف ثانی	صاحبزادہ ابوالسرور محمد سرور احمد
۶۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کالاہور سے رابطہ	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۷۔	شریعت، طریقت اور حقیقت امام ربانی کی نظر میں	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۸۔	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور ترویج شریعت	پروفیسر محمد احسان ہاشمی
۹۔	امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت فقیہ اسلام	علامہ مفتی صدیق ہزاروی
۱۰۔	حضرت مجدد الف ثانی کے تفسیری نکات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

۱۱۔	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اور عشق رسول ﷺ	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۱۲۔	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد
۱۳۔	نقشبندی مشائخ اور تحفظ ناموس رسالت	ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
۱۴۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی نگارشات	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۱۵۔	بلوچستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ممتاز خانقاہیں	ڈاکٹر سلطان الطاف علی
۱۶۔	خانوادہ مجددیہ سے قائد اعظم کے اجداد کی عقیدت	سید صابر حسین شاہ بخاری
۱۷۔	حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور مستشرقین	ڈاکٹر سلطان شاہ
۱۸۔	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک احیاء دین	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۱۹۔	سرہند شریف، اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی
۲۰۔	خطبہ صدارت	مشتی اعظم ہند علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد

مندرجہ ذیل مقالات مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام ۱۸۔ مارچ

۲۰۰۷ بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر کانفرنس ہال بھدرمر کنونشن روڈ لاہور منعقدہ

”امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ اور مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی مرتبہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی پہلی

marfat.com

Marfat.com

سات جلدوں کے بعد مزید ۵ جلدوں کی تقریب رونمائی کے موقع پر پیش کیے گئے تھے۔ جو سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے "فکر امام ربانی" کے نام سے مرتب کر دیے تھے۔

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	آئینہ فاروق اعظم (امام ربانی مجتہد الف ثانی علیہ الرحمہ)	مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
۲۔	دوقومی نظریہ اور امام ربانی مجتہد الف ثانی رحمہ	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۳۔	حضرت مجتہد الف ثانی رحمہ کا نظام تبلیغ	علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۴۔	حضرت امام ربانی رحمہ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۵۔	حضرت مجتہد الف ثانی رحمہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ کے روابط	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۶۔	حضرت مجدد کا تصور اجتہاد	ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
۷۔	حضرت مجتہد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور سرمایہ ملت کی جمہوریت	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۸۔	اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد رحمہ اندلیہ کے اولاد و احفاد	صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ المشہدی
۹۔	صدارتی خطبہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد سرور احمد

مندرجہ ذیل مقالات مجتہد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام ۹ مارچ ۲۰۰۸ء

بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور میں منعقدہ کانفرنس

marfat.com

Marfat.com

اور جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی کل پندرہ جلدوں میں سے آخری تین جلدوں "باقیات جہان امام ربانی" کی تقریب رونمائی کے موقع پر پیش کیے گئے تھے جو سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے "نذر مجدد" کے نام سے مرتب کر دیے تھے۔

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	در بار رسالت مآب ﷺ میں حضرت مجدد الف ثانی کی مقبولیت	مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
۲۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات عالیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد سرور احمد
۳۔	مکتوبات امام ربانی میں عقائد اہل سنت	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
۴۔	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اہداف نظریات یا شخصیات	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۵۔	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ملت اسلامیہ کو تفریقہ میں مبتلا نہیں کیا	علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۶۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ جہاد	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۷۔	مجاہدین اسلام کو حضرت مجدد کے نصاب	پروفیسر راغب الیاس شاہ
۸۔	حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی مجاہدانہ تبلیغ سے جہانگیر	علامہ ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی

۹۔	حضرت مجدد کے خسر شیخ تھامسری کی جلاوطنی اور شہادت	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۱۰۔	وحدۃ الشہود گرہ کشائے وحدۃ الوجود	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
۱۱۔	مکتوبات امام ربانی کے ماخذ	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
۱۲۔	شیخ سلطان اور مجددیت	محمد ظہیل مجددی
۱۳۔	صدارتی خطبہ	مفتی محمد معظم احمد

مندرجہ ذیل مقالات مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام ۱۳ فروری ۲۰۱۰ء بروز اتوار سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور میں منعقدہ ۳۳ ویں سالانہ قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس میں پیش کیے گئے تھے۔ جو پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے ”ارمغان امام ربانی (جلد دوم)“ کے نام سے مرتب کر دیے ہیں۔

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار
۱۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور دو قومی نظریہ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
۲۔	تعلیمات مجددیہ کی ضرورت اور عصر حاضر	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
۳۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنی طرف دعوت نہیں دی، اتباع سنت اور اکابر اہلسنت کی طرف متوجہ کیا	پروفیسر قاری مشتاق احمد
۴۔	عالمی سطح پر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا اثر و رسوخ	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۵۔	تکفیر مسلم میں حضرت مجددیہ کی مکمل احتیاط	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

۶۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اوراد و وظائف	پروفیسر راغب الیاس شاہ
۷۔	معارف (اعظم گڑھ) میں تذکارِ مجدد	ڈاکٹر حافظ محمد سجاد
۸۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا دعوتی منہج و اسلوب	ڈاکٹر محمد اکرم ورک
۹۔	حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے تعلیمی نظریات	ڈاکٹر محفوظ احمد
۱۰۔	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عربی اسلوب نگارش (عربی مکاتیب کی روشنی میں)	ڈاکٹر حافظ افتخار احمد خان
۱۱۔	رسالہ تہلیلہ کا اسلوب نگارش	ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی
۱۲۔	مکتوباتِ امام ربانی کے فکری اور عملی پہلو	پروفیسر محمد عظیم فاروقی
۱۳۔	روئیداد	محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

مذکورہ بالا کتب سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ اشاعتی ادارہ ”شیر ربانی پبلیکیشنز“ کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہیں۔

برائے رابطہ:

شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور

(جامع مسجد قادریہ شیر ربانی، چوک شیر ربانی، شیر ربانی روڈ، ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیامزنگ سمن آباد لاہور)

marfat.com

Marfat.com

موبائل

پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس (جی سی یونیورسٹی لاہور): 0300-6659771

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی (یکرزی جزل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور): 0300-4299321

نوٹ

☆ کتاب بعنوان ”شیخ سرہند“ مرتبہ جمیل اطہر سرہندی (صدر مجدد الف ثانی

سوسائٹی لاہور و چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت و تجارت) (۱)۔ ادارہ اسلامیات:۔ ۱۹۰۔ اتارکلی

لاہور (۲)۔ داراشاعت:۔ اردو بازار کراچی۔ (۳)۔ ادارہ المعارف:۔ ڈاکخانہ دارالعلوم

کراچی ۱۴

(۴)۔ مکتبہ دارالعلوم:۔ کراچی ۱۴ سے رابطہ کر سکتے ہیں

☆ شیر ربانی پبلیکیشنز کے حصول کے لیے مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ، لاہور

سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com



ترتیب

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباسی

marfat.com

Marfat.com

وَقَدْ أَكَلْنَا

marfat.com

Marfat.com



marfat.com

Marfat.com

یکم رجب المرجب ۱۴۲۵ھ / ۱۸ اگست ۲۰۰۴ء

بردار محترم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملفوظات نقشبندیہ نظر نواز ہوئی۔ نوازش و کرم کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

جہان امام ربانی کا کام جاری ہے آپ دعا فرماتے رہیں۔

اصل میں ماہنامہ السیف (راولپنڈی) شمارہ فقیر کا ایک مضمون حیات اقبال

شائع ہوا تھا۔ عبدالستار طاہر صاحب کو برسوں سے اس کی تلاش ہے جو ابھی تک نہیں ملا۔

باقی ریٹائرمنٹ کے بعد مختلف مسائل آپ کے سامنے ہوں گے۔ اللہ کی طرف متوجہ

رہیں وہی کارساز و مشکل کشا ہے۔ ان شاء اللہ! پردہ غیب سے حل ہوتے جائیں گے۔

ہرگز مایوس و متکبر نہ ہوں اور دل سے ”حسبی اللہ ونعم الوکیل“ پڑھتے رہیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۱ رمضان المبارک، ۱۴۲۶ھ

برادرِ مزید مجید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ نظر نواز ہوا۔ شکر یہ۔ یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ مقالہ قلم بند کر رہے ہیں۔ دو جلدوں کی کمپوزنگ کا کام جاری ہے۔ اس لئے جلدی ممکن ہو تو اچھا ہے۔ فقیر عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کے لئے گیا ہوا تھا۔ مدبر اعزازی نے ڈاکٹر صاحب کے احوال المظہر میں شامل کر دیئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب فقیر کے محسن اساتذہ میں سے ہیں۔ ”سیرت مجدد الف ثانی“ کا نیا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ جلد بندی میں ہے۔ عربی میں بھی فقیر کے بھتیجے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی سیرت پر کتاب لکھی ہے وہ بھی تیاری کے مرحلے میں ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۴ اکتوبر ۲۰۰۵ء

برادرم زید مجدد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ موصول ہوا۔ آپ نے سچ فرمایا، فقیر کے خیال میں ایک مقالہ مندرجہ ذیل عنوان پر رقم کر کے بھیج دیں۔

”قادری شہرت پانے والے نقشبندی مشائخ کرام“

یہ آپ ہی لکھ سکتے ہیں اور ضروری بھی ہے۔

آپ نے پڑھا کہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فقیر کے محسن و مشفق استاد تھے۔ ابتدا میں پکے سنی تھے مگر آخر میں ان کے ارد گرد دیوبندی اور تبلیغی جماعت والے جمع ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے کبھی شان رسالت مآب میں گستاخی نہ کی مگر گستاخان رسول کو تاویل کے ساتھ مسلمان سمجھتے تھے۔ ان کے بارے میں کیا لکھا جائے؟

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۳۱ اگست ۲۰۰۶ء

مکرمی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرم نامہ باعث طمانینت و مسرت ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی پریشانیاں دور فرمائے آمین۔ فقیر نے اپنی طرف سے حضرت افضل حسین شاہ صاحب کو لکھ دیا۔ خدا کرے وہ متوجہ ہوں۔

پہلے بھی کچھ لکھ چکا ہوں۔ جہاں امام ربانی کی مزید پانچ جلدیں تیار ہو رہی ہیں۔ تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اس سلسلے میں شاید مارچ کے پہلے ہفتہ میں محفل تشکر منعقد ہو۔ ممکن ہو تو آپ بھی شریک ہوں۔ اس موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ قلم بند فرمایا

”نقشبندی مجددی سلاطین عالم“

اس عنوان کے تحت سلاطین مغلیہ، سلاطین افغانستان اور سلاطین عثمانیہ وغیرہ آسکتے ہیں۔ یہ مقالہ طویل ہو گیا تو الگ شائع کر دیا جائے گا ان شاء اللہ آپ ضرور توجہ فرمائیں۔

مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین! اہل خانہ کو سلام و دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۷ ستمبر ۲۰۰۶ء

بردارم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا ہے، ملا ہوگا۔ فقیر نے ایک عنوان پیش کیا

تھا۔

”نقشبندی مجددی سلاطین عالم“

بعد میں ایک خاکہ ذہن میں ابھرا تو قلم بند کر کے بھیج رہا ہوں (۱)۔ فقیر کا

خیال ہے کہ اس عنوان پر ایک کتاب تیار ہو جائے گی۔ مولا کریم آپ کو صحت کاملہ عطا

فرمائے اور پریشانیاں دور فرمائے آمین۔ اس عنوان کے بارے میں اپنی رائے اور

ارادے سے مطلع فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

۱۔ خاکہ میں خاکہ موجود نہیں ہے۔ شاید طبعی طور پر لکھا ہو جو کلمہ کیا گیا
marfat.com

Marfat.com

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ / ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۶ء

عید مبارک!

ان لكل قوم عید او هذا عیدنا

محبی و مخلصی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تہنیت عید سعید قبول فرمائیں۔۔۔۔۔ یہ عید عطاءے ربانی ہے، تحفہ محبوب سبحانی

ہے۔۔۔۔۔ یہ عید کرم بالائے کرم ہے، یہ عید بہاروں کا حاصل ہے، یہ عید

عابدوں زاہدوں کی عید ہے۔۔۔۔۔ یہ دن منعم کو بھلانے کا دن نہیں، یاد کرنے کا دن ہے، یہ

دن کھیل کود کا دن نہیں، عبادت و ریاضت کا دن ہے، یہ دن سرمستی و سرشاری کا دن نہیں،

تشکر و احسان مندی کا دن ہے، یہ دن خود فراموشی کا دن نہیں، غریبوں اور ناداروں کو یاد

کرنے کا دن ہے۔۔۔۔۔ یہ دن الفت و محبت کا دن ہے، یہ دن غفور درگزر کا دن ہے

۔۔۔۔۔ نافرمانیوں کا نہیں، فرماں برداریوں کا دن ہے، جفا شعار یوں کا نہیں،

وفا شعار یوں کا دن ہے۔۔۔۔۔ یہ دن زندگی کا سنگھار ہے، یہ دن زندگی کا وقار ہے، یہ

دن زندگی کی بہار ہے۔۔۔۔۔ یہ عید روزے داروں کی عید ہے، یہ عید ناداروں کی عید ہے

، یہ عید غمزدوں کی عید ہے، یہ عید پریشاں حالوں کی عید ہے، یہ عید یتیموں کی عید ہے

۔۔۔۔۔ یہ عید ناامیدوں اور مایوسوں کی عید ہے، یہ عید مظلوموں اور مجبوروں کی عید ہے

۔۔۔۔۔ کوئی خوشی منائیں یا نہ منائیں مگر یہ خوشی منانی ہی منانی ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے

فرمایا ”ہر قوم کی عید ہوتی ہے، یہ ہماری عید ہے“۔ جس دن کو وہ عید بتادیں، وہ خوشی کا دن

marfat.com

Marfat.com

کیوں نہ ہو؟ کس کی مجال کہ اس خوشی کو غم کی نذر کر دے!۔۔۔۔۔ وہی رلاتا ہے، وہی ہنساتا ہے، جب وہ ہنسائے تو کیوں نہ ہنسیں؟ یہ دن اس کی دل داریوں کا دن ہے۔۔۔۔۔ یہ دن عزیزوں اور رشتہ داروں کے منانے کا دن ہے، یہ دن مہمان نوازیوں اور کھانا کھلانے کا دن ہے، یہ دن دینے دلانے اور لینے دینے کا دن ہے، یہ دن ملنے جلنے کا دن ہے، یہ دن آنے جانے کا دن ہے۔۔۔۔۔

اس کا کرم کہ بیکراں رحمتوں سے نوازا اور شکر کی توفیق بھی عطا فرمائی۔۔۔۔۔ ہزار ہزار شکرانِ نعمتوں کا جو ماہ مبارک میں عطا فرما ہوئیں، ہزار ہا شکرانِ برکتوں کا جو ماہ مبارک میں عطا فرمائیں۔۔۔۔۔ ہزار ہزار شکرانِ رحمتوں کا جو اس دن عطا ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔

فقیر اور سب اہل خانہ کی طرف سے اس عید سعید پر دلی مبارک باد اور سلام مسنون قبول فرمائیں، مولائے کریم ہم سب کو اپنی طرف متوجہ رکھے اور اپنی رضا پر راضی رکھے۔۔۔۔۔ آمین!

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۸ اکتوبر ۲۰۰۶ء

محترم و مکرم محمد صادق قصوری (برج کلاں)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی سرپرستی میں ۲۰۰۲ء میں کراچی میں انٹرنیشنل امام ربانی فاؤنڈیشن قائم کی گئی جس کی نگرانی میں حضرت مجدد الف ثانی پر ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا سات جلدوں میں تیار ہو کر ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا "اظہار تشکر" کی شاندار محفلیں کراچی، لاہور، دہلی میں منعقد ہوئیں اور اس انسائیکلو پیڈیا کا اجراء ہوا۔ الحمد للہ کام جاری رہا اور مزید پانچ ضخیم جلدیں تیار ہو گئیں، ان بارہ جلدوں کے مجموعی صفحات سات ہزار سے زیادہ ہوں گے۔ موخر الذکر پانچ جلدوں کے اجراء کے سلسلے میں مارچ ۲۰۰۷ء میں "اظہار تشکر" کی محفل منعقد ہوگی۔ جس میں فضلاء و محققین تحقیقی مقالات پیش کریں گے جو "مجلہ یادگار مجدد" میں شائع ہوں گے۔ آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس کانفرنس کے لئے اپنا دقیق مقالہ جو کم از کم ۵ فل اسکیپ سائز کے صفحات پر مشتمل ہو جنوری ۲۰۰۷ء تک ہمیں ارسال فرمادیں، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے آپ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان تجویز کیا ہے۔

"ردقادیانیت میں مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کی خدمات"

اگر مقالہ طویل ہو جائے تو اس کا خلاصہ تیار کر لیں جو دس منٹ میں کانفرنس میں پڑھ لیا جائے اصل مقالہ "یادگار مجدد" میں شائع ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اگر مناسب

marfat.com

Marfat.com

خیال فرمائیں تو مقالہ کمپوز کرا کر بھیج دیں اور معذرت کی صورت میں فوراً مطلع فرمادیں تاکہ یہ عنوان کسی دوسرے فاضل کو دے دیا جائے۔۔۔ امید ہے کہ کرم فرمائیں گے اور مایوس نہ کریں گے۔۔۔ دعاؤں کا محتاج

فقط والسلام

جاوید اقبال مظہری

بانی (امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس (انٹرنیشنل) کراچی، منعقدہ مارچ ۱۹۷۰ء

کے لیے لکھے جانے والے مقالات کے مجوزہ عنوانات

- ۱۔ نفاذ شریعت اسلامی اور تصور وحدۃ الوجود
- ۲۔ نفاذ شریعت اسلامی اور تصور وحدۃ الشہود
- ۳۔ تفردات حضرت مجدد الف ثانی
- ۴۔ وجود و عدم، مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں
- ۵۔ عہد اکبری مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں
- ۶۔ امام ربانی اور سلسلہ عالیہ قادریہ (مکتوبات امام ربانی کے حوالے سے)
- ۷۔ امام ربانی اور سلسلہ عالیہ چشتیہ (مکتوبات امام ربانی کے حوالے سے)
- ۸۔ علم حصولی اور علم حضوری مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں

marfat.com

Marfat.com

- ۹۔ مستحقین کے لئے اعیان مملکت کے نام سفارشات (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)
- ۱۰۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ مصر میں
- ۱۱۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ عرب میں
- ۱۲۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ امریکہ میں
- ۱۳۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ برطانیہ میں
- ۱۴۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ جرمنی میں
- ۱۵۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ روس میں
- ۱۶۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ بنگلہ دیش میں
- ۱۷۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ترکی میں
- ۱۸۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ افغانستان میں
- ۱۹۔ امام ربانی کے مکتوب الہیم (علماء کرام)
- ۲۰۔ امام ربانی کے مکتوب الہیم (فقراء عظام)
- ۲۱۔ امام ربانی کے مکتوب الہیم (بادشاہ اور وزراء مملکت، شہزادگان)
- ۲۲۔ نقشبندی مجددی سلاطین، شہزادے، شہزادیاں
- ۲۳۔ مولانا محمد رضا علی خاں نقشبندی اور ان کے مرشد کریم
- ۲۴۔ فتاویٰ رضویہ میں اذکار مجدد الف ثانی
- ۲۵۔ فتاویٰ رضویہ میں مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے اذکار
- ۲۶۔ جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ

- ۲۷۔ حضرت مجدد الف ثانی کا اسلوب تحریر مکتوبات کی روشنی میں
- ۲۸۔ حضرت امام ربانی اور عظمت سلسلہ نقشبندیہ
- ۲۹۔ محمد مکی کے مشائخ نقشبندیہ
- ۳۰۔ شیخ آدم بنوری اور ان کے فیوض و برکات
- ۳۱۔ اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
- ۳۲۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشرقی نقیب شیخ خالد کردی ثم بغدادی
- ۳۳۔ چودہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
- ۳۴۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مغربی نقیب شیخ محمد ناظم قبرصی
- ۳۵۔ حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ تبلیغ و ارشاد
- ۳۶۔ حضرت مجدد الف ثانی کا بے مثل تحمل و تدبیر
- ۳۷۔ صاحب زادگان کے نام مکتوبات شریفہ کے خاص مباحث
- ۳۸۔ عرفاء کے نام مکتوبات شریفہ کے خاص مباحث
- ۳۹۔ علماء کے نام مکتوبات شریفہ کے خاص مباحث
- ۴۰۔ اعیان مملکت کے نام مکتوبات شریفہ کے خاص مباحث
- ۴۱۔ فارسی ادب عالیہ میں مکتوبات شریفہ کا مقام
- ۴۲۔ مکتوبات شریفہ کی روشنی میں حضرت مجدد الف ثانی کا علمی مقام و مرتبہ
- ۴۳۔ عالمی کتب خانوں میں مجددی مخطوطات
- ۴۴۔ اشاعت مسلک اہل سنت و جماعت میں حضرت مجددی کی اولاد امجاد کا کردار

- ۴۵۔ مکتوباتِ امام ربانی خزینہٴ اسرار و معارف
- ۴۶۔ امام ربانی کی شانِ علم
- ۴۷۔ امام ربانی کا شانِ تقویٰ
- ۴۸۔ امام ربانی اور اتباعِ سلف
- ۴۹۔ امام ربانی اور سنت کی اہمیت
- ۵۰۔ مکتوباتِ امام ربانی میں مخالفین کو عارفانہ ہدایت و نصیحت
- ۵۱۔ ولایتِ عامہ اور ولایتِ خاصہ حضرت مجدد کی نظر میں
- ۵۲۔ انفس و آفاق حضرت مجدد کی نظر میں
- ۵۳۔ حقیقتِ کعبہ اور حقیقتِ محمدیہ حضرت مجدد کی نظر میں
- ۵۴۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت مجدد کی نظر میں
- ۵۵۔ علماء حق اور علماء سوء حضرت مجدد کی نظر میں
- ۵۶۔ اشارے کنایوں میں حضرت مجدد پر تنقیدات
- ۵۷۔ امام ربانی مجدد الف ثانی کے ہمہ گیر اثرات
- ۵۸۔ اجتہاداتِ امام ربانی مجدد الف ثانی
- ۵۹۔ مسجد فتحپوری دہلی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا عظیم مرکز
- ۶۰۔ خانقاہ مظہریہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا عظیم مرکز
- ۶۱۔ گستاخ و بے ادب مکتوباتِ امام ربانی کی روشنی میں
- ۶۲۔ جہانِ امام ربانی میری نظر میں

۶۳۔ دربار عالیہ روضہ شریف کے سجادہ نشینوں کے اسماء گرامی مع سنین وفات و مختصر حالات

۶۴۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ عرب میں

marfat.com

Marfat.com

۲۶ مارچ ۲۰۰۷ء

بردارم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دونوں عنایت نامے موصول ہوئے شکر یہ۔ فقیر بخیر و عافیت ہے۔ آپ کی
مخلصانہ و کریمانہ دعاؤں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔

مارچ کی کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ جہاں امام ربانی کی ۵ جلدیں شائع ہو
گئی ہیں۔ لاہور اور دہلی کی کانفرنس بھی کامیاب ہوئیں۔ ایک خط ارسال کیا تھا جس
میں مولانا سعادت علی کے نام آپ کی معرفت کتابوں کے متعلق استفسار تھا۔ کیوں کہ
مولانا سے وعدہ کیا تھا اس لیے مسلسل ایفائے وعدہ کا خیال آتا ہے۔ جواب مرحمت
فرما کر ممنون فرمائیں، دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۷ ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ / ۵۱ مئی ۲۰۰۷ء

مکرمی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکی پریشانیوں کا علم ہو کر بہت صدمہ ہوا۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”پریشانیاں بھی اللہ کی نعمتیں ہیں ان کو گلے لگانا چاہئے“

اللہ تعالیٰ آپکی پریشانیاں دور فرمائے اور پردہ غیب سے مدد فرمائے آمین۔

کانفرنس میں آپکی عدم شرکت سے افسوس ہوا۔ کتابیں وہیں مل جاتیں، اب لاہور میں

ایک مرید باصفا کو بھیجی جائیں گی آپ ان سے لے لیں۔ پہلی سات جلدیں ہرخ جلد کی

ہیں یا سیاہ جلد کی یہ بھی تحریر فرمادیں۔ مولانا سعادت علی قادری رضوی صاحب کو کتابیں

پہنچادیں۔ بہت بہت شکر یہ۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اہل خانہ کو سلام و دعا کہہ دیں۔

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۳ جون ۲۰۰۷ء

بردارم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ موصول ہوا آپ کی صحت اور حالات سے تشویش رہتی ہے۔ موٹی

تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور مالی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی سے متعلق آپ کے تاثرات کا ممنون ہوں۔

”باقیات جہان امام ربانی“ کے عنوان سے دو جلدیں اور مرتب ہو رہی ہیں۔ کوئی منقبت

آپ کے پاس ہو تو بھیج دیں۔

بقیہ پانچ جلدیں ان شاء اللہ تعالیٰ بھجوا دی جائیں گی۔ دعاؤں میں یاد

رکھیں۔ اہل خانہ کو سلام و دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۸ جون ۲۰۰۷ء

مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دونوں عنایت نامے موصول ہوئے۔ فقیر کو اطلاع ملی ہے کہ جہان امام ربانی کی پانچ جلدیں آپ کے نام بھیج دی گئیں مطلع کریں تاکہ اطمینان ہو۔

تذکرہ شعرائے جماعتیہ تلاش کی نہ ملی، آپ کو تکلیف نہ ہو تو جس منقبت کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ارسال فرمادیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اہل خانہ کو سلام و دعا۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

یکم جولائی ۲۰۰۷ء

بردارم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکتوب عزیز اور کتاب نظر نواز ہوئے شکر یہ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس منقبت کا انتخاب شامل کر لیا جائے گا۔ جہان امام ربانی کے لئے ادارے سے کہا ہے جو رجسٹری نمبر دیں گے تو آپ کو مطلع کر دوں گا۔ اپنا فون نمبر بھی لکھ دیں تاکہ وہ براہ راست رابطہ کر سکیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ گھر میں سب کو سلام و دعا۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

نوٹ:

دہلی سے مفتی مکرم صاحب نے اسٹکرز بھیجے تھے۔ مرسلہ منقبت کے ایک شعر میں ”یا مجدد المدد“ پڑھ کر اسٹکرز یاد آئے۔

فقیر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۳۱ نومبر ۲۰۰۷ء

برادرِ مزید مجید

سلام مسنون

عنایت نامہ موصول ہوا۔ مقالہ تحریک ختم نبوت کے حوالے سے مطلوب ہے۔
نومبر میں مکمل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر رہنے دیں کیونکہ جہان امام ربانی آخری مراحل
میں ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲ جنوری ۲۰۰۹ء

برادرِ مزید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ باعث مسرت ہوا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔ سیرت مجدد الف ثانی میں ایک عربی مقالہ کا عکس ہے اور آخر میں ازبکستان میں مدفون مشائخ نقشبندیہ کے مزارات کے عکس ہیں۔ یہ اہم اضافہ ہیں۔

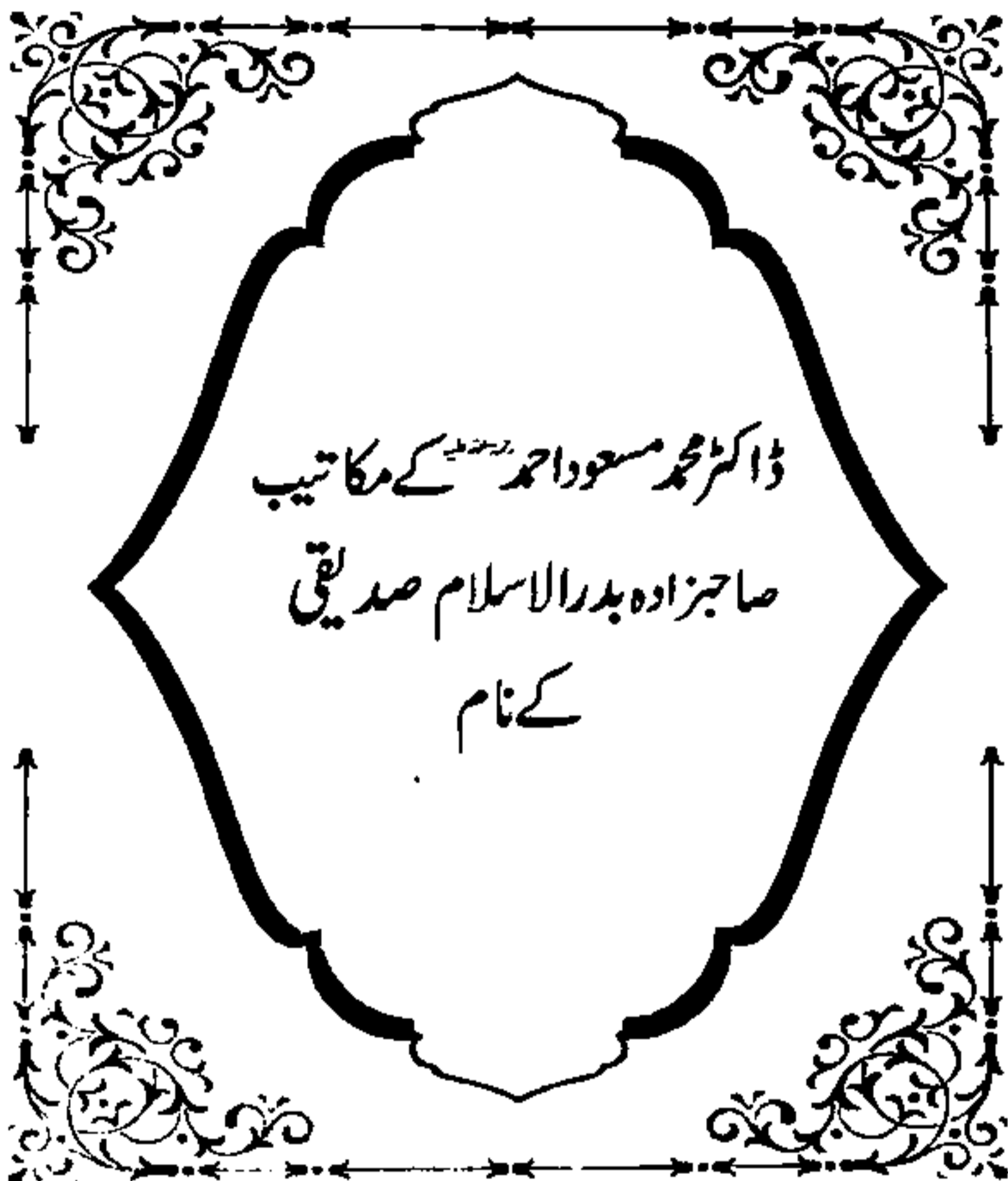
چونکہ جہانِ امام ربانی کی تین مزید جلدیں زیر ترتیب ہیں اس لئے شرح رباعیات کی اشاعت مشکل ہے۔ صوفی غلام سرور صاحب سے رابطہ فرمائیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com



ڈاکٹر محمد مسعود احمد ریسٹنڈنٹ کے مکاتیب

صاحبزادہ بدرالاسلام صدیقی

کے نام

marfat.com

Marfat.com

یکم صفر المنظر ۱۳۰۱ھ

۸ مئی ۱۹۹۸ء

مکرمی زید محمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مقالہ موصول ہوا۔ شکریہ فقیر نے مختصر تقدیم لکھ دی ہے۔ ممکن ہوا تو بعد میں "لباس مبارک" پر ایک مقالہ بھی پیش کر دوں گا۔ چھ ماہ سے طبیعت ناساز ہے۔ آپ نے خود خط نہیں لکھا۔ فقیر جیسے گنہگاروں کو خط لکھنے میں آپ نے کیوں تکلف کیا؟ فقیر کے والد ماجد مفتی اعظم محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ باوجود کبر سنی اور ضعف و نقاہت کے خود خط تحریر فرماتے تھے، فقیر نے کئی بار عرض کیا مگر منظور نہ فرمایا۔

والد ماجد غلہ عالی کو فقیر کا سلام کریں۔ حضرت جد امجد دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوں تو سلام کہہ دیں۔ حاضرین محفل کو سلام

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

نوٹ: تمام کی اجزاء کے بارے میں جو روایت ہے اس کا مستند حوالہ شامل کریں ورنہ حذف کر دیں

فقیر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۵ فروری ۲۰۰۱ء

اخئی العزیز زید مجرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے مسودہ اور حوالہ جات کی فہرست مل گئی تھی چوں کہ فقیر مصروف تھا اس لیے سردست ”تحقیق الحق“ بغیر حوالہ جات شائع کر دی۔ حوالوں کو الگ کمپوز کرا کے ضمیمے کے طور پر کتاب کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ آپ کی مخلصانہ سہی کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ کتاب ”حج و عمرہ“ بھی شائع ہو گئی ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی ارسال کروں گا۔ مزید کامیابیوں کی ضرورت ہو تو مطلع فرمائیں۔

رمضان المبارک میں فقیر مدینہ منورہ حاضر تھا۔ آپ کے چچا برادر مولا نازاہد صاحب زید مجرم سے دو بار ملاقات ہوئی۔ بہت خوشی ہوئی آپ نے جو ٹویپاں دی تھیں فقیر نے حرمین شریفین میں وہی استعمال کیں۔ جزاکم اللہ.....

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت جد امجد مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام پیش کریں۔ حضرت والد ماجد کو سلام کہہ دیں محترم مولانا علیم الدین صاحب اور برادران سلمیم اللہ کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۳ جولائی ۲۰۰۱ء

محی زید مجدم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ باعث فرحت و سرور ہوا یاد آوری کا ممنون ہوں۔ اسلام آباد میں منعقدہ کانفرنس کی تفصیلات معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ یہ نہ معلوم ہوسکا کہ موسسۃ الافکار المجددیۃ العالمیہ کا پتہ فون نمبر اور ای میل نمبر کیا ہے۔ آپ کے علم میں ہوں تو مطلع فرمائیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر ویب سائٹ موجود ہیں۔ ایک عزیز نے نمبر دیے ہیں۔ منسلک کر رہا ہوں۔ فقیر مصروفیت کی وجہ سے ان کو نہ دیکھ سکا۔

جن اداروں میں کام ہو رہا ہے ان کی تفصیلات پروفیسر محمد اقبال مجددی یا محمد صادق قصوری سے معلوم کر لیں۔

۱۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی اسلامیہ کالج، لاہور

۲۔ محمد صادق قصوری برج کلاں قصور

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد کی خدمت میں سلام پیش کریں استاد گرامی اور برادران کو سلام کہہ دیں۔ فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

نوٹ: ویب سائٹ کے سلسلے میں انیس مسعودی اور منصور مسعودی سے مندرجہ ذیل ای میل نمبروں پر رابطہ فرمائیں

mansoor.power@usa.net

anees-memdi@hotmail.com

۱۔ حضرت پروفیسر محمد اقبال مجددی حال ہی میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے بطور صدر شعبہ تاریخ ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ان کی رہائش کا پتہ 196 (بی) سبزہ زار کالونی گلبرو روڈ لاہور ہے (مرتب)

marfat.com

Marfat.com

۲۷ جولائی ۲۰۰۱ء

گرامی مرتبت زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ موصول ہوا۔ شکریہ۔ فقیر نے چند روز ہوئے آپ کے سابقہ مکتوب کا تفصیلی جواب ارسال کیا ہے۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ فقیر نے نقشبندیہ سلسلے میں مزید تفصیلات معلوم کرنے کے لیے لندن رابطہ کیا تھا انہوں نے مندرجہ ذیل ویب سائٹ کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا ہے:

[Lttfp://www.naqshbandi.net](http://www.naqshbandi.net)

آپ اپنا ای میل نمبر بھی لکھیں تاکہ بوقت ضرورت فوری رابطہ ممکن ہو۔
دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی استاد گرامی اور برادران گرامی
کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۳ جون ۲۰۰۳

اخى العزيز زيد مجد كم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

نوازش نامہ باعث فرحت ہوا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں مرسلہ مقالہ مل گیا تھا جس کی رسید پیش کر دی گئی تھی۔ یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا کہ فقیر کا خط آپ کو نہیں ملا۔ فقیر مقالے کے لیے دل سے ممنون ہے۔ عربی مقالات شامل نہیں کئے جا رہے۔ فقیر کے مطالعہ کے لیے ضروری بھیج دیں محترم مفتی محمد علیم الدین صاحب کے نام بھی ایک لغافہ بھیجا تھا نہ معلوم ملایا نہیں، دریافت کر لیں۔

فقیر کا کوئی عربی مقالہ خدمت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر شائع نہیں ہوا۔ ڈاکٹر مفتی مکرم احمد (مسجد فتحپوری دہلی) اور مولانا ممتاز احمد سیدی (جامعہ ازہر، قاہرہ) سے درخواست کی ہے کہ عربی میں مقالات قلم بند کریں۔ ان شاء اللہ پھر لکھیں گے۔

دو مقالات عرب کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ اور مکتوبات شریف کے عربی ترجمے پر عرب شریف سے ملے ہیں۔ یہ اردو میں ہیں اور جہان امام ربانی مجدد الف ثانی میں شامل کئے جا رہے ہیں۔ جہان امام ربانی کا خاکہ جہاں نما ارسال کیا ہے امید ہے کہ ملا ہوگا۔

کانفرنس کی تجویز بہت اہم اور مفید ہے۔ اس کے لیے تیاری ضروری ہے۔

۱۔ جن حضرات نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر ڈاکٹریٹ کیا ہے ان کے مقالات کی نکسی کاپیاں جمع کی جائیں۔

۲۔ اگر ممکن ہو تو ڈاکٹر محمد طفیل بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد سے فقیر کی کتاب ”حضرت مجدد الف ثانی، حالات و افکار و خدمات“ عربی میں ترجمہ کرا کے

marfat.com

Marfat.com

شائع کریں۔

- ۳۔ حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال پر انگریزی کتاب پیش کر دی جائے گی۔
 - ۴۔ فقیر کی محولہ بالا (نمبر ۲) کتاب کا انگریزی ترجمہ ہو گیا ہے ابھی نظر ثانی کا محتاج ہے کوئی فاضل یہ کام انجام دے سکیں تو یہ مسودہ (کیوز شدہ) بھیجا جاسکتا ہے۔
 - ۵۔ نمائش کے لیے ادارہ مسودہ کی متعلقہ تمام مطبوعات بھیجی جاسکتی ہیں۔ مختلف کتب خانوں سے نادر مطبوعات اور مخطوطات جمع کر لیے جائیں۔
- ڈاکٹر آر تھر بیولر نے مکتوبات شریف کا اشاریہ ہشتگانہ تیار کیا ہے۔ بہت مفید ہے۔ آپ کے پاس نہ ہو تو بھیج دیا جائے گا۔ ماہنامہ المظہر آپ کو مل رہا ہے یا نہیں اس کے لیے مختصر مقالہ ایک دو صفحے پر ارسال فرمائیں زیادہ کیا عرض کروں۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام پیش کریں برادران گرامی اور حضرت مفتی صاحب کو سلام کہہ دیں۔

فقا والسلام

احقر محمد مسعود احمد

نوٹ فقیر نے جو عربی مکتوبات شریف ارسال کئے تھے مکتوب البہم کے حالات کے ساتھ ان کو بھی شائع کیا جائے۔

فقیر مسعود احمد عثمانی

marfat.com

Marfat.com

۲۶ جولائی ۲۰۰۳ء

گرامی مرتبت زید محمد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ اور دونوں کتابیں موصول ہوئیں..... دونوں اہم ہیں۔ جزاکم اللہ! آپ کی کتاب کے اقتباسات ماہنامہ المنظر میں شامل کر لیے جائیں اگر آپ کی اجازت ہو..... ایک مقالہ ”آواز“ پر بھی قلم بند فرمائیں جس کے چند اشاریے منسلک کر رہا ہوں۔

کتاب کا انگریزی ترجمہ اور ڈاکٹر بیولر کی کتاب ارسال کر دی ہے۔ مترجم نے بتایا کہ پوری کتاب ترجمہ کیا ہے مگر صفحات آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی انقلابی تحریک پر تفصیلاً اور اساتذہ پر مختصراً تحریرات شامل ہیں۔ اساتذہ پر کوئی مفصل مقالہ قلم بند کرے تو شامل کر لیا جائے۔ عنایت نامہ ابھی ابھی موصول ہوا۔

”جہاں نما“ میں منصوبے کی ساری قہارس شامل کر دی ہیں امید ہے کہ یہ کتاب مل گئی ہوگی۔ والد گرامی اور برادران کو سلام کہہ دیں۔ مولانا محمد علیم الدین صاحب کو بھی سلام کہہ دیں۔ فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

آواز قرآن و حدیث کی روشنی میں

- ۱۔ قرآن کریم کی آواز پر آواز بلند کرنا
- ۲۔ رسول کریم ﷺ کی آواز پر آواز بلند کرنا
- ۳۔ قرآن کریم میں آواز پست رکھنے کا حکم
- ۴۔ آواز کی ضربوں سے قوت حافظہ متاثر ہوتی ہیں۔ (جدید تحقیق) شہری ہدیہاتی۔
- ۵۔ حضور ﷺ کی آواز
- ۶۔ صحابہ کرام اور صلحاء امت کی آوازیں
- ۷۔ آواز اور خوابیدہ انسان
- ۸۔ آواز اور نمازی
- ۹۔ آواز اور پڑوسی
- ۱۰۔ آواز اور پیار
- ۱۱۔ تیز آواز..... عذاب الہی
- ۱۲۔ آواز اور احترام انسانیت
- ۱۳۔ خانگی زندگی میں آواز
- ۱۴۔ شہری زندگی میں آواز
- ۱۵۔ معاشرتی زندگی میں آواز
- ۱۶۔ میدان جنگ میں آواز
- ۱۷۔ خانقاہوں میں آواز
- ۱۸۔ مسجدوں میں آواز
- ۱۹۔ محافل و مجالس میں آواز وغیرہ وغیرہ

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

اخئی الکریم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرسلہ علمی تحائف نظر نواز ہوئے۔ عنایت و کرم کا ممنون ہوں..... یہ تحائف ظاہری اور باطنی حسن و خوبی سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو اور حضرت مفتی صاحب کو دارین میں سرفراز فرمائے آمین۔ اگر نماز کے بارے میں بھی اس طرح کتاب مرتب فرمائیں تو بہت اچھا ہو۔

مکتوبات شریف کی خبر نے بہت مسرور کیا۔ مقدمہ لکھنا فقیر کے لیے باعث سعادت ہوگا مگر اس کے لیے مکتوبات شریفہ کا عکس سامنے ہونا ضروری ہے۔ محترم پروفیسر اکبر داد ملک بھی قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے مکتوبات شریف کی دو جلدیں مرتب فرمائیں، وہ حضرت مدظلہ العالی کی خدمت میں رہ کر دولت عرفان سے مالا مال ہو رہے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ اور حضرت زید ابوالحسن فاروقی علیہ الرحمۃ کے غیر مطبوعہ رسائل کے لیے بذریعہ ای میل علامہ مفتی محمد مکرم احمد صاحب کو لکھ رہا ہوں وہ صاحبزادہ اس بھائی سے معلومات حاصل کر کے مطلع کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ایک سال سے ادارہ مسعودیہ کا انگریزی اور عربی لٹریچر مغربی افریقہ جا رہا ہے۔ وہاں کے طلبہ نے عربی زبان میں اسلکر زبھی طلب کئے ہیں اگر ممکن ہو تو درود شریف کے مزید اسلکر زار سال فرمائیں ماشاء اللہ بہت خوبصورت ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

چند کتابیں ارسال کی ہیں۔ حضرت جد امجد علیہ الرحمۃ کا فتاویٰ مسودی آپ کے کتب خانے میں ہے یا نہیں۔ نہ ہو تو فقیر ارسال کر دے گا۔ ماہنامہ المنظر تو مل رہا ہوگا۔ آپ کی کتاب سے دو قسطیں آچکی ہیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ برادر گرامی اور حضرت مفتی صاحب کو سلام کہہ دیں۔
دعاؤں میں فقیر کو یاد رکھیں۔

فظو السلام

احقر محمد مسعود احمد

۲۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء

عزیز گرامی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تجائف علمیہ اقاویت سے بھرپور، نفاست سے معمور نظر نواز ہوئے۔ عنایت و کرم کا
ممنون ہوں۔ مفتی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد مبارک باد پیش کریں۔
ترجمہ سرسری دیکھا ہے، لفظی معلوم ہوتا ہے۔ ہا محاورہ ہونا چاہیے۔ پھر دیکھوں گا
اور عرض کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے جد اعلیٰ شاہ رفیع الدین اور والد ماجد
رحمہما اللہ تعالیٰ کے سنین وفات کی ضرورت ہے۔ دونوں کی قبور زیر تعمیر ہیں۔ کتبے کے لیے
ضرورت ہے۔ کوشش فرمائیں اگر مل جائیں تو جلد مطلع فرمائیں یا پھر اندازاً سنین کا تعین
کریں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد علیہ السلام اور برادران زید مجدکم کو سلام
کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۰ ارمضان المبارک ۱۳۲۵ھ / ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۴ء

اخئی الکریم زید محمد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے۔ شام سے آنے والے بعض حضرات نے بتایا تھا کہ آپ دمشق میں تشریف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوب خوب نوازے۔ آمین۔ یہ پڑھ کر مسرت ہوئی کہ عربی مکتوبات حضرت مفتی صاحب زید عناہم کی تقدیم کے ساتھ شائع ہونے والے ہیں۔ ان شاء اللہ انگریزی ترجمہ یہاں شائع کر لیا جائے گا۔ ”جہان امام ربانی“ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ پہلے اندازہ تھا کہ شاید دو جلدیں ہوں لیکن اب بحمد اللہ تعالیٰ ۶ جلدیں ہو گئیں۔ ساتویں زیر تدوین ہے اور آٹھویں میں رنگین قلموں کو الگ مرتب کر دیا گیا ہے۔ پہلے فنڈز دو جلدوں کے لیے فراہم کئے تھے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مرحلے کو بھی آسانی سے طے کرادے۔ آمین۔ جہان امام ربانی کے لیے زکوٰۃ مد بھی قائم کیا گیا ہے۔ اس مد سے مختلف خانقاہوں میں تقسیم کے لیے کاپیاں بھیجی جائیں گی۔ آپ بلا تکلف تحریر فرمائیں کہ آپ کو کتنی کاپیاں بھیجی جائیں۔ امید ہے کہ۔ ۱۷ اپریل ۲۰۰۵ء میں محفل تشکر کا اہتمام ہو۔ آپ کی اور مفتی صاحب کی شرکت ضروری ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقیر ضعف و علالت کی وجہ سے خطوط اپنے محبت خاص سے لکھواتا ہے خیال نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۵ دسمبر ۲۰۰۲ء

محبت گرامی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ باعث فرحت ہوا۔ عربی مکتوبات شریف اگر مارچ ۲۰۰۵ء تک شائع ہو جائیں تو امام ربانی کانفرنس کے لیے ایک علمی اضافہ ہوگا۔ لاہور میں مقامات معصومیہ کی چار جلدیں اس وقت تک شائع ہو جائیں گی۔ یہ بھی ایک اہم اضافہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ایم۔ اے کے لیے ۱۰۰ نمبر کا مقالہ ہوتا ہے۔ عنوان منظور کرا کے کام کا آغاز کیا جائے فقیر کی کتابیں عنایت فرمادیں۔ آسانی سے مقالہ لکھ لیا جائے گا۔ مقالے کے صفحات بھی سوڈیٹ سو میں ہوتے ہیں۔ مزید استفسار کرنا ہو تو تحریر فرمائیں۔

حضرت والد گرامی مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام پیش کریں۔ حضرت مفتی صاحب اور برادران گرامی کو سلام کہدیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۳ جولائی ۲۰۰۵ء

اخى الكرميم زيد مجد كم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

دونوں تحائف علیہ نظر نواز ہوئے۔ دیکھ کر دلی مسرت ہوئی اور آپ کے اور مفتی صاحب کے لیے دل سے دعائیں نکلیں۔ مولائے کریم آپ کو دونوں جہاں میں خوب خوب نوازے۔ آمین ثم آمین۔

عرصہ دراز سے حضرت جد امجد دامت برکاتہم العالیہ کی علالت کی خبریں آ رہی ہیں۔ بہت ہی تشویش و فکر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا مقدس سایہ قائم و دائم رکھے (آمین)۔ حاضر ہوں تو فقیر کی طرف سے سلام مسنون عرض کر دیں۔

فقیر نے ادارے کو لکھ دیا تھا کہ مفتی صاحب کو اعزازی کا پی بیج دی جائے نہ معلوم بھیجی گئی یا نہیں۔ مطلع فرمائیں تاکہ اطمینان ہو۔ مرسلہ مکتوبات شریف کی قیمت کیا ہے؟ خیال ہے کہ کراچی کے مدارس عربیہ میں پہنچائی جائے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی براہِ امان گرامی اور مفتی صاحب قبلہ کو فقیر کا سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۳ اگست ۲۰۰۵ء

اخئی العزیز زید مجھ کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ اور مکتوبات شریف کی مرسلہ کا پیاں موصول ہوئیں۔ تہہ دل سے ممنون ہوں۔ دو کا پیاں دہلی بھیج دیں دو دمشق بھیج رہا ہوں۔

سبل اللہ دی کے لیے مقدمہ لکھنا ممکن نہیں۔ اب وہ پہلی سی تو اتائی نہیں رہی ورنہ یہ فقیر کے لیے بڑی سعادت تھی۔ مفتی صاحب سے دریافت فرمائیں جہاں امام ربانی ملی یا نہیں؟

فقیر نے مفتی مکرم احمد صاحب سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عربی میں حالات مرتب کروائے تھے جو فقیر کے پاس محفوظ ہیں۔ ڈسک بھی ساتھ ہے چوں کہ اس میں ان کے ایک عدوی شاگرد نے تعاون کیا اس لیے بعض باتیں قابل اصلاح ہیں۔ آپ کی نظر میں کوئی ایسا عالم ہو کہ اصلاح کر کے کمپوزنگ میں بھی تصحیح کرادے تو کتاب چھپ جائے۔ غالباً کتاب ۳۰۰ صفحات پر ہے اس وقت سامنے نہیں۔ اس کی اشاعت عرب ممالک کے لیے بہت ضروری ہے۔ انگریزی میں بھی کتاب تیار ہے، فقیر کے لیے نظر ثانی ممکن نہیں کہ بغور مطالعہ کرنے سے غیر معمولی تمکان ہو جاتی ہے وہ کتاب بھی رکھی ہوئی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرمائیں گے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد ظلہ کی خدمت میں سلام عرض کریں برادران گرامی اور مفتی صاحب کو سلام کہہ دیں۔ حضرت جد امجد کی خیریت سے مطلع فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء

گرامی مرتبت زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دونوں عنایت نامے موصول ہوئے۔ فقیر عمرہ اور حرمین شریفین کے لیے گیا ہوا تھا۔ مدینہ منورہ میں زلزلہ کا علم ہوا سخت صدمہ ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ شہداء کشمیر کی مغفرت عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرت جد امجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے فکر و تشویش ہے خیریت سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

پارسل بہت دیر سے ملا۔ ڈاک خانے میں رکھا رہا۔ اور ادارہ بے کا آدمی گیا تو لے کر آیا۔ ان شاء اللہ بل جلد ہی ادا کر دیا جائے گا۔

عربی مکتوبات شریف پر جو مقالہ قلم بند کیا گیا اس کا اپنا مقالہ بھی بھیج دیں عکس بھی ارسال کر دیں تاکہ جہاں امام ربانی میں شامل کر لیا جائے۔

مرسلہ عربی مقالے کی فلوپی بھیج دی جائے گی۔ بہت تاخیر ہو گئی۔ اب مفتی صاحب ہی اس کو مکمل فرمائیں مفتی صاحب کو کلی اختیار ہے۔ تاکہ جلد منظر عام پر آجائے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں کشمیری احباب کی خیریت سے ضرور مطلع کریں الحمد للہ فقیر کے کشمیری احباب بخیریت ہیں۔

حضرت جد امجد اور والد ماجد مدظلہما کی خدمت میں سلام عرض کریں برادران گرامی اور مفتی صاحب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۵ دسمبر ۲۰۰۵ء

گرامی مرتبت زید محمد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرم نامہ موصول ہوا۔ ممنون ہوں۔ جس روز عنایت نامہ ملا اسی روز قلمیں ارسال کی گئیں۔ امید ہے کہ مل گئی ہوں گی۔ اب عربی میں متعلقہ تعارف آپ خود شامل فرمائیں۔ ہمیشہ مرحومہ کے وصال پر غمخواری کا ممنون ہوں۔ بیس دن بعد جمعہ المبارک کو پھوپھی زاد ہمیشہ عزیزہ کا انتقال ہو گیا ان کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

مرسلہ ڈسک ورڈس سے کھلتی ہے جو انگریزی کا پروگرام ہے۔ اس صورت میں متن میں کمی بیشی ممکن نہ ہوگی۔

البتہ پورا صفحہ ٹائپ کر کے داخل کیا جائے تو ممکن ہے مزید معلومات میسر آئیں تو مطلع کر دوں گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں والد ماجد مدظلہ العالی اور برادران زید محمد عم کو سلام عرض کریں۔

فقد والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۲ جون ۲۰۰۶ء

انجی پلیر زید محمد کم

السلام حکم و رحمت اللہ و برکاتہ

نوازش نامہ اور مفید رسائل موصول ہوئے۔ حمایت و کرم کامنوں ہوں۔ آنکھ
اڈیشن میں اذان سے اقامت تک اور سلام کے بعد سن دن و نوازل کی ادائیگی تک بھی احادیث
شریف جمع کر دیں نیز جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے متعلق بھی احادیث کریمہ جمع کر دیں
بالخصوص خواتین کے حوالے سے دوسرے رسالے میں بڑی تیس تحقیق کی ہے۔ مگر مفصل
حوالے نہیں۔۔۔۔۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو اور شیخ حسان الدین رفاہی کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔
اس سے قبل عبدالحی محمدی اور ابوالحسن علی ندوی کی کتابوں سے چھ اور اوراق کے عکس
بھیجے ہیں امید ہے کمال گئے ہوں گے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد، برادران گرامی اور محترمی مفتی صاحب
دام عن۔ جنم کو سلام کہہ دیں۔

فظہ والسلام

احقر محمد مسورا احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۲ مئی ۲۰۰۷ء

اعزى زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے۔ فقیر خانقاہ شریف میں حاضر ہوا، ملاقات کر کے بڑی مسرت ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے اور آپ دین و مسلک کی خدمت کرتے رہیں۔

عربی کتاب کی جو کاپیاں عنایت کی تھیں وہ اسلام آباد کی جامعات کتب خانوں اور مدارس عربیہ کے لیے دے دی گئیں۔ چند کاپیاں ساتھ لایا ہوں۔ مزید ضرورت ہے اگر عنایت فرمائیں تو ممنون ہوں گا۔

الجنات الہشانیہ کے لیے عرض کیا تھا کہ ”باقیات جہان امام ربانی میں“ شامل کر دی جائے تو مناسب ہے۔ باقیات زیر تدوین ہے ان شاء اللہ تعالیٰ جہان امام ربانی کی بقیہ جلدیں ارسال کر دی جائیں گی۔ جلد بندی میں تاخیر سے یہ کو تا ہی ہو رہی ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں حضرت والد صاحب مدظلہ العالی۔ برادران گرامی سلمم اللہ اور محترم مفتی علیم الدین صاحب زید لطفہ کو سلام کہہ دیں۔

نقل والسلام

احقر محمد مسعود احمد

نوٹ: حضرت نور المشائخ کالمی کے پوتے حضرت امین آغا مجددی کو اس پتے پر عربی کتاب بھیج دیں۔

F 11/1 گلی نمبر ۹ مکان نمبر ۱۱۳ اسلام آباد موبائل نمبر ۸۱۲۳-۹۵۰۰-۰۳۰۰

marfat.com

Marfat.com

۲۲ مئی ۲۰۰۷ء

محی زید مجید کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ نظر نواز ہو یا دآوری اور مخلصانہ دعاؤں کا ممنون ہوں۔ روح المعانی کا عکس بھی مل گیا۔ شکریہ۔

مجاہد رفیق صاحب اگر جامعات اور لائبریریوں کے خطوط پیش کریں تو عنایت فرمادیں۔ کتاب کی کوئی قیمت نہیں، کم از کم طالب کی طلب تو ہو۔ فقیر کو ابھی تک کتابیں نہیں ملیں، ادارے میں رکھنا مناسب نہ ہوگا۔ ہر کوئی امیدوار ہو جائے گا۔ فقیر کو ضرورت ہوگی منگوا لے گا۔ الحمد للہ غریب خانے میں مہمان آتے رہتے ہیں۔ پوری دنیا میں کتابیں پہنچ جاتی ہیں۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ شام اور مراکش بھیج دی گئیں۔ ریاض میں فقیر کے کرم فرما سید عابد حسین شاہ صاحب ہیں جو اس کتاب کے اصل محرک ہیں ان کو بھی ایک نسخہ ارسال فرمائیں۔ پتہ لکھوونگا۔ پوسٹ بکس نمبر ۸۹۹۰۸۲۲۰۰ ریاض ۱۱۳۱۱۔

مفتی مکرم صاحب کلکتہ گئے ہوئے تھے انہوں نے اطلاع دی کہ دہلی میں کتابیں مل گئیں۔ بہت بہت شکر یہ ادا کر رہے تھے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والد ماجد مدظلہ کو سلام کہہ دیں۔ برادران گرامی اور محترم مفتی صاحب کو بہت بہت سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۲۸ مئی ۲۰۰۷ء

محی زید مجہد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی عربی کتاب کے دس نسخے موصول ہوئے، نوازش و کرم کا ممنون ہوں۔
البحات الشمائیہ کا مبیضہ جب تیار ہو جائے ارسال فرمائیں۔ باقیات جہان امام ربانی جلد دوم
میں شامل کر دیا جائے گا۔

کوئی ایسی منقبت آپ کے علم میں ہو جو جہان امام ربانی میں شامل نہ ہوئی ہو تو
ارسال فرمادیں۔

ایک جلد آپ کے جدا مجہد کے نام معنون کرنے کا ارادہ ہے اس کے لیے آپ کے
خاص امتیازات تحریر فرمادیں تو ممنون ہوں گا۔
دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت جدا مجہد ظلہ العالی اور والد ماجد دام لطفہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔
بدران سلمہ الرحمن کو سلام

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۲ جون ۲۰۰۷ء

برادر ذی وقار زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل عریفہ ارسال کیا ہے۔ مل گیا ہوگا۔ مرسلہ کا پتہ تقسیم کر دی گئیں۔ دو ڈیرہ اسماعیل خان کے سنی مدرسوں میں بھیجیں، ایک کینیا بھیجی، ایک دوئی، ایک مانٹریال (کینڈا) ایک دارالعلوم نعیمیہ مجددیہ، ایک دارالعلوم نعیمیہ، ایک دارالعلوم کراچی، ایک دارالعلوم بنوری ٹاون ایک شیخ زید سنٹر (کراچی یونیورسٹی) اس طرح دس کا پتہ تقسیم ہو گئیں۔

الحمد للہ غریب خانے پر مہمان آتے رہتے ہیں اور کتابیں دنیا کے مختلف گوشوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ فقیر کی عادت طلب و سوال کی نہیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت جد امجد و حضرت والد ماجد مدظلہما حضرت مفتی صاحب اور برادران گرامی کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۸ جون ۲۰۰۷ء

اخئی الکریم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ نظر نواز ہوا۔ امتیازات کے لیے ممنون ہوں ان شاء اللہ انتساب کمپوز
کرا کے ارسال کروں گا۔

الجنات الشمانیہ کی خوش خبری نے محظوظ کیا۔ مولائے کریم آپ کو دارین میں خوب
خوب نوازے۔ آمین۔

علامہ رضوان احمد خان صاحب مارسیس جا رہے تھے۔ ملاقات کے لیے آئے
تھے پھر فقیر نے عربی کتاب کا اپنا نسخہ مارسیس کے لیے ان کو پیش کر دیا۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد صاحب مدظلہ العالی برادران زید مجدکم،
مفتی صاحب دام عنایتہم کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۵ جولائی ۲۰۰۷ء

گرامی مرتبت زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے۔ الحمد للہ عربی کتاب ویب سائٹ میں پوری لوڈ ہو گئی۔ احباب اور برادران طریقت کو بتادیں تاکہ وہ استفادہ کر سکیں۔ حال ہی میں ایک جلد بون یونیورسٹی جرمنی کے لیے، ایک جلد نقشبندی فاؤنڈیشن، امریکہ کے لیے دی گئیں تین جلدیں مدینہ یونیورسٹی اور علماء و مشائخ کے لیے دی گئیں۔ ایک جامعہ امام مالک، دوہنی کے لیے مزید دی گئی۔ ۲ جلدیں جامعہ ازہر قاہرہ کے لیے دی گئیں اور ایک جلد دمشق میں ایک عالم کے لیے دی گئی۔ اس طرح بھم اللہ تعالیٰ کتابیں پھیل رہی ہیں

امید ہے کہ البجعات ایشیائی آخری مراحل میں ہوگی۔ خیال آیا اگر اس کی کمپوزنگ جہان امام ربانی کی کمپوزنگ کے سائز میں ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہو۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔
(آپ خود بھی ملاحظہ کر لیں)

۱۔ سائز طول ۷ انچ عرض ۵ انچ

۲۔ سطریں فی صفحہ ۲۳

۳۔ پوائنٹ اردو ۱۶ (عربی کا فقیر کو اندازہ نہیں)

اس سائز میں ہو جائے تو پھری۔ ڈی بھیج دیں۔ یہاں بٹر نکلا لیا جائے گا۔ صفحہ کا ڈیزائن یہاں بنا ہوا ہے۔ اس کی ضرورت نہیں صرف کمپوزنگ سائز کے اندر ہو۔
الحمد للہ باقیات امام ربانی کی دو جلدیں تیاری کے مرحلے میں ہیں۔ ممکن ہے کہ تین ہو جائیں۔ آپ دعا کرتے رہیں۔

marfat.com

Marfat.com

وہ اس وقت یہ کہتی تھی کہ میں نے اپنے آپ کو اس کے
 لیے صرف یہ کہہ دیا تھا کہ میں نے اس کو قتل کیا ہے اور
 اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

اللہ اعلم

الحمد لله

۱۹ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

۳ مارچ ۲۰۰۷ء

اسخى الكرمى زيد محمد كم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مرسلہ ۱۵ نئے موصول ہوئے۔ لوازش و کرم کامنوں ہوں۔ دہلی سے ملتی محمد کرم احمد زید مہدہ کا خط آیا ہے۔ موصوف نے آپ کو دو مخطوط ارسال کیے ہیں، نہ معلوم ملے یا نہیں۔ انہوں نے شکریہ کے ساتھ ساتھ مزید نسخوں کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔ ممکن ہو تو بھیج دیں۔

الجنات العنابیہ کی ترسیل کی خبر باعث مسرت ہے۔ ترجمہ کی خبر نے تو بہت ہی سرور کیا۔ یہ ترجمہ ضرور ارسال فرمائیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو اور استاد محترم کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کی تفسیر مظہر القرآن دو جلدوں میں عنقریب لاہور سے چھپنے والی ہے۔ آپ کے لیے اور استاد محترم کے لیے بھیج دوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔
فقیر نے آپ کے عم محترم صاحب زادہ محمد زاہد صدیقی زید مہدہ کو دو مخطوط لکھے مگر جواب نہیں آیا۔ کیا وہ جواب نہیں لکھے۔ اگر نہیں لکھے تو آئندہ خط نہ لکھا جائے۔
دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ، برادران گرامی اور استاد محترم کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۳۰ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

اخئی الکریم زید محمد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تخائف بقیہ نظر نواز ہوئے۔ کرم فرمائی کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ کتاب اذان و اقامت اور نماز جنازہ کے بارے میں احادیث شریفہ شامل کر لیں تو اقا دیت بڑھ جائے گی۔

محرمی مفتی محمد عظیم الدین نقشبندی زید لطف، خاموشی کے ساتھ بڑا اہم کام کیا۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ دلی مسرت ہوئی۔ آپ نے حالات میں تمام باتوں کا احاطہ کر لیا ہے۔ جزاکم اللہ فقیر کی طرف سے آپ اور حضرت مفتی صاحب دلی مبارک باد قبول کریں۔

مدینہ منورہ سے فون آیا تھا وہاں ایک دو بد عقیدہ عرب جو ان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف علماء عرب نے جو فتوے دیے تھے اس پر کام کر رہے ہیں، فقیر کے دوست شیخ محمد عارف ضیائی نے عربی کتاب کے دو تین نسخے منگوائے تھے تاکہ ان عرب جوانوں کو دیئے جائیں اور ان کی غلط فہمی دور کی جائے ورنہ ان کا کام ایک فتنے کو دعوت دے گا۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین۔

حضرت علامہ شرف صاحب علیہ الرحمۃ کی مفارقت سوہان روح ہے، وہ یادگار سلف اور افتخار خلف تھے مولائے کریم ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے آمین۔

فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں، حضرت والد ماجد علیہ السلام اور ان زید محمد عم اور مفتی صاحب زید عنایت کی خدمت میں رمضان المبارک کی تہنیت اور سلام مسنون پیش کر دیں۔

احقر محمد مسعود احمد

فظہ السلام

marfat.com

Marfat.com

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

۲۹ ستمبر ۲۰۰۷ء

اخئی الکریم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ اور الشیخ احمد السرحندی اور الجنات الشمانیہ کے نسخے موصول ہوئے۔
نوازش و کرم کا ممنون ہوں۔ چند نسخہ مدینہ منورہ بھجوا دیے گئے۔ محترم مفتی صاحب دام عنایت
کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا تھا۔ جواب کا انتظار ہے۔ ان کو سلام کہہ دیں۔ فقیر کو
دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقیر بھی آپ کے لیے دعا گو ہے۔ ضعف کی وجہ سے یہ خط بھی محمد
مقصود حسین نوشاہی اویسی سے لکھوار ہا ہوں۔ معذرت خواہ ہوں۔ حضرت والد ماجد مدظلہ اور
برادران زید مجدکم کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۳۱ اکتوبر ۲۰۰۷ء

اخئی الکریم زید مجھ کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ نظر نواز ہوا اس کے بعد سی۔ ڈی بھی مل گئی۔ تمہہ دل سے ممنون ہوں۔ یہ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ تفسیر مظہر القرآن کے سیٹ مل گئے۔ محترم مفتی صاحب سے فرمائیں کہ اگر طبیعت حاضر ہو تو تفسیر پر اپنے تاثرات قلم بند کر کے بھیج دیں ان کا مکتوب گرامی بھی مل گیا۔ ممنون ہوں۔

خزائن العیوب کی خبر پڑھ کر مسرت ہوئی۔ خدا کرے یہ اہم کام بھی آپ کے ہاتھوں مکمل ہو جائے۔ آمین

فقیر ۱۴ نومبر کو بہاول پور ملتان، لاہور جا رہا ہے دسمبر تک واپسی ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ قبلہ والد صاحب مدظلہ کی خدمت میں سلام پیش کر دیں برادران گرامی اور مفتی صاحب کو سلام کہہ دیں احقر زادہ سلام عرض کرتا ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

۱۱ اپریل ۲۰۰۸ء

اخئی الکریم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے غیر معمولی مصروفیت اور علالت کی وجہ سے بروقت شکریہ ادا نہ کر سکا اور آپ کو فون کرنا پڑا معذرت خواہ ہوں۔ کرم فرمائی کا تہ دل سے ممنون ہوں۔

باقیات جہان امام ربانی جلد بندی کے مرحلے میں ہے۔ ان شاء اللہ تیار ہوتے ہی بھیجی جائے گی۔ چند نسخے تیار ہوئے تھے وہ لاہور، کراچی، دہلی کی کانفرنسوں میں تقسیم کر دیے گئے۔

آپ دعاء کرتے رہیں حضرت جد امجد وامت برکاتہم العالیہ، والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں سلام کہہ دیں

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

marfat.com

Marfat.com

ALL RIGHTS RESERVED WITH PUBLISHER

Title: Armagan-e-Imam-e-Rabbani(Vol-3)

Editor: Dr.Muhammad Humayun Abbas Shams

Ph.D (B.Z.University Multan, Pakistan)

Post Doc. (University of Glasgow, U.K.)

Supervision:Muhammad Nazim

Prof Reading: Shahid Hussain

Calligraphy: Ahmad Ali Bhutta

First Edition: January 2011

Published by: Sher-e-Rabbani Publications, Lahore.

297-4 Armagan-e-Imam-e-Rabbani edited by
Humayun Abbas

ARM

Lahore, Sher-e-Rabbani Publications, 2011
248 P

1.Sufism

marfat.com

Marfat.com

Proceeding of 33rd
Imam-e-Rabbani National Conference
(held on 14th February 2010 at Sama Hall, Data Darbat, Lahore.)

Armaghan-e- Imam-e-Rabbani



EDITOR:

Dr. Humayun Abbas

Vol.3

Sher-e-Rabbani Publications

Lahore

marfat.com

Marfat.com

Armaghan-e- Imam-e-Rabbani



2018

EDITOR:

Dr. Humayun Abbas

Sher-e-Rabbani Publications
Lahore

Marfat.com